جن جادو اور انسان
آج کل جنات اور جادو کو عام طور پر نا قابلِ مشاہدہ اُمور میں شمار کیا
جاتا ہے جبکہ جدید اور دینی علوم سے ناواقف نوسرباز اور ٹھگ معصوم
لوگوں کا روحانی علاج کے نام پر ذہنی اور مالی استحصال کر رہے ہیں۔
حافظ محمد زید ملک
ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات۔ ایل ایل بی شریعہ
کلیہ الشریعہ، اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
تقریظ: ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

جن جادو اور انسان

آج کل جنات اور جادو کو عام طور پر ناقابلِ مشاہدہ اُمور میں شمار کیا جاتا ہے جبکہ جدید اور دینی علوم سے ناواقف نوسرباز اور ٹھگ معصوم لوگوں کا روحانی علاج کے نام پر ذہنی اور مالی استحصال کر رہے ہیں۔

حافظ محمد زید ملک

ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات۔ ایل ایل بی شریعہ
کلیہ الشریعہ، اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

تقریظ: ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

ڈاکٹر مرتضیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ملنے کا پتہ

جہانگیر بُک ڈپو

• لاہور • راولپنڈی • ملتان • فیصل آباد • حیدرآباد • کراچی

قانونی مشیر: چوہدری ریاض اختر (ایم اے، ایل ایل بی)

آپ کے مشورے اور شکایات کے لئے۔
16-A1 ٹاؤن شپ لاہور

ناشر: ڈاکٹر مرتضیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
طابع: نیاز جہانگیر پرنٹرز، اردو بازار، لاہور
قیمت: -/180 روپے
تقسیم کنندہ: آفس: 257 ریواز گارڈن، لاہور۔فون: 042-7213318 فیکس: 042-7213319
سیلز ڈپو لاہور: اردو بازار، فون: 042-7220879
سیلز ڈپو کراچی: اردو بازار۔فون: 021-2765086
سیلز ڈپو راولپنڈی: اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک۔فون: 051-5539609
سیلز ڈپو ملتان: اندرون بوہڑ گیٹ۔فون: 061-4781781
سیلز ڈپو فیصل آباد: کوتوالی روڈ، نزد امین پور بازار۔فون: 041-2627568
سیلز ڈپو حیدر آباد: نزد یونیفارم سنٹر جامع مسجد صدر، رسالہ روڈ۔فون: 0300-3012131

جہانگیر سنز

Web Site:http://www.jbdpress.com E-mail:info@jbdpress.com

تقریظ

از: ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

جن اور جادو، بیسویں صدی کے سائنسی دور میں عام طور پر غیر سائنسی، خرافاتی اور ناقابل مشاہدہ امور (Unverifiable) قرار دیئے جاتے ہیں۔ جدید علوم سے فارغ نیم خواندہ حضرات عام طور پر ان کے وجود سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔ یہ سب جدید علوم اور دینی حقائق سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔

اس ناواقفیت کا ایک بھیانک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب فی الواقع عملی زندگی میں جن یا جادو سے سابقہ پیش آ جاتا ہے، کسی مشکل میں آسیب زدگی یا سحر زدگی کی کوئی عملی صورت پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے بارے میں صحیح معلومات نہ ہونے کی صورت میں انسان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ اب اس کا مداوا کیا ہو۔ یہ تک معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے بارے میں صحیح معلومات کہاں سے حاصل کی جائیں، اس کے علاج کی کیا شکل ہو اور اس کے علاج کیلئے کس کے پاس اور کہاں جائیں۔ لاچار جاہل یا ٹھگ عاملوں، نجومیوں، ٹونے ٹوٹکے اور تعویذ گنڈے کرنے والوں اور فسوں سازوں کے ٹھکانوں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے جو اچھے خاصے پڑھے لکھے سمجھدار انسانوں کو ایک عالم خرافات میں دھکیل دیتے ہیں اور وہ ہمیشہ کیلئے ان کا محتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ روحانی علاج کے نام پر یہ بدعنوانی اور استحصال کی بدترین شکل ہے۔

اس صورتحال کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے ان دو اہم مسائل کو محض توہمات قرار دے کر ان سے ناواقفیت پر اصرار کیا جاتا ہے اور جب مسئلہ درپیش ہو جاتا ہے تو جلدی میں دوسری انتہا پر پہنچ جاتے ہیں اور انسانی شیاطین کی غلامی اختیار کر لی جاتی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ جن اور جادو دونوں غیر سائنسی باتیں نہیں ہیں۔ اہل مغرب نہ صرف ان دونوں مسئلوں سے دوچار ہیں بلکہ انہوں نے پوری سنجیدگی کے ساتھ ان پر تحقیقی عمل کی داد دی ہے اور اس سلسلہ میں اچھے خاصے علمی، تحقیقی اور سماجی خدمت کے ادارے قائم ہیں۔

دوسری اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قرآن و سنت میں ان دونوں مسئلوں کو تلخ حقائق کی شکل میں تسلیم کیا گیا ہے اور عملی زندگی میں جس حد تک اس سے سابقہ پیش آتا ہے، قرآن و سنت میں اس پہ اس حد تک خوبصورت گفتگو کی گئی ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بہاولپور میں ایک مکان پر ایک ہی وقت میں کئی طرف سے پتھروں کی اور بڑے بڑے پتھروں کی بارش ہو رہی تھی۔ اکثر پتھر گندگی اور خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔ یہ منظر میرے سامنے وقوع پذیر ہوا۔ مکان کو چاروں طرف سے لوگوں نے گھیرا ہوا تھا مگر سب لوگ بے بس تھے۔

شاید ہی کوئی دن گزرتا ہو جب کوئی نہ کوئی شکایت آسیب زدگی یا سحر زدگی کے بارے میں اور اس کے علاج کیلئے مجھ تک نہ آتی ہو اور اس میں سب سے بڑی مشکل یہ نظر آتی ہے کہ اکثر لوگ یا تو قطعی ناواقفیت کا شکار ہوتے ہیں یا جاہل یا ٹھگ استحصالیوں کے ڈسے ہوئے ہوتے ہیں اور معاملہ پہلے سے زیادہ پیچیدہ ہو چکا ہوتا ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ بحمدہ تعالیٰ عزیزی پروفیسر حافظ محمد زید ملک نے ''جن، جادو اور انسان'' لکھ کر ایک بہت بڑی اور بنیادی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ عزیزی زید ایم اے اور لاء گریجویٹ ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کا ٹھوس اور گہرا علم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عملی بصیرت کے ساتھ ساتھ تقویٰ وطہارت بھی عطا کی ہے۔ دینی و دنیوی علوم کے حسین امتزاج کی وجہ سے انہوں نے اس مسئلہ پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اصل مسئلہ، اس کی عملی مشکلات اور صحیح علاج وضاحت سے بیان کیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے عام مولفین کی طرح ضعیف روایات کا سہارا نہیں لیا اور یوں یہ ایک خوبصورت تحقیقی عمل بن گیا ہے جو دنیائے خرافات اور غیر مصدقہ عملیات سے بالکل محفوظ ہے۔ پوری تحریر قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ سے معقول استنباط تک محدود ہے۔

میری دعا ہے کہ یہ کتاب نفع عام کا باعث ہو اور آخرت میں ذریعہ نجات۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء ووفقہ لما یحب ویرضی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

المخلص

ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

۱۹۹۸/۱۰/۲۹ء

لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

عزیزانِ گرامی! میری دیرینہ خواہش تھی کہ جنات اور جادو کے موضوع پر ایک جامع اور مستند کتاب لکھی جائے۔ جس میں جنات اور جادو کی حقیقت از روئے قرآن وحدیث تفصیل سے بیان کی جائے۔ نیز ان سے بچاؤ کی تدابیر بھی بتلا دی جائیں۔ میرے مشاہدے میں جو بات آئی ہے وہ یہ ہے کہ پاک وہند میں لاکھوں بلکہ کروڑوں افراد ایسے ہیں جو اپنے معاشرتی اور خاندانی مسائل کا حل عاملوں، نجومیوں اور جادوگروں وغیرہ کے ہاں تلاش کرتے ہیں۔ اگر آپ کراچی سے پشاور تک ریل گاڑی یا بس وغیرہ سے سفر کریں تو آپ کو دیواروں پر چسپاں یا جلی قلم سے لکھے ہوئے سب سے زیادہ دو قسم کے اشتہار نظر آئیں گے۔ پہلی قسم کے اشتہارات میں مردانہ کمزوری اور زنانہ پوشیدہ امراض کے علاج کی گارنٹی دی گئی ہوتی ہے اور دوسری قسم کے اشتہارات وہ ہیں جن میں جنات، جادو ٹونہ کا لاعلم، محبت میں کامیابی، من پسند شادی، کاروبار میں منافع، گھریلو ناچاقی اور دیگر مشکلات کا حل، کالے علم اور نقش وتعویذ وغیرہ کے ذریعے کیے جانے کا مژدہ سنایا جاتا ہے۔ کراچی سے پشاور تک کے سفر کے خاتمہ پر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے پاکستان کی آدھی آبادی نامرد ہو چکی ہے اور جو باقی آدھے بچ گئے ہیں وہ آسیب زدہ ہیں۔

رہے یہ حضرات جو اپنے آپ کو عامل، نجومی یا جادوگر وغیرہ کے نام سے مشہور کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک گروپ ان لوگوں کا ہے جو اپنے متعلقہ علم یا فن سے بالکل بے بہرہ یعنی نرے جاہل ہوتے ہیں۔ انہیں کالے علم یا نقش وتعویذ کی الف باء تک بھی نہیں آتی یہ لوگوں کو صرف دھوکہ دے کر پیسے بٹورتے ہیں۔ دوسری قسم میں وہ عامل یا جادوگر ہیں جو واقعی اپنے علم میں کچھ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں اور لوگوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان حضرات کا طریق کار غیر شرعی ہوتا ہے اور ان سے علاج کرانا از روئے قرآن وحدیث جائز نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے مطابق جادو سیکھنا سکھانا یا جادو کرنا کفر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بہاولپور میں ایک مکان پر ایک ہی وقت میں کئی طرف سے پتھروں کی اور بڑے بڑے پتھروں کی بارش ہو رہی تھی۔ اکثر پتھر گندگی اور خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔ یہ منظر میرے سامنے وقوع پذیر ہوا۔ مکان کو چاروں طرف سے لوگوں نے گھیرا ہوا تھا مگر سب لوگ بے بس تھے۔

شاید ہی کوئی دن گزرتا ہو جب کوئی نہ کوئی شکایت آسیب زدگی یا سحر زدگی کے بارے میں اور اس کے علاج کیلئے مجھ تک نہ آتی ہو اور اس میں سب سے بڑی مشکل یہ نظر آتی ہے کہ اکثر لوگ یا تو قطعی ناواقفیت کا شکار ہوتے ہیں یا جاہل یا ٹھگ استحصالیوں کے ڈسے ہوئے ہوتے ہیں اور معاملہ پہلے سے زیادہ پیچیدہ ہو چکا ہوتا ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ بحمدہ تعالیٰ عزیزی پروفیسر حافظ محمد زید ملک نے ''جن، جادو اور انسان'' لکھ کر ایک بہت بڑی اور بنیادی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ عزیزی زید ایم اے اور لاء گریجویٹ ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت کا ٹھوس اور گہرا علم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عملی بصیرت کے ساتھ ساتھ تقویٰ و طہارت بھی عطا کی ہے۔ دینی و دنیوی علوم کے حسین امتزاج کی وجہ سے انہوں نے اس مسئلہ پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اصل مسئلہ، اس کی عملی مشکلات اور صحیح علاج وضاحت سے بیان کیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے عام مولفین کی طرح ضعیف روایات کا سہارا نہیں لیا اور یوں یہ ایک خوبصورت تحقیقی عمل بن گیا ہے جو دنیائے خرافات اور غیر مصدقہ عملیات سے بالکل محفوظ ہے۔ پوری تحریر قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ سے معقول استنباط تک محدود ہے۔

میری دعا ہے کہ یہ کتاب نفع عام کا باعث ہو اور آخرت میں ذریعہ نجات۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء ووفقہ لما یحب ویرضی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

المخلص
ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ
۱۹۹۸/۱۰/۲۹ء
لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ نَبِیِّنَا وَسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

عزیزانِ گرامی! میری دیرینہ خواہش تھی کہ جنات اور جادو کے موضوع پر ایک جامع اور مستند کتاب لکھی جائے۔ جس میں جنات اور جادو کی حقیقت از روئے قرآن و حدیث تفصیل سے بیان کی جائے۔ نیز ان سے بچاؤ کی تدابیر بھی بتلا دی جائیں۔ میرے مشاہدے میں جو بات آئی ہے وہ یہ ہے کہ پاک و ہند میں لاکھوں بلکہ کروڑوں افراد ایسے ہیں جو اپنے معاشرتی اور خاندانی مسائل کا حل عاملوں، نجومیوں اور جادوگروں وغیرہ کے ہاں تلاش کرتے ہیں۔ اگر آپ کراچی سے پشاور تک ریل گاڑی یا بس وغیرہ سے سفر کریں تو آپ کو دیواروں پر چسپاں یا جلی قلم سے لکھے ہوئے سب سے زیادہ دو قسم کے اشتہار نظر آئیں گے۔ پہلی قسم کے اشتہارات میں مردانہ کمزوری اور زنانہ پوشیدہ امراض کے علاج کی گارنٹی دی گئی ہوتی ہے اور دوسری قسم کے اشتہارات وہ ہیں جن میں جنات، جادو ٹونہ، کالا علم، محبت میں کامیابی، من پسند شادی، کاروبار میں منافع، گھریلو ناچاقی اور دیگر مشکلات کا حل، کالے علم اور نقش و تعویذ وغیرہ کے ذریعے کیے جانے کا مژدہ سنایا جاتا ہے۔ کراچی سے پشاور تک کے سفر کے خاتمہ پر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے پاکستان کی آدھی آبادی نامرد ہو چکی ہے اور جو باقی آدھے بچ گئے ہیں وہ آسیب زدہ ہیں۔

رہے یہ حضرات جو اپنے آپ کو عامل، نجومی یا جادوگر وغیرہ کے نام سے مشہور کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک گروپ ان لوگوں کا ہے جو اپنے متعلقہ علم یا فن سے بالکل بے بہرہ یعنی نرے جاہل ہوتے ہیں۔ انہیں کالے علم یا نقش و تعویذ کی الف با تک بھی نہیں آتی یہ لوگوں کو صرف دھوکہ دے کر پیسے بٹورتے ہیں۔ دوسری قسم میں وہ عامل یا جادوگر ہیں جو واقعی اپنے علم میں کچھ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں اور لوگوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان حضرات کا طریق کار غیر شرعی ہوتا ہے اور ان سے علاج کرانا از روئے قرآن و حدیث جائز نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے مطابق جادو سیکھنا سکھانا یا جادو کرنا کفر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوْا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔"

ترجمہ "اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمانؑ کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمانؑ نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں ھاروت و ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا' وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں' تو کفر نہ کر' پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے جبکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ اس کاروبار کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یقیناً یہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ جان جاتے اگر یہ لوگ صاحب ایمان متقی بن جاتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں بہترین ثواب ملتا۔ کاش کہ یہ لوگ جان جاتے۔" (سورہ بقرہ: آیت: 102-103)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ مَا فِىْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى۔"

ترجمہ "ہم نے فرمایا ڈرو نہیں یقیناً تم ہی غالب اور برتر رہو گے۔ تمہارے دائیں ہاتھ میں جو چیز ہے اسے ڈال دو یہ ان کی تمام کاریگری کو نگل جائے گا۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف جادوگروں کے

کرتب ہیں اور جادوگر کہیں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا۔" (سورہ طہٰ: آیت 68-69)

اور اسی تسلی کی بدولت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو للکار کر کہا:

"فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۔"

ترجمہ "جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے ڈالو' پھر جب انہوں نے (رسیاں) ڈالیں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقیناً اللہ ابھی اس کو درہم برہم کر دے گا۔ اللہ ایسے فسادیوں کو کامیاب نہیں ہونے دے گا۔" (سورہ یونس: آیت 80-81)

میں انشاء اللہ اس کتاب میں جنات اور جادو کے اثرات سے بچنے کیلئے آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کا کثرت سے ذکر کروں گا تاکہ ہمارا علم بلاواسطہ قرآن وحدیث سے ماخوذ ہو۔ میری طرف سے یہ ضمانت ہے کہ اس کتاب میں کوئی ضعیف حدیث شامل نہیں کی جائے گی تاکہ اس کتاب کا مواد ہر قسم کی متنازعہ بات سے پاک رہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو قبول فرمائے اور اس کتاب سے تمام انسانیت کو مستفید فرمائے۔ آمین

محمد زید ملک

جمعرات ۱۹-۶-۹۷

لاہور

فہرست

اب دوم

جادو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

جن کی تعریف

جن دراصل ایک علیحدہ مخلوق ہے۔ یہ نہ انسانوں کی طرح ہیں اور نہ فرشتوں کی طرح۔ ان کی اپنی ایک دنیا ہے۔ ان میں اور انسانوں میں ایک قدر مشترک ہے۔ وہ یہ کہ دونوں عاقل اور صاحب ادراک ہیں۔ دونوں میں خیر اور شر کے راستوں کو چننے کا اختیار موجود ہے۔ جنات اور انسانوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جنات کی تخلیق کا مادہ انسانوں کی تخلیق کے مادے سے مختلف ہے۔

جن کو جن اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ہماری آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ امام محمد بن ابوبکر رازی فرماتے ہیں: جن کا مادہ (ج ن ن) سے ہے۔ جیسے قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "جن علیه اللیل" (رات اس پر طاری ہوئی) اسی طرح "جَنِیْن" اس بچے کو کہتے ہیں جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو یعنی چھپا ہوا ہو اور ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو اور اسی سے لفظ "جنة" (ڈھال) نکلا ہے کہ اس کے پیچھے آپ چھپ جاتے ہیں اور اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔[1]

خود اللہ تعالیٰ نے جنوں کے بارے میں فرمایا ہے:

"اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ۔"

ترجمہ "وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔[2]"

جنات کی تخلیق کا مادہ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ اس نے جنوں کو آگ سے پیدا کیا۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ"

ترجمہ "اور اس سے پہلے جنات کو ہم نے لو والی آگ سے پیدا کیا۔[3]"

سورۃ رحمٰن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1. ملاحظہ ہو: مختار الصحاح از امام محمد بن ابوبکر رازی صفحہ (48)
2. سورۃ اعراف: آیت (27)
3. سورۃ حجر: آیت (27)

"وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۔"

ترجمہ "اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا[1]۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم شریف کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ "مارج" دراصل اس شعلے کو کہتے ہیں جس میں آگ کی کالک ملی ہوئی ہو۔

اسی طرح صحیح مسلم شریف میں ایک حدیث ہے، جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنَ النَّارِ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔"

ترجمہ "فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، جنوں کو آگ سے اور آدم کو اس چیز سے جو تمہیں بتا دی گئی ہے[2]۔"

جنات کب پیدا کیے گئے؟

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ جنوں کو انسانوں سے پہلے پیدا کیا گیا کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

"وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُومِ۔"

ترجمہ "ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے[3]۔"

عربوں کے ہاں جنوں کے نام

ابن عبدالبر فرماتے ہیں: اہل کلام اور اہل لغت کے نزدیک جنوں کے درجے ہیں۔

۱۔ اگر صرف کسی جن کا ذکر ہو تو اسے جن کہتے ہیں۔

[1] سورۃ رحمٰن: آیت (15)
[2] صحیح مسلم شریف (123/18) شرح نووی رحمۃ اللہ علیہ۔
[3] سورہ حجر: آیت (26-27)

۲۔ اگر اس جن کا ذکر ہو جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے تو اسے عامر کہتے ہیں۔

۳۔ اگر ان جنات کا ذکر ہو جو بچوں کو تنگ کرتے ہیں تو انہیں ارواح کہتے ہیں۔

۴۔ لیکن اگر یہ جن خبیث ہو اور ڈھٹائی پر اتر آئے تو اسے شیطان کہتے ہیں۔

۵۔ اور اگر معاملہ بہت آگے تک بڑھ جائے اور جن بھی طاقتور ہو تو اسے عفریت کہتے ہیں۔

جنوں کی قسمیں

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

"الْجِنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ صِنْفٌ يَطِيرُ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحُلُّونَ وَيَظْعَنُونَ۔"

ترجمہ "جن تین قسموں کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو ہوا میں اڑتے ہیں، دوسری قسم وہ ہے جو سانپوں اور کتوں کی شکل میں ہوتے ہیں اور ایک قسم وہ جو خانہ بدوشوں کی طرح رہتے ہیں[1]۔"

جنات کے وجود پر قرآن وسنت سے دلائل

جنات کے وجود کو جھٹلانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں جنات کا ذکر موجود ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جنات کی اپنی ایک دنیا ہے جو عالم بشر اور عالم ملائکہ سے علیحدہ ایک اور عالم ہے۔

قرآن کریم سے جنات کے وجود پر دلائل

۱۔ "وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ۔"

ترجمہ "اور وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تا کہ قرآن سنیں[2]۔"

۲۔ "يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا۔"

[1] اس حدیث کو طبرانی، حاکم اور بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ اسماء وصفات کے باب میں روایت کیا ہے۔
[2] سورۃ احقاف: آیت (29)

ترجمہ ''اے گروہ جن وانس! کیا تمہارے پاس خود تم میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے[1]۔''

۳۔ ''یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ۔''

ترجمہ ''اے گروہ جن وانس! اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ کر دیکھو، نہیں بھاگ سکتے۔ اس کے لیے بڑا زور چاہیے[2]۔''

۴۔ ''قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا۔''

ترجمہ ''اے نبی ﷺ! کہو میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا پھر جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے کہا ہم نے ایک بڑا عجیب قرآن سنا ہے[3]۔''

۵۔ ''وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا۔''

ترجمہ ''اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا[4]۔''

۶۔ ''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔''

ترجمہ ''میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا کہ وہ صرف میری عبادت کریں[5]۔''

اس کے علاوہ بہت سی آیات ہیں جن میں جنات کا ذکر ہے بلکہ قرآن مجید میں ایک سورت جنوں کے بارے میں ہے اور اس کا نام سورہ جن ہے۔ قرآن مجید کے 29 ویں پارے میں یہ سورت ہے اور سورتوں کی ترتیب میں اس کا نمبر 72 واں ہے۔

مزید برآں آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ جن کا لفظ قرآن مجید میں 22 مرتبہ جان کا لفظ (جو

---

[1] سورۃ انعام: آیت (130)

[2] سورۃ رحمٰن: آیت (33)

[3] سورۃ جن: آیت (1)

[4] سورۃ جن: آیت (6)

[5] سورۃ الذاریات: آیت (56)

جن کی جمع ہے) 7 دفعہ شیطان کا لفظ 68 دفعہ اور شیاطین کا لفظ 17 دفعہ آیا ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جنات کے بارے میں کثیر تعداد میں قرآنی آیات موجود ہیں۔

احادیث مبارکہ سے جنات کے وجود پر دلائل

۱۔ ''عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِی الْاَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا: اسْتُطِيْرَ اَوْ اغْتِيْلَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاْ قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ: "اَتَانِیْ دَاعِی الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ۔" قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ، وَسَاَلُوْهُ عَنِ الزَّادِ فَقَالَ: "لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِیْ اَيْدِيْكُمْ اَوْفَرَ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ۔" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا طَعَامُ اِخْوَانِكُمْ۔"

ترجمہ ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ ہم نے آپ ﷺ کو اچانک اپنے درمیان نہ پایا۔ ہم نے آپ ﷺ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں بہت ڈھونڈا لیکن آپ ﷺ نہ ملے۔ ہم نے کہا: کسی نے اغوا کر لیا ہے یا قتل کر دیا ہے۔ وہ رات ہماری اتنی بُری گزری جتنی بُری کوئی گزار سکتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ غار حرا کی طرف سے تشریف لا رہے ہیں۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ جب ہم نے آپ ﷺ کو نہ پایا تو آپ ﷺ کو بہت ڈھونڈا لیکن آپ ﷺ ہمیں نہ ملے۔ ہماری رات اتنی بُری گزری جتنی بُری کوئی گزار سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک جن بلانے کے لیے آیا تھا چنانچہ میں اس کے ساتھ چلا گیا اور میں نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا۔'' فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ ہمیں لے گئے اور ہمیں ان کے اور ان کی آگ جلانے کے نشانات دکھائے۔ مزید یہ کہ انہوں نے آپ ﷺ سے کھانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس جانور کی ہر ہڈی جسے اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو تمہاری خوراک ہے۔

تمہارے ہاتھ میں پڑتے ہی وہ گوشت سے پُر ہو جائے گی اور ہر مینگنی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہڈی اور مینگنی سے استنجامت کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں اور ان کے جانوروں کی خوراک ہے[1]“

۲۔ ”عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ”اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ وَبَادِیَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهٗ لَا یَسْمَعُ صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔“

ترجمہ ”حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں بکریاں اور گاؤں بہت پسند ہے۔ جب تم اپنی بکریوں کے پاس اپنے گاؤں میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو اپنی آواز کو بلند کرو کیونکہ مؤذن کی آواز جو بھی سنتا ہے۔ خواہ جن ہو یا انس یا کوئی اور چیز ہو وہ اس کے حق میں قیامت کے دن گواہی دے گا[2]۔“

۳۔ ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَآئِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیَاطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّیَاطِیْنُ اِلٰی قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا: مَالَكُمْ؟ قَالُوْا: حِیْلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا حَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ السَّمَآءِ اِلَّا شَیْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ تَوَجَّهُوْا تِهَامَةَ اِلَی

1۔ صحیح مسلم شریف (170/4) شرح امام نووی۔

2۔ اس حدیث کو امام مالک نے روایت کیا ہے (68/1)۔ نیز امام بخاری (343/6) امام نسائی (12/2) اور امام ابن ماجہ نے (239/1) میں بھی روایت کیا ہے۔

۸

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةٍ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ حَالَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ حِیْنَ رَجَعُوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ فقالو فَقَالُوْا یَاقَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ”قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا“ وَاِنَّمَا اُوْحِیَ اِلَیْهِ قَوْلُ الْجِنِّ“

ترجمہ ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ہمراہ عکاظ کے بازار کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت شیطانوں کو آسمان سے خبریں چرانے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے تھے چنانچہ تمام شیطان اپنی قوم کے پاس گئے۔ ان کی قوم کے لوگوں نے ان سے پوچھا: کیا مسئلہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں آسمانی خبریں چرانے سے روک دیا گیا ہے اور ہمارے اوپر شہاب ثاقب گرائے جاتے ہیں۔ ان کی قوم کے لوگوں نے کہا: ضرور کوئی واقعہ ہوا ہے جس کی وجہ سے تم پر پابندی لگائی گئی ہے اور اب تم آسمان سے خبریں چوری نہیں کر سکتے۔ لہٰذا تم مشرق مغرب ہر طرف پھیل جاؤ اور دیکھو کہ کیا سبب ہے۔ جس کی وجہ سے تم پر پابندی لگی ہے اور تم آسمانی خبر چرا نہیں سکتے۔ چنانچہ وہ جنات جو تہامہ کی طرف گئے تھے انہوں نے نبی کو دیکھا کہ آپ ﷺ نخلہ میں پڑاؤ کیے ہوئے ہیں اور عکاظ کے بازار کی طرف جا رہے ہیں۔ اس وقت آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ نماز فجر ادا کر رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن مجید سنا تو رک گئے اور غور سے سننے لگے۔ جب سن چکے تو کہنے لگے: خدا کی قسم یہی ہے وہ چیز جو تمہارے اور آسمانی خبر کے درمیان حائل ہو گئی ہے۔ اب جب وہ اپنی قوم کی طرف واپس گئے تو کہنے لگے: اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم تو اس پر ایمان لا چکے اب ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔ اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں: ”اے محمد ﷺ آپ کہہ دیں کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور

کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔" آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ جنات کی گفتگو سے مطلع کیا گیا۔"[1]

۴۔ "عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنَ النَّارِ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ"

ترجمہ "فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا' جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جس کے بارے میں تمہیں بتایا جا چکا ہے۔"[2]

۵۔ "عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ"

ترجمہ "حضرت صفیہ بنت حُیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "شیطان آدمی میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون دوڑتا ہے۔"[3]

۶۔ "عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ"

ترجمہ "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو شخص کھانا کھائے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور اگر پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے ہی پیتا ہے۔"[4]

---

[1] اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے (253/2) شرح فتح الباری نیز امام مسلم نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے (168/4) شرح امام نووی۔

[2] صحیح مسلم شریف (123/18) شرح امام نووی نیز مسند امام احمد (6/153-168)۔

[3] صحیح بخاری شریف (282/4) شرح فتح الباری نیز صحیح مسلم شریف (155/14) شرح امام نووی

[4] صحیح مسلم شریف (191/13) شرح امام نووی

۷۔ "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ إِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنُ مَرْيَمَ وَأُمُّهُ"

ترجمہ "حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی بھی بچہ جب پیدا ہوتا ہے' شیطان اسے چھوتا ہے۔ شیطان کے اس چھونے سے بچہ اپنی زندگی کا آغاز چیخ سے کرتا ہے' سوائے ابن مریم اور اس کی ماں کے۔"[1]

۸۔ "عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ' قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ فِي أُذُنِهِ"

ترجمہ "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جو ساری رات سوتا رہا اور صبح ہونے کے بعد جاگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ وہ شخص ہے جس کے دونوں کانوں میں یا ایک کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا تھا۔"[2]

۹۔ "عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ' وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ"

ترجمہ "حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔ لہٰذا تم میں سے اگر کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوکے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے۔ اس عمل سے یہ بُرا خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"[3]

---

[1] صحیح بخاری شریف' شرح فتح الباری (212/8) نیز صحیح مسلم شریف شرح امام نووی (121/15)

[2] صحیح بخاری شریف' شرح فتح الباری (28/3) نیز صحیح مسلم شریف' شرح امام نووی (64/6)

[3] صحیح بخاری شریف' شرح فتح الباری (283/12) نیز صحیح مسلم شریف' شرح امام نووی (16/15)

۱۰۔ "عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِكْ بِیَدِہٖ عَلٰی فِیْہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ"

ترجمہ "حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جب کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔"[1]

اس کے علاوہ بہت سی آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ موجود ہیں جن سے جنات اور شیاطین کا وجود ثابت ہوتا ہے۔

جنوں کے جسم اور شکلیں

جنات مختلف اشکال واجسام کے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں جنات کی قسمیں بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں بعض ہوا میں اڑتے ہیں تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے پر بھی ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ بعض سانپوں اور کتوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی ان کے اجسام جانوروں کے سے ہوتے ہیں مگر ارواح شیاطین کی یا جنات کی ہوتی ہیں۔ اسی طرح اگر ہم قرآن کریم کا بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ جنات اپنی اصل شکل وصورت میں بہت بدصورت ہوتے ہیں کیونکہ اللہ نے قرآن مجید میں شجر زقوم کا ذکر کیا ہے جو جہنم کے درمیان میں اُگا ہوگا اور اس درخت کی شاخوں اور کونپلوں کو اللہ تعالیٰ نے بدصورتی میں شیطانوں کے سروں سے تشبیہ دی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ"

ترجمہ "یہ وہ درخت ہے جو جہنم کے درمیان میں نکلا ہوا ہوگا اس کا پھل ایسا ہوگا جیسے شیطانوں کے سر ہوتے ہیں۔"[2]

اس کے علاوہ حدیث میں ہے کہ شیطان کے سر پر دو سینگ بھی ہوتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

1۔ صحیح مسلم شریف شرح امام نووی (122/13) نیز سنن داری (321/1)

2۔ سورۃ الصافات: آیت (64-65)

"لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ"

ترجمہ "نماز کو خاص طور پر سورج طلوع ہونے یا غروب ہونے کے وقت مت پڑھو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔"[1]

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین کے بعض گروہ سورج کی پوجا کرتے ہیں اور پوجا کا وقت طلوع آفتاب اور غروب کے وقت ہوتا۔ شیطان بھی اس سمت آجاتا جس سمت سورج ہوتا تاکہ مشرکین کی عبادت اس کے لیے ہو۔

جنوں کا انسانی شکل اختیار کرنا

جنوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت بھی دی ہے کہ وہ انسانی شکل اختیار کرلیں۔ ہم اسلامی تاریخ میں پڑھتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر شیطان مشرکین مکہ کے پاس حضرت سراقہ ابن مالک کی شکل میں آیا اور مشرکوں کی ہمت بندھاتے ہوئے انہیں فتح کا یقین دلایا۔ اسی واقعہ کے بارے میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:

"وَاِذْ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ"

ترجمہ "جب شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے سامنے خوبصورت بنا کر پیش کیا اور کہا کہ آج ان لوگوں میں (یعنی مسلمانوں میں) تمہیں کوئی شکست دینے والا نہیں ہے اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔"[2]

لیکن جب دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا اور اس نے دیکھا کہ فرشتے نازل ہو رہے ہیں تو بھاگ کھڑا ہوا۔

"فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْٓ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ"

1۔ صحیح مسلم شریف "کتاب صلاۃ المسافرین (جن وقتوں میں نماز منع ہے ان کا بیان) ملاحظہ ہو: مختصر شرح امام النووی رحمۃ اللہ علیہ مترجم از علامہ وحید الزمان۔

2۔ سورۃ انفال: آیت (48)

ترجمہ ”جب دونوں فوجوں کا سامنا ہوا تو وہ الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میرا تم سے کوئی تعلق نہیں، میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ تمہیں نظر نہیں آرہا، مجھے اللہ سے ڈر لگ رہا ہے۔“[1]

اسی طرح حضرت ابوھریرہؓ کے ساتھ بھی ایک عجیب واقعہ پیش آیا جسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں:

”وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا، قُلْتُ مَا هُوَ؟ قَالَ: إِذَا

---

[1] سورۃ انفال: آیت (48)

أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ قَالَ النَّبِيُّ: أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ لَا قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ“

ترجمہ ”مجھے رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ رمضان کی حفاظت پر مامور کیا، میں پہرہ دے رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اپنے (تھیلہ میں) غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: خدا کی قسم میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا، وہ کہنے لگا کہ میں محتاج ہوں، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور بہت حاجت مند ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ابوھریرہؓ کل شام والے قیدی نے کیا کیا تھا؟ ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے اپنی غربت اور عیال داری کی شکایت کی اور خود کو ضرورت مند ظاہر کیا تھا، مجھ کو اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ دوبارہ آئے گا کیونکہ آپ ﷺ نے اس کے آنے کے بارے میں فرمایا تھا۔ لہٰذا میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور غلہ چرانے لگا۔ میں نے اسے پھر پکڑ لیا اور کہا اب تو میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں، بچوں کی ذمہ داری ہے۔ میں اب نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر پھر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوھریرہؓ تمہارے قیدی نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس

نے بہت حاجت مندی کی شکایت کی اور یہ کہ بچوں کی ذمہ داری ہے مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔" چنانچہ میں تیسری رات بھی اس کی تاک میں رہا' وہ واقعی آیا اور غلہ چرانے لگا' میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے ضرور بالضرور پیش کروں گا۔ تین دفعہ ہو چکا' تم یہ کہہ کر چھوٹ جاتے ہو کہ اب نہیں آؤں گا اور پھر آ جاتے ہو۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کی بدولت اللہ تمہیں نفع پہنچائے گا۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر سونے کی غرض سے جاؤ تو آیت الکرسی پڑھو "اللّٰہ لا الہ الاھو الحی القیوم" پوری آیت ختم کرو' یہ پڑھنے سے تمہارے لیے اللہ کی طرف سے ایک پہرے دار آ جائے گا اور صبح ہونے تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں پھٹک سکے گا۔ یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے قیدی نے رات کیا کہا؟ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کی بدولت اللہ تمہیں نفع پہنچائے گا آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ جب رات کو تم اپنے بستر میں جاؤ تو آیت الکرسی پڑھو "اللّٰہ لا الہ الاھو الحی القیوم" آخر تک اور اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ تمہارے لیے اللہ کی طرف سے ایک پہرے دار تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح ہونے تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں پھٹک سکے گا۔ اس وقت لوگ بھلائی کے کاموں میں آگے آگے ہوتے تھے لہٰذا ابوھریرہؓ نے یہ وظیفہ سیکھ لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اس نے تم سے سچ کہا ہے جبکہ وہ خود پرلے درجے کا جھوٹا ہے۔ اے ابوھریرہؓ تمہیں پتہ ہے تم تین راتوں سے کس سے باتیں کر رہے ہو؟" انہوں نے کہا: نہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ شیطان تھا۔"[1]

اس شیطان نے انسان کی صورت اختیار کر لی تھی۔

بعض جنات' کتوں اور اونٹوں کی شکل میں سامنے آ جاتے ہیں

جنات کو اللہ تعالیٰ نے مختلف جانوروں کی شکل اختیار کرنے کی طاقت بھی عطا فرمائی ہے۔ ان جانوروں میں اونٹ' گدھا' گائے' کتا اور بلی وغیرہ کوئی بھی جانور ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر کالے کتے۔ جنات کالے کتوں کی شکل میں کثرت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لیے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کالا کتا اگر سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اس کی وجہ بتاتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری شریف' فتح الباری (487/4)

"اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ"

ترجمہ "کالا کتا شیطان ہے۔"[1]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: "کالا کتا دراصل کتوں کا شیطان ہوتا ہے اور جنات کثرت سے اس کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کالا رنگ شیطانی قوتوں کو اکٹھا کر لیتا ہے اور اس رنگ میں قوت حرارت بھی زیادہ ہوتی ہے۔"[2]

جنوں کی خوراک

جنات ایک جاندار مخلوق ہونے کے حوالے سے کھاتے اور پیتے ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو حکم دیا کہ جائیں اور چند پتھر ڈھونڈ کر لائیں تاکہ ان سے استنجاء کیا جا سکے۔ ساتھ ہی آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

"وَلَا تَاْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَۃٍ"

ترجمہ "دیکھو! کوئی ہڈی یا گوبر کا ٹکڑا مت لانا۔" بعد میں جب حضرت ابوھریرہؓ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے ہڈی یا گوبر سے کیوں منع فرمایا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"ھُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّہٗ اَتَانِیْ وَفْدُ نَصِیْبِیْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِی الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰہَ لَھُمْ اَنْ لَا یَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثَۃٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَیْھَا طَعَامًا"

ترجمہ "یہ دونوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں۔ دراصل میرے پاس نصیبین کے سرکردہ جنوں کا وفد آیا تھا اور وہ بہت ہی اچھے جن تھے، اور انہوں نے مجھ سے خوراک کا سوال کیا چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان لوگوں کو جہاں کہیں بھی کوئی ہڈی یا گوبر ملے تو اس پر اپنی خوراک موجود پائیں۔"[3]

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ ہمیں آپ ﷺ نے شیطان کی مخالفت کرنے کا حکم دیا ہے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں

---

[1] صحیح مسلم شریف' کتاب الصلاۃ (نمازی کے سترہ کا بیان)' ملاحظہ ہو مختصر شرح نووی مترجم از علامہ وحید الزمان۔

[2] مجموع فتاوی شیخ الاسلام احمد بن تیمیہ (52/19)۔

[3] صحیح بخاری شریف' کتاب مناقب الانصار' باب (۶۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ"

ترجمہ "تم میں سے جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور اگر پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔"[1]

صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَذَکَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ: اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ"

ترجمہ "جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہاں پر رات نہیں گزاری جا سکتی اور نہ یہاں رات کا کھانا ملے گا لیکن اگر کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے: رات یہیں بسر ہوگی اور اگر وہ شخص کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے رات بھی یہیں گزاریں گے اور کھانا بھی کھائیں گے۔"[2]

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ جنات اور شیاطین کی بھی خوراک ہوتی ہے۔ وہ کھاتے ہیں' پیتے ہیں اور بعض اوقات انسانوں کے ساتھ کھانے پینے میں شامل ہو جاتے ہیں۔

یہاں پر میں ایک بات واضح کر دوں کہ جس طرح انسانوں کو منع کیا گیا ہے کہ ہر وہ ذبح شدہ چیز جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا' نہ کھائیں' اسی طرح مسلمان جنوں کے لیے بھی حضور اکرم ﷺ نے صرف وہ ہڈیاں حلال کی ہیں جو اللہ کا نام لے کر حلال کیے ہوئے جانوروں کی ہوں۔ لہٰذا وہ جانور جسے اللہ کا نام لیے بغیر ذبح کر دیا گیا ہو وہ ان کے لیے جائز نہیں۔

---

[1] صحیح مسلم شریف' جلد (5)' کتاب الاشربہ' (کھانے اور پینے کے آداب کا بیان)۔

[2] صحیح مسلم شریف' جلد (5)' کتاب الاشربہ' (کھانے اور پینے کے آداب کا بیان)۔

جنوں کی شادی

تمام علمائے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جنات آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں۔ ان کی بھی اولاد ہوتی ہے۔ بیٹے ہوتے ہیں بیٹیاں ہوتی ہیں۔ ایک مکمل عائلی نظام ہے جو جنات میں بھی پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَکُمْ عَدُوٌّ"

ترجمہ "کیا تم اسے اور اس کی اولاد کو دوست بناتے ہو مجھے چھوڑ کر' جبکہ یہ سب تمہارے دشمن ہیں۔"[1]

اس آیت سے یہ بات کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ جنات اپنی نسل بڑھانے کے لیے شادی بیاہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جنت کی حوروں کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ"

ترجمہ "ان سے پہلے نہ کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے ان عورتوں کو چھوا ہوگا۔"[2]

اس آیت سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جنات بھی انسانوں کی طرح اپنی مخالف جنس کے ساتھ تعلقات استوار کرتے ہیں۔

عبدالرزاق'[3] ابن جریر' ابن منذر' ابن ابی حاتم اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"اِنَّ اللّٰهَ جَزَّاَ الْاِنْسَ وَالْجِنَّ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ فَتِسْعَةٌ مِنْهُمُ الْجِنُّ، وَالْاِنْسُ جُزْءٌ

---

[1] سورہ کہف: آیت (50)

[2] سورہ رحمٰن: آیت (56)

[3] یہ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع حمیری ہیں۔ ان کا تعلق صنعاء یمن سے تھا' اور آپ حفاظ میں ثقات تھے۔ آپ کو تقریباً سترہ ہزار احادیث زبانی یاد تھیں۔ آپ نے تفسیر قرآن لکھی اور حدیث میں آپ نے "المصنف" لکھی جسے 'الجامع الکبیر' بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں امام ذہبی کہتے ہیں: وہ علم کا خزانہ ہیں۔ ملاحظہ ہو: تہذیب التہذیب (310/6) اور میزان الاعتدال (126/2)۔

وَاحِدٌ فَلَا يُوْلَدُ مِنَ الْاِنْسِ وَلَدٌ اِلَّا مِنَ الْجِنِّ تِسْعَةٌ"

ترجمہ "اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو دس حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ان میں نو حصے جنوں کے ہیں جبکہ انسانوں کا ایک حصہ ہے۔ انسانوں کا ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو جنوں کے نو بچے پیدا ہوتے ہیں۔"[1]

کیا جن' انسان سے شادی کر سکتا ہے؟

مرد جن کا انسان عورت سے اور مرد انسان کا جن عورت سے نکاح ہونا ممکن ہے۔ امام ثعالبی[2] کہتے ہیں: بعض علماء کہتے ہیں کہ جنوں اور انسانوں کے درمیان نکاح اور بچوں کی پیدائش ہو سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ"

"اور تم ان کے اموال اور اولاد میں بھی شریک ہو جاؤ۔"[3]

ترجمہ امام طرطوسی نے اپنی کتاب "تحریم الفواحش" میں ایک عجیب بات لکھی ہے۔ وہ اپنی سند حضرت عبداللہ بن عباسؓ تک بیان کر کے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: یہ جو مخنث (ہیجڑے) ہوتے ہیں' دراصل جنات کی اولاد ہیں۔ کسی نے آپ سے پوچھا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم اس وقت اپنی بیویوں کے پاس نہ جائیں جب وہ ایام ماہواری میں ہوں لیکن جب ہم اس کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس حالت میں بھی اپنی بیویوں کے پاس چلے جاتے ہیں تو شیطان ہم سے پہلے ہماری بیوی تک پہنچ چکا ہوتا ہے اور وہ شیطان سے حاملہ ہو کر مخنث جنتی ہے۔[4]

حکیم ترمذی اپنی کتاب "نوادر الاصول" میں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] مستدرک حاکم۔
[2] ان کا نام عبدالملک بن محمد بن اسماعیل ہے۔ ابو منصور کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کا تعلق نیشاپور سے تھا۔ آپ لغت و ادب کے امام تھے۔ آپ 350 ہجری میں پیدا ہوئے اور 427 میں فوت ہوئے۔ آپ نے بہت سی تصانیف لکھی ہیں۔ (ملاحظہ ہو: امام زرکلی کی الاعلام (4/163-164)
[3] سورہ بنی اسرائیل: آیت (64)
[4] اس قول کو امام ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے۔

"اِنَّ فِيْكُمْ مُغَرَّبُوْنَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُغَرَّبُوْنَ قَالَ: الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ"

ترجمہ "یقیناً تم میں بعض لوگ (مُغَرَّب) اجنبی ہیں' لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اجنبی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ جن میں جنات شریک ہو جاتے ہیں۔"[1]

ابن اثیر[2] اپنی تصنیف "النہایہ فی غریب الحدیث" میں فرماتے ہیں: ان لوگوں کو "مُغَرَّب" اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ ان میں ایک اجنبی خون شامل ہو جاتا ہے۔

جنوں کی انسانوں سے شادی کا شرعی حکم

کیا شرعی طور پر یہ جائز ہے کہ انسان کسی جن سے شادی کرے؟ یا یہ کہ کوئی جن کسی انسان سے شادی کرے؟

علمائے کرام کا اس مسئلے میں اختلاف پایا گیا ہے۔ بعض علماء نے اس شادی کو کراہت کے ساتھ جائز قرار دیا ہے۔ ان میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام قتادہ اور ابن العماد شامل ہیں۔

ابو عثمان سعید بن عباس رازی اپنی کتاب "الالہام والوسوسہ" میں لکھتے ہیں: "ہمیں مقاتل نے بتایا کہ سعید بن ابو داؤد نے ان سے کہا تھا کہ یمن کے کچھ لوگوں نے امام مالک بن انس کو خط لکھا اور جنوں سے انسانوں کے نکاح کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ یہاں پر ایک جن ہے جو ہماری ایک لڑکی کا رشتہ مانگ رہا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ حلال طریقہ سے یہ شادی کرنا چاہتا ہے۔

امام مالک نے جواب دیا:

"مَا اَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا فِي الدِّيْنِ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ اِذَا وُجِدَتْ اِمْرَاَةٌ حَامِلٌ فَقِيْلَ لَهَا: مَنْ زَوْجُكِ؟ قَالَتْ؟ مِنَ الْجِنِّ، فَيَكْثُرُ الْفَسَادُ فِي الْاِسْلَامِ"

---

[1] سنن ابو داؤد' کتاب الادب' حدیث نمبر (107)
[2] ابن اثیر کا اصل نام مبارک بن محمد بن محمد بن عبدالکریم شیبانی جزری ہے۔ آپ محدث' لغوی اور اصولی تھے۔ آپ 544 ہجری میں پیدا ہوئے اور موصل میں سکونت اختیار کی۔ آپ کی تصانیف میں النهاية في غريب الحديث، جامع الاصول، المرصع اور المختار في مناقب الاخيار شامل ہیں۔ آپ نے 606 ہجری میں وفات پائی۔ (ملاحظہ ہو وفیات الاعیان: (1/441)' الکامل: (12/113) اور زرکلی کی الاعلام: (5/273)۔

ترجمہ ''مجھے اس شادی میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا' بس صرف اتنا ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی خاتون حمل سے پائی جائے اور جب اس سے یہ پوچھا جائے کہ تمہارا خاوند کون ہے؟ تو وہ کہے کہ جن ہے۔ اس سے اسلام میں برائی پھیل سکتی ہے۔''

یعنی اگر باقاعدہ نکاح ہوتا ہے' جس میں ولی اور گواہوں کی موجودگی ہو' ایجاب و قبول ہو تو یہ جائز ہے لیکن یہ ہرگز جائز نہیں کہ کوئی خاتون خود سے کسی جن کے ساتھ شادی کرلے اور بعد میں اس کے لیے یہ ثابت کرنا مشکل ہو جائے کہ اس کے بچوں کا باپ ایک جن ہے۔ دراصل شادی کے لیے ضروری ہے کہ عورت کی طرف سے ولی پیش ہو اور نکاح کا عقد کرے۔ بغیر ولی کے نکاح تو کسی انسان سے بھی جائز نہیں' کجا یہ کہ کسی جن کے ساتھ کیا جائے۔

وہ علماء کرام جنہوں نے اس شادی کو ناجائز قرار دیا ہے ان میں شیخ جمال الدین بجستانی ہیں۔ آپ مذہب حنفی کے ایک امام ہیں۔ اپنی کتاب ''منیۃ المفتی'' میں آپ کا فتویٰ ان الفاظ میں لکھا ہوا ہے:

''لَا تَجُوْزُ الْمُنَاكَحَةُ بَيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَإِنْسَانِ الْمَاءِ لِاخْتِلَافِ الْجِنْسِ''

ترجمہ ''اختلاف جنس کی بنا پر انسانوں' جنوں اور پانی کے انسان کے درمیان شادی بیاہ جائز نہیں۔''

اسی طرح شیخ جمال الدین اسنوی نے بھی ایک سوال کا ذکر کیا ہے جو قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) شرف الدین بارزی سے پوچھا گیا تھا۔ سوال یہ تھا: اگر کوئی شخص کسی جن عورت سے شادی کرنا چاہے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا یا نہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی موجود ہے:

''وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا''

ترجمہ ''اور اس کی نشانیوں میں ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویاں پیدا کیں۔''[1]

مزید یہ کہ اگر بالفرض اس شادی کو ہم جائز سمجھیں تو کیا اس مرد کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اس جن خاتون کو اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کرے؟ کیا اسے یہ حق پہنچتا ہے کہ اپنی بیوی کو انسانوں کے سوا کوئی اور شکل اختیار کرنے سے منع کردے۔ تاکہ وہ اس سے متنفر نہ ہو جائے یا یہ کہ اگر اس کی بیوی کسی اور خاتون کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور کہتی ہے میں تمہاری ہی بیوی ہوں تو کیا اسے اس پر اعتماد کر لینا چاہیے؟ یا صحت

[1] سورہ روم: آیت (21)

نکاح کی جو دیگر شرائط ہیں جیسے ولی کا ہونا یا اس عورت کا موانع نکاح سے خالی ہونا' ان سب امور پر کیا اس جن عورت پر اعتماد کیا جائے گا؟ اسی طرح جنات کی خوراک کا مسئلہ ہے کہ کیا خاوند اس بات کا پابند ہوگا کہ وہ اپنی بیوی کے لیے وہی خوراک لائے جو جنات کھاتے ہیں جیسے ہڈی اور گوبر وغیرہ ہیں؟

چیف جسٹس شرف الدین بارزی نے اس سوال کے جواب میں کہا: ''کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی جن عورت کے ساتھ شادی کرے کیونکہ اگر ہم قرآن مجید کی ان دو آیتوں کے مفہوم پر غور کریں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ شادی جائز نہیں ہے۔ پہلی آیت ہے:

''وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا''

ترجمہ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں۔''[1]

دوسری آیت ہے:

''وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا''

ترجمہ ''اور اس کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویاں پیدا کیں۔''[2]

مفسرین نے ان دونوں آیتوں کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مِنْ أَنْفُسِكُمْ کا مطلب ہے تمہاری جنس سے تمہاری نوع سے اور تمہاری خلقت کے مطابق جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

''لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ''

ترجمہ ''لوگو تمہارے پاس تم میں سے ہی اللہ کے رسول آگئے ہیں۔''[3]

یعنی آدمیوں میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اس کے علاوہ وہ خواتین جن سے عام طور پر شادی کی جاتی ہے وہ چچازاد ہوتی ہیں یا خالہ زاد اور رشتہ دار خواتین ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیت کے مفہوم سے واضح ہے۔

''وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ''

[1] سورہ نحل: آیت (72)
[2] سورہ روم: آیت (21)
[3] سورہ توبہ: آیت (128)

ترجمہ ’’اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھی کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں۔‘‘[1]

جبکہ وہ خواتین جن سے نکاح حرام ہے ان کا تعلق اصول اور فروع سے ہے۔ جیسا کہ آیت تحریم نساء میں ہے۔ یعنی ان سب رشتہ داریوں کی بنیاد نسب پر ہے جبکہ جنوں اور انسانوں میں کوئی نسب نہیں ہے۔

لیکن میرے نزدیک، واللہ اعلم بالصواب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی رائے زیادہ درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر یہ شادی اسلامی اصولوں کے مطابق کی جائے تو اس سے نہ اسلام میں اور نہ مسلمانوں میں کسی قسم کی برائی کے پھیلنے کا امکان ہے اور اس قسم کی شادی کوئی اچھوتی بات نہیں ہے بلکہ اگر ہم اپنی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں کئی ایسی مثالیں ملتی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان مردوں میں سے بعض نے جن عورتوں سے شادیاں کیں یا اس کے برعکس جن مردوں نے انسان عورتوں سے نکاح کیے۔

میں صرف چند واقعات کا ذکر کروں گا

۱۔ ابوسعید عثمان بن سعید دارمی اپنی کتاب ’’اتباع السنن والآثار‘‘ میں لکھتے ہیں: ہمیں محمد بن حمید رازی[2] نے بتایا کہ ابوالازہر نے ان سے کہا تھا کہ ان سے اعمش نے کہا تھا کہ مجھے قبیلہ بجیلہ کے ایک بزرگ نے بتایا کہ ایک جن تھا جو ہماری ایک لڑکی کو دل دے بیٹھا اس نے ہم سے اس لڑکی کا رشتہ مانگا اور کہا کہ اسے یہ بات بہت ناپسند ہے کہ وہ کوئی ناجائز حرکت کرے۔ چنانچہ ہم نے اس لڑکی کی شادی اس سے کردی۔ وہ کبھی کبھی ہمارے پاس انسانی شکل میں آتا گپ شپ کرتا۔ میں نے اس سے ایک دفعہ پوچھا کہ تم لوگ کیسے ہو؟ اس نے کہا: ہم آپ کی طرح مختلف قومیں ہیں اور ہم میں بھی آپ کی طرح مختلف قبائل ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے ہاں بھی مختلف قسم کے فرقے ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! ہمارے ہاں بھی یہ سارے فرقے موجود ہیں۔ فرقہ قدریہ، شیعہ، مرجئہ، سب موجود ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا: تم کس فرقے سے ہو؟ اس نے کہا: میرا تعلق فرقۂ مرجئہ سے ہے۔

---

[1] سورہ احزاب: آیت (50)

[2] یہ محمد بن حمید بن حیان رازی ہیں۔ حفظ میں ذرا ضعیف تھے لیکن امام یحییٰ بن معین جو ایک بہت بڑے محدث تھے ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ ان کا تعلق دسویں طبقے سے ہے۔ آپ کی وفات سن 248 ہجری میں ہوئی۔ امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام نسائی نے آپ سے روایت کی ہے (ملاحظہ ہو: تقریب التھذیب: 156/2)

۲۔ احمد بن سلمان نجاد[1] اپنی کتاب (امالی) میں لکھتے ہیں: ہمیں اسلم بن سہل[2] نے بتایا کہ انہیں علی بن حسن بن سلیمان ابوشعثاء حضرمی[3] جو امام مسلم کے اساتذہ میں سے ہیں نے بتایا کہ ابومعاویہ نے ان سے کہا تھا کہ میں نے اعمش سے یہ بات سنی ہے وہ کہہ رہے تھے کہ ایک جن نے ہماری ایک لڑکی سے شادی کی، میں نے اس سے پوچھا: تمہاری من پسند خوراک کون سی ہے؟ اس نے کہا: چاول، چنانچہ ہم نے اُسے اور اس کے ساتھ آنے والوں کو چاول پیش کیے۔ ہم دیکھتے تھے کہ چاولوں کے لقمے بنتے ہیں اوپر کو اٹھتے ہیں لیکن کوئی شخص نظر نہیں آتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تمہارے ہاں بھی ایسے فرقے ہیں جو ہمارے ہیں۔ اس نے کہا: جی ہاں بالکل موجود ہیں، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے درمیان جو رافضی ہیں وہ کیسے ہیں؟ اس نے کہا: وہ ہم میں بدترین ہیں۔

حافظ ابوالحجاج مزی[4] کہتے ہیں کہ اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۳۔ امام جلال الدین سیوطی[5] اپنی کتاب ’’لُقَطُ الْمُرْجان‘‘ میں لکھتے ہیں: ابن ابوالدنیا کہتے ہیں: عبدالرحمٰن نے مجھے بتایا کہ انہیں عمر نے بتایا تھا کہ ابویوسف سروجی نے ہمیں یہ قصہ سنایا کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں ایک آدمی کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ ہم نے تمہارے گھر کے قریب ہی پڑاؤ ڈالا ہے لہٰذا تم مجھ سے شادی کرلو۔ اس آدمی نے اس عورت سے شادی کرلی۔ وہ عورت رات کے وقت اس کے پاس انسانی شکل میں آتی۔ پھر ایک دن وہ آئی اور کہنے لگی کہ ہمارے کوچ کا وقت آن پہنچا ہے لہٰذا تم مجھے طلاق دے دو۔ اس بات کو چند دن ہی گزرے تھے کہ اس

---

[1] احمد بن سلمان نجاد مشہور حنبلی فقیہ تھے۔ آپ امام ابوداؤد سجستانی کے ہاں گئے اور ان سے بہت سی احادیث روایت کیں۔ (ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال: 101/1)۔

[2] اسلم بن سہل واسطی آپ کی مشہور تصنیف تاریخ واسط ہے۔ (میزان الاعتدال 211/1)۔

[3] علی بن حسن بن سلیمان حضرمی آپ اصل میں واسط سے بھی تھے پھر کوفہ میں آباد ہوئے۔ آپ ثقہ تھے اور آپ کا شمار دسویں طبقے میں ہوتا ہے۔ آپ سن 230 ہجری کی دہائی میں فوت ہوئے۔ آپ سے امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: تقریب التھذیب 33/2)۔

[4] یہ یوسف بن عبدالرحمٰن بن یوسف ابوالحجاج قضاعی کلبی مزی ہیں۔ حلب میں پیدا ہوئے اور دمشق میں مزہ کے مقام پر پرورش پائی۔ پہلے لغت میں اور پھر حدیث اور علم رجال میں مہارت حاصل کی۔ آپ کی تصانیف میں ’’تھذیب الکمال فی اسماء الرجال‘‘ اور تحفۃ الاشرف فی معرفۃ الأطراف‘‘ مشہور ہیں۔ (ملاحظہ ہو: الدرر الکامنۃ: (457/4)، النجوم الزاھرۃ: (76/10) مفتاح السعادۃ (224/2) مفتاح الکنوز (4/1) اور زرکلی کی الاعلام (237/8)۔

[5] امام سیوطی: عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن محمد بن سابق الدین اسیوطی۔ آپ قاہرہ مصر میں سن 849 ہجری میں پیدا ہوئے اور سن 911 ہجری میں فوت ہوئے۔ آپ ایک کثیر التصانیف عالم دین تھے۔

آدمی نے اسی عورت کو دیکھا کہ وہ سڑک پر گرے ہوئے دانے چن رہی ہے۔ اس نے پوچھا: کیا تمہیں یہ دانے پسند ہیں؟ اس عورت نے اسے غور سے دیکھا اور کہا: تم نے کس آنکھ سے مجھے دیکھا ہے؟ اس آدمی نے کہا: اس آنکھ سے۔ اس عورت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور اس کی وہ آنکھ بہنے لگی۔

۴۔ علامہ جلال الدین سیوطی کہتے ہیں کہ چیف جسٹس جلال الدین احمد ابن چیف جسٹس حسام الدین رازی حنفی نے اپنا ایک واقعہ سنایا جوان کے ساتھ پیش آیا۔ کہتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھے مشرق کی طرف روانہ کیا تا کہ وہاں سے میں ان کے اہل وعیال کو لے کر آؤں۔ ابھی ہم نے تھوڑا سفر ہی کیا تھا کہ ہمیں بارش نے آلیا اور ہم نے ایک غار میں پناہ لی۔ میرے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ ہم سب غار میں سو گئے۔ سوتے میں میں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص مجھے جگا رہا ہے۔ میں یک دم چونکا' کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت ہے درمیانے قد کی لیکن اس کی ایک آنکھ ہے جو کہ لمبائی میں ہے' میں ڈر گیا۔ اس نے کہا: ڈرو نہیں' میں تو صرف اس لیے آئی ہوں تا کہ تم میری چاند سی بیٹی کے ساتھ شادی کر لو۔ ڈر کے مارے میرے منہ سے صرف یہ جملہ نکلا "اللہ خیر کرے" پھر کیا دیکھتا ہوں کہ چند آدمی آ رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں بھی اس عورت کی طرح لمبائی میں تھیں۔ یہ قاضی صاحب اور گواہان لگتے تھے۔ قاضی صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا اور عقد نکاح کیا۔ میں نے بھی کہہ دیا کہ مجھے قبول ہے۔ اس کے بعد وہ سب اٹھے اور چلے گئے۔ وہ خاتون دوبارہ میرے پاس آئی' اس دفعہ اس کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی بھی تھی لیکن اس کی آنکھ بھی اس کی ماں کی آنکھ کی طرح تھی۔ اس نے اس لڑکی کو میرے پاس چھوڑا اور چلی گئی۔ اب تو میرے خوف اور وحشت کی انتہا نہ رہی۔ میں نے اپنے قریب پڑے پتھروں کو اٹھا کر پاس میں سونے والے لوگوں پر پھینکنا شروع کر دیا تا کہ کوئی جاگ جائے لیکن ان میں کسی کی جاگ نہیں ہو رہی تھی۔ آخر کار میں نے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرنا شروع کر دی۔ پھر جب کوچ کا وقت آیا تو ہم نے دوبارہ سفر شروع کر دیا۔ وہ نوجوان لڑکی بھی میرے ساتھ ساتھ۔ اسی کیفیت میں تین دن گزر گئے۔ جب چوتھا دن آیا تو وہی عورت میرے پاس آئی جو پہلے پہل آئی تھی۔ اس نے آتے ہی کہا: لگتا ہے یہ نوجوان لڑکی تمہیں پسند نہیں آئی اور تم اسے چھوڑنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: بخدا بات کچھ ایسی ہی ہے اس نے کہا: ٹھیک ہے تم اسے طلاق دے دو۔ میں نے طلاق دے دی اور وہ چلی گئی۔ اس کے بعد میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔

علامہ جلال الدین سیوطی کہتے ہیں کہ اس وقت قاضی شہاب بن فضل اللہ بھی بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے چیف جسٹس جلال الدین احمد سے پوچھا کہ کیا انہوں نے اس نوجوان لڑکی کے ساتھ جوان کی بیوی بھی رہیں' ازدواجی تعلقات بھی قائم کیے؟ چیف جسٹس جلال الدین احمد نے نفی میں جواب دیا۔[1]

مذکورہ بالا واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ انسانوں اور جنوں کے درمیان شادی بیاہ کے بارے میں جو رائے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے دی ہے وہ زیادہ وزن رکھتی ہے۔ واللہ اعلم۔

جنوں کے گھر

جنات کے گھر زیادہ تر ان جگہوں پر ہوتے ہیں جہاں گندگی زیادہ ہو۔ مثال کے طور پر غسل خانے' گندگی کے ڈھیر' اونٹوں کے باندھنے کی جگہ یا وہ نشیبی علاقہ جہاں لوگ قضائے حاجت کے لیے جاتے ہیں۔

امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"

"یہ جو قضائے حاجت کی جگہیں ہیں یہاں پر جنات ہوتے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص بھی بیت الخلاء میں جائے تو پہلے یہ کہے "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" (اے اللہ میں جن مردوں اور جن عورتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔[2]

اسی طرح امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں جاتے یہ کہتے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"

---

[1] یہ واقعہ امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تصنیف "لقط المرجان فی احکام الجان" تحقیق مصطفیٰ عبدالقادر عطا میں صفحہ نمبر (64-65) پر نقل کیا ہے۔

[2] اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ کتاب الطہارہ باب (3)' نیز امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ کتاب الطہارہ باب (9)' امام نسائی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے' کتاب الطہارہ باب (17)' اور امام احمد بن حنبل نے بھی اپنی مسند میں روایت کیا ہے (4/369-373) اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور یہ صحیح حدیث ہے۔

ترجمہ "اے اللہ میں جن مردوں اور جن عورتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"[1]

امام طبرانی نے "العظمہ" میں اور امام ابونعیم نے "الدلائل" میں حضرت بلال بن حارث[2] سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں:

"نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَخَرَجَ لِحَاجَةٍ فَاَتَيْتُهٗ بِاَدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَسَمِعْتُ خُصُوْمَةَ رِجَالٍ وَلَغَطًا لَمْ اَسْمَعْ مِثْلَهَا فَجَاءَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ سَمِعْتُ عِنْدَكَ خُصُوْمَةَ رِجَالٍ وَلَغَطًا مَاسَمِعْتُ اَحَدًا مِنْ اَلْسِنَتِهِمْ قَالَ: اِخْتَصَمَ عِنْدِيْ الْجِنُّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْجِنُّ الْمُشْرِكُوْنَ فَسَاَلُوْنِيْ اَنْ اُسْكِنَهُمْ فَاَسْكَنْتُ الْجِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَلْسَ وَاَسْكَنْتُ الْجِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ الْغَوْرَ"

ترجمہ "ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر تھے جب ہم نے پڑاؤ کیا تو آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے نکلے۔ جب میں آپ ﷺ کے لیے لوٹے میں پانی لایا تو آپ ﷺ کے پاس میں نے بہت سے آدمیوں کے لڑنے کی آوازیں سنیں۔ ایک شور تھا' ایسا شور کہ میں نے پہلے کبھی نہیں سنا۔ جب آپ ﷺ واپس آئے تو میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ کے پاس سے بہت سے آدمیوں کے جھگڑنے کی آوازیں سنیں اور ایک شور سنا' ایسا شور میں نے پہلے کسی کی زبان سے نہیں سنا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس مسلمان جن اور مشرک جن اپنا جھگڑا لے کر آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کی رہائش کا مسئلہ حل کروں۔ میں نے مسلمان جنوں کی رہائش کے لیے بستیاں اور پہاڑ مقرر کیے ہیں اور مشرک جنوں کی رہائش کے لیے پہاڑوں اور سمندروں کا درمیانی علاقہ مقرر کیا ہے۔"[3]

امام ابوداؤد نے حضرت قتادہ کے راستے سے حضرت عبداللہ بن سرجس کی روایت نقل کی ہے' آپ فرماتے ہیں:

---

[1] صحیح بخاری کتاب الوضوء(9)' اور کتاب الدعوات' باب(14)' صحیح مسلم: کتاب الحیض حدیث:(122-123)

[2] آپ بلال بن حارث مزنی ہیں۔ آپ صحابی تھے اور 80 سال کی عمر میں آپ نے سن 60 ہجری میں وفات پائی (ملاحظہ ہو: تقریب التھذیب-109/1)۔

[3] کتاب "العظمۃ" از امام طبرانی۔ نیز کتاب "الدلائل" از امام ابونعیم۔

"اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُبَالَ فِي الْجُحْرِ"

ترجمہ "کہ نبی اکرم ﷺ نے بل میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔"

لوگوں نے حضرت قتادہ سے پوچھا کہ بل میں پیشاب کرنے سے کیوں منع کیا گیا؟ آپ نے کہا:

"كَانَ يُقَالُ اَنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ"

ترجمہ "یہی بتایا گیا تھا کہ یہ بل جنات کے گھر ہیں۔"[1]

امام دولابی[2] اپنی کتاب "الکنی والاسماء" میں حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"رَاَيْتُ حَسَنًا وَحُسَيْنًا مُسْتَنْقِعَانِ وَعَلَيْهِمَا بُرْدَتَانِ فَاَعْظَمْتُ ذٰلِكَ لِحَالِ الْبُرْدَتَيْنِ فَقَالَا: يَااَبَاسَعِيْدٍ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ لِلْمَاءِ سُكَّانًا"

ترجمہ "میں نے حضرت حسن اور حضرت حسینؓ کو ایک جھیل میں اترتے دیکھا آپ دونوں نے چادریں اوڑھ رکھی تھیں۔ مجھے بہت حیرت ہوئی چادروں کو دیکھ کر۔ آپ دونوں نے کہا: اے ابوسعید کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پانی میں بھی کچھ لوگ رہائش پذیر ہوتے ہیں۔"

ابن عدی[3] اپنی کتاب "الکامل فی معرفة الضعفاء والمتروکین من الرواه" میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

---

[1] اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے' کتاب الطھارہ باب(16' 29)۔ نیز امام نسائی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے' کتاب الطھارہ باب(29)۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے(82/5)' حاکم نے مستدرک میں اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے اپنی سنن میں اور امام سیوطی نے الجامع الصغیر میں حدیث نمبر(9531) کے تحت روایت کیا ہے اور اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

[2] آپ کا نام محمد بن احمد بن حماد بن سعد بن مسلم ہے' کنیت ابوبشر انصاری ہے اور رازی و دولابی شہرت ہے۔ آپ ایک مؤرخ اور حافظ حدیث تھے۔ آپ کا تعلق ریے کے ایک علاقے دولاب سے تھا۔ طلب حدیث کے لیے سفر کیا اور مصر میں سکونت اختیار کی۔ آپ نے سفر حج کے دوران مکہ اور ریے کے درمیان راستے میں 310 ہجری میں وفات پائی۔ آپ نے بہت سی تصانیف لکھیں جن میں الکنی والاسماء مشہور ہے (ملاحظہ ہو: البدایہ والنھایہ:(154/11)' تذکرۃ الحفاظ:(291/2)' لسان المیزان(41/5)' شذرات الذھب:(260/2)' ابن خلکان:(507/1)' اللباب:(431/1)' الاعلام(308/5)۔

[3] آپ کا نام عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد بن مبارک جرجانی ہے۔ آپ حدیث اور علم رجال کے علامہ تھے۔ آپ کے مشائخ کی تعداد جن سے آپ نے استفادہ کیا ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ آپ ابن عدی کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کی تصانیف میں الکامل فی معرفة الضعفاء والمتروکین من الرواہ' الانتصار' علل الحدیث' اور اسمائے صحابہ شامل ہیں۔ آپ حدیث کے ثقہ اماموں میں سے ایک تھے۔ (ملاحظہ ہو: الاعلام 130/4)۔

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَغُوطَ الرَّجُلُ فِي الْقَزَعِ قِيلَ وَمَا الْقَزَعُ؟ قَالَ: أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمُ الْأَرْضَ فِيهَا النَّبَاتُ كُلَّمَا قَمَّتْ قُمَاشَهُ فَتِلْكَ مَسَاكِنُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ"

ترجمہ "کہ نبی اکرم ﷺ نے قزع میں قضائے حاجت سے منع کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ قزع کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: تم میں کوئی شخص ایسی زمین میں نہ جائے جہاں کھیتی باڑی کی ہوئی ہو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کے گھر ہیں۔"

تمام جن مکلف ہیں

امام فخر الدین رازی[1] اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تمام علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام جنات مکلف ہیں۔

امام ابن عبدالبرؒ جو کہ مذہب مالکی کے ایک بہت بڑے امام ہیں، فرماتے ہیں: جنات علماء کے نزدیک مکلف ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے بلاواسطہ خطاب کیا ہے:

"يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ"

ترجمہ "اے جنوں اور انسانوں کے گروہ!"[2] ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

"فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ"

ترجمہ "تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔"[3]

---

1. آپ کا نام محمد بن عمر بن حسن بن حسین التیمی البکری ہے۔ ابو عبداللہ کنیت تھی فخر الدین رازی امام اور مفسر قرآن ہیں۔ آپ قریشی النسب تھے تعلق طبرستان سے تھا پیدائش رے میں سن 544 ہجری میں اور وفات 606 ہجری میں ہوئی۔ آپ کی تصانیف میں "مفاتیح الغیب فی تفسیر القرآن، لوامع البینات، المسائل الخمسون، عصمۃ الانبیاء اور الاربعون فی اصول الدین" شامل ہیں۔ (ملاحظہ ہو: طبقات الاطباء 23/2، الوفیات 74/1، مفتاح السعادۃ (451-445/1) لسان المیزان (426/4) آداب اللغۃ (94/3) البدایہ والنہایہ (55/13) طبقات الشافعیہ (33/5) الاعلام (313/6)۔
2. سورہ انعام: آیت (130)
3. سورہ رحمٰن: آیت (13)

جنات میں مسلمانوں اور کافروں کا وجود

انسانوں کی طرح جنات میں بھی مسلمان اور کافر موجود ہوتے ہیں۔ ان میں یہودی، عیسائی، ہندو اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے جنات موجود ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے اندر جو فرقے موجود ہیں جیسے شیعہ، سنی، قدری اور معتزلی بالکل اسی طرح مسلمان جنوں میں بھی یہ فرقے موجود ہیں۔ اسی طرح مسلمان جنوں میں بعض ایسے ہیں جو پکے اور سچے مسلمان ہیں، بعض کمزور ایمان کے مالک، کچھ گناہ گار ہیں اور کچھ فاسق وفاجر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا"

ترجمہ "اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ اس کے برعکس بھی ہیں ہم مختلف فرقے ہیں۔"[1]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: "كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا" کا مطلب ہے کہ ہم میں سے مومن بھی ہیں اور کافر بھی۔[2]

ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یعنی ہم مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں، ہم میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، اہل سنت بھی ہیں اور اہل بدعت بھی۔"[3]

کیا مومن جن جنت میں جائیں گے؟

علماء کرام کا اس بات پر تو اتفاق ہے کہ کافر جن جہنم میں جائیں گے لیکن کیا مومن جن جنت میں جائیں گے یا نہیں، اس پر علماء نے اختلاف کیا ہے۔ اکثریت کا قول یہ ہے کہ مومن جن جنت میں داخل کیے جائیں گے جبکہ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ مومن جن اصحاب اعراف ہیں۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حق یہ ہے کہ مومن جن مومن انسانوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گے اور یہی ہمارے اسلاف کی رائے ہے۔ انہوں نے اس رائے پر بطور دلیل یہ آیت پیش کی ہے:

"لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ"

ترجمہ "ان حوروں سے کوئی انسان یا جن اس سے قبل نہیں ملا۔"

---

1. سورہ جن: آیت (11)
2. تفسیر ابن کثیر (430/4) سورہ جن: آیت (11)
3. رسالۃ الجن (27)

اس استدلال سے بھی زیادہ بہتر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ"

ترجمہ "اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا' دو دو جنتیں ہیں۔ پس اپنے پروردگار کی نعمتوں میں سے کس کس کو تم جھوٹا جانتے ہو۔"

اس آیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ جن وانس دونوں پر اپنے احسان کا اظہار فرما رہے ہیں اور نیکوکار کے لیے جنت کا وعدہ کر رہے ہیں۔ جنوں نے جب یہ آیت سنی تو انہوں نے انسانوں سے زیادہ بلیغ انداز میں اس کا جواب دیا۔ کہنے لگے:

"وَلَا بِشَيْءٍ مِّنْ آلَائِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ"

ترجمہ "اے ہمارے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے' تیرے لیے ہی تمام تعریف ہے۔"

ظاہر ہے اللہ تعالیٰ صرف اور صرف انہیں جنت میں داخل کرنے کا ذکر فرما رہے ہیں ورنہ احسان جتلانا بے محل ہو جاتا ہے۔[1]

علامہ ابن کثیر نے جنات کا جو قول نقل کیا ہے' یہ دراصل ایک صحیح حدیث میں مذکور ہے جسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی شریف میں ہے:

"عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ: مَالِيَ اَرَاكُمْ سُكُوْتًا، لَلْجِنُّ كَانُوْا اَحْسَنَ مِنْكُمْ رَدًّا، مَاقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ مَرَّةٍ "فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" اِلَّاقَالُوْا: "وَلَابِشَيْءٍ مِنْ آلَائِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ"

ترجمہ "حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سورہ رحمٰن کی تلاوت کی اور مکمل سورت پڑھ کر فرمایا: تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میں دیکھتا ہوں کہ تم چپ چاپ بیٹھے ہوئے ہو۔ تم سے تو جنات زیادہ

[1] تفسیر ابن کثیر (171/4)

بہتر طریقے سے جواب دے رہے تھے' میں جونہی یہ آیت تلاوت کرتا "فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تو وہ کہتے: اے ہمارے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے' تیرے لیے ہی سب تعریف ہے۔"[1]

جن اور شیطان میں فرق

جنات کی تعریف تو گزر چکی ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جنات اور شیاطین میں کیا فرق ہے۔ جنات دراصل ایک مخلوق ہیں۔ ان میں مسلمان بھی ہیں کافر بھی' نیز مسلمانوں میں بھی نیک بھی ہیں اور بدکار بھی وہ جنات جو مسلمان نہیں ہیں انہیں شیاطین کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ شیطانوں کی اصل جنات سے ہے اور وہ شیطان جو حضرت آدمؑ کے وقت سے ہے' جس نے حضرت آدمؑ اور حضرت حواء علیہ السلام کو بہکایا تھا اس کا نام ابلیس ہے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کی مہلت دی تھی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قَالَ اَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِيْنَ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ"

ترجمہ "ابلیس بولا: مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ نے فرمایا: تجھے مہلت ہے بولا: اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا' آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا فرمایا: نکل جا یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا' یقین رکھ کہ ان میں سے جو بھی تیری پیروی کریں گے' تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔"[2]

ایک غلط فہمی ہے جو اکثر لوگوں میں پائی جاتی ہے وہ یہ کہ حضرت آدمؑ حضرت حواء کے اصرار پر اس

[1] ترمذی شریف (73/5) نیز ابن جریر نے اسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے جبکہ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ملاحظہ ہو: صحیح الجامع (31/5) 'نمبر (5014)۔

[2] سورہ اعراف: آیت (14-18)

درخت کے قریب گئے اور اس کا پھل کھایا لیکن از روئے قرآن یہ بات بالکل غلط ہے۔ اصل بات یہ تھی کہ شیطان نے حضرت آدم اور حضرت حواء دونوں کو بہکایا تھا اور دونوں اس کے دھوکے میں آ گئے تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ"

ترجمہ "اور اے آدمؑ! تو اور تیری بیوی دونوں اس جنت میں رہو، جہاں جس چیز کو تمہارا جی چاہے کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نہ پھٹکنا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے ان کو بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے ظاہر کر دے۔ اس نے ان سے کہا: تمہارے رب نے جو تم دونوں کو اس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ کہیں تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے اور اس نے قسم کھا کر ان دونوں سے کہا کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ اس طرح دھوکا دے کر وہ ان دونوں کو رفتہ رفتہ اپنے ڈھب پر لے آیا۔ آخر کار جب انہوں نے اس درخت کا مزہ چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور وہ اپنے جسموں کو جنت کے پتوں سے ڈھانپنے لگے۔ تب ان کے رب نے ان دونوں کو پکارا: کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہ روکا تھا اور نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟ دونوں بول اٹھے: اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے اوپر ستم کیا، اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔"[1]

[1] سورہ الاعراف: آیت: (19-23)

کیا حضور اکرم ﷺ سے پہلے جنوں میں انبیاء گزرے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں علمائے کرام میں اختلاف پایا گیا ہے۔ علماء کی اکثریت تو اس بات کی قائل ہے کہ جنات میں سے کبھی بھی کوئی رسول مبعوث نہیں کیا گیا، رسول صرف اور صرف انسانوں میں سے بھیجے گئے۔ یہ رائے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے۔ دوسری طرف علماء کا ایک اور گروہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ جنات میں بھی انبیاء گزرے ہیں۔ ان میں حضرت ضحاک ہیں، ان سے جب یہی سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

"يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا"

ترجمہ "اے جنات اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم میں سے پیغمبر نہیں آئے جو تم سے میرے احکام بیان کرتے اور تم کو اس آج کے دن کی ملاقات سے خبردار کرتے تھے؟"[1]

امام ابن حزم اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت محمد ﷺ سے پہلے انسانوں میں سے کوئی نبی جنوں کی طرف نہیں بھیجا گیا۔ البتہ آپ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ جنات کی طرف جنوں میں سے ہی نبی بھیجے گئے۔ آپ کی دلیل یہ ہے کہ جنات ایک علیحدہ قوم ہیں اور انسان علیحدہ اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

"وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً"

ترجمہ "مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا۔"[2]

علماء کی اکثریت مذکورہ آیت کی تاویل کرتی ہے کہ انسانوں کی طرف جو رسول بھیجے گئے وہ تو انسان تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے، جنوں کی طرف جن رسولوں کا ذکر ہے وہ رسول اللہ کی طرف سے نہیں تھے بلکہ یہاں رسول کا لغوی معنی یعنی ایلچی مراد ہے یعنی وہ جنات جنہوں نے انسان رسول کا وعظ یا کلام سنا اور پھر اپنی قوم کی طرف جا کر ان تک پیغام پہنچایا اور تبلیغ کی۔

[1] سورہ انعام: آیت: (130)

[2] صحیح بخاری شریف، کتاب التیمم، حدیث نمبر (1)

حضور اکرم ﷺ تمام جنوں اور انسانوں کے لیے یکساں نبی اور رسول ہیں

تمام علماء اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور اکرم ﷺ جن وانس دونوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ"

ترجمہ "ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"[1]

اور ظاہر ہے کہ تمام جہانوں میں جنات بھی شامل ہیں۔

کیا کسی جن کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

علامہ بدر الدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف "آکام المرجان فی احکام الجان" میں لکھتے ہیں:

"ابن ابی صیرفی حرانی حنبلی اپنی کتاب "فوائد" میں اپنے شیخ ابوالبقاء عکبری حنبلی سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے یہ سوال کیا گیا: کیا کسی جن کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے؟ آپ نے جواب دیا: جی ہاں: کیونکہ جنات مکلف ہیں اور نبی اکرم ﷺ ان کی طرف بھیجے گئے ہیں" واللہ اعلم۔[2]

نماز میں جنات کی امامت کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ ﷺ کے پاس کچھ اور صحابہ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے اچانک فرمایا:

"لِيَقُمْ مِنْكُمْ مَعِيْ رَجُلَانِ وَلَا يَقُوْمَنَّ مَعِيْ رَجُلٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْغِشِّ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ قَالَ: فَقُمْتُ مَعَهٗ وَاَخَذْتُ اِدَاوَةً وَلَا اَحْسَبُهَا اِلَّا مَاءً فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِأَعْلٰى مَكَّةَ رَاَيْتُ اَسْوِدَةً مُجْتَمِعَةً قَالَ: فَخَطَّ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ: قُمْ هٰهُنَا حَتّٰى آتِيَكَ قَالَ: فَقُمْتُ وَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[1] سورہ انبیاء: آیت: (107)

[2] آکام المرجان فی احکام الجان، از علامہ بدر الدین شبلی، صفحہ نمبر 93۔

اِلَيْهِمْ فَرَاَيْتُهُمْ يَثُوْرُوْنَ اِلَيْهِ قَالَ: فَسَمَرَ مَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا طَوِيْلًا حَتّٰى جَاءَنِيْ مَعَ الْفَجْرِ فَقَالَ: مَا زِلْتَ قَائِمًا يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ؟ قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَوَلَمْ تَقُلْ: قُمْ حَتّٰى آتِيَكَ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِيْ: هَلْ مَعَكَ مِنْ وَضُوْءٍ؟ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ، فَفَتَحْتُ الْاِدَاوَةَ فَاِذَا هُوَ نَبِيْذٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَمَرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ، ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّأَ مِنْهَا: فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّيْ اَدْرَكَهٗ شَخْصَانِ مِنْهُمْ فَقَالَا لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُحِبُّ اَنْ تَؤُمَّنَا فِيْ صَلَاتِنَا، قَالَ: فَصَفَّهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ ثُمَّ صَلّٰى بِنَا ثُمَّ انْصَرَفَ — قُلْتُ لَهٗ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ جِنُّ نَصِيْبِيْنَ جَاءُوْنِيْ يَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ فِيْ اُمُوْرٍ كَانَتْ بَيْنَهُمْ وَقَدْ سَاَلُوْنِي الزَّادَ فَزَوَّدْتُهُمْ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَهَلْ هُنَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ تُزَوِّدُهُمْ بِهٖ؟ قَالَ: فَزَوَّدْتُهُمُ الرَّجْعَةَ وَمَا وَجَدُوْا مِنْ رَوْثٍ وَجَدُوْهُ شَعِيْرًا وَمَا وَجَدُوْا مِنْ عَظْمٍ وَجَدُوْهُ كَاسِيًا قَالَ: وَعِنْدَ ذٰلِكَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسْتَطَابَ بِالرَّوْثِ وَالْعَظْمِ"

ترجمہ "تم میں سے دو آدمی اٹھیں اور میرے ساتھ چلیں لیکن میرے ساتھ وہ شخص نہ چلے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی دھوکہ ہو" کہتے ہیں: میں آپ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک لوٹا بھی لے لیا میرے خیال میں یہ تھا کہ اس میں پانی ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم مکہ کے بلند ترین مقام پر پہنچے تو میں نے ایک ہجوم دیکھا' کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا: جب تک میں واپس نہ آ جاؤں یہیں ٹھہرے رہو" کہتے ہیں: میں وہیں کھڑا رہا اور رسول اللہ ﷺ ان کی طرف چل دیئے میں نے دیکھا کہ وہ سب آپ ﷺ کے گرد تیزی سے جمع ہو گئے کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ رات گئے تک باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب میرے پاس تشریف لائے تو فجر کا وقت ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابن مسعود تم ابھی تک کھڑے ہوئے ہو؟" کہتے ہیں: میں

نے کہا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا جب تک میں واپس نہ آ جاؤں یہیں ٹھہرے رہو؟ کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: ''کیا تمہارے پاس وضو کے لیے پانی ہے؟'' کہتے ہیں: میں نے کہا: جی ہاں! میں نے لوٹے کا منہ کھولا تو اس میں نبیذ تھی' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک اچھا پھل اور پاک کرنے والا پانی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے وضو کرو'' پھر جب آپ ﷺ نماز شروع کرنے لگے تو ان میں سے دو شخص آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ نماز میں ہماری امامت فرمائیں۔ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے انہیں بھی اپنے پیچھے صف میں کھڑا کیا اور ہماری امامت کی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ کون تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نصیبین کے جن تھے' میرے پاس اپنے جھگڑے نبٹانے آئے تھے' مجھ سے انہوں نے خوراک طلب کی جو میں نے انہیں دے دی' کہتے ہیں میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ: کیا کوئی ایسی شے بھی ہے جو آپ ﷺ انہیں بطور خوراک دے سکیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے انہیں گوبر بطور خوراک دیا ہے' لہٰذا ہر گوبر کا ٹکڑا جو انہیں ملے گا اسے یہ لوگ جو کی صورت میں پائیں گے اور ہر ہڈی جو انہیں ملے گی اسے یہ لوگ گوشت سے بھری ہوئی پائیں گے'' کہتے ہیں: پھر اس وقت آپ ﷺ نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرما دیا۔''[1]

قیامت کے دن جنوں کا مؤذن کے حق میں گواہی دینا

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

''اِنِّیْ اَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ وَبَادِیَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ''

ترجمہ ''میرے خیال میں تم بھیڑ بکریوں اور دیہات کو پسند کرتے ہو جب تم اپنے دیہات میں' اپنی بھیڑ بکریوں میں ہوتے ہو اور نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو اپنی آواز بلند رکھو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اس جگہ تک کوئی جن یا انسان یا کوئی بھی چیز اس کی آواز سنتی ہے' یہ سب قیامت کے دن مؤذن کے حق میں گواہی دیں گے۔''[2]

---

1. مسند امام احمد بن حنبل' جلد 1' صفحہ: (459)
2. صحیح بخاری (فتح الباری: (343/6) سنن نسائی (12/2) اور سنن ابن ماجہ (239/1))

قرین کیا چیز ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ ایک جن رکھا ہوا ہے جو اسے بُرائی پر اکساتا ہے۔ اسی طرح ایک فرشتہ بھی مامور ہے جو اسے اچھائی کا حکم دیتا ہے' انہیں قرین کہتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:

''اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلَةً قَالَتْ: فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَآنِیْ فَقَالَ: أَغِرْتِ؟ أَخَذَكِ شَيْطَانُكِ- قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَعِیْ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ- قُلْتُ: وَمَعَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّ رَبِّیْ اَعَانَنِیْ حَتّٰى أَسْلَمَ''

ترجمہ ''کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ آپ کے ہاں سے باہر گئے، فرماتی ہیں: مجھے آپ ﷺ پر بہت غیرت آئی، آپ ﷺ تشریف لائے اور مجھے دیکھ کر فرمانے لگے: ''تمہیں تمہارے شیطان نے آلیا ہے'' میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا میرے ساتھ کوئی شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں اور ہر انسان کے ساتھ ہے۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ: کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں لیکن میرے رب نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔''[1]

ایک اور روایت میں مزید یہ الفاظ بھی ہیں:

''فَلَا يَأْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَيْرٍ''

ترجمہ ''وہ مجھے صرف بھلائی کا حکم دیتا ہے۔''[2]

ڈاکٹر عمر سلیمان اشقر اپنی کتاب عالم الجن والشیاطین میں لکھتے ہیں: ''ممکن ہے کہ کوئی مسلمان اپنے نیک اعمال کے ذریعے اپنے قرین جن کو متاثر کر دے اور وہ مسلمان ہو جائے۔''[3] لیکن میرے خیال میں ڈاکٹر اشقر صاحب کی یہ رائے درست نہیں ہے کیونکہ حدیث مبارکہ کے ظاہری مفہوم سے یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ صرف اور صرف حضور اکرم ﷺ کی خصوصیت تھی۔

---

1. صحیح مسلم (شرح امام نووی) (157/17)۔
2. صحیح مسلم (شرح امام نووی) (157/17)۔
3. عالم الجن والشیاطین' از ڈاکٹر عمر سلیمان اشقر' صفحہ نمبر (65)۔

جنات انسانوں سے حسد کرتے ہیں

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نظر دو قسم کی ہوتی ہے' ایک انسانوں کی طرف سے اور دوسری جنوں کی طرف سے اور اس نظر کے لگنے کی وجہ حسد ہوتی ہے۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا کہ اس کے چہرے پر جنات کی طرف سے نظر لگنے کے آثار تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ"

ترجمہ "اس پر دم کرو کیونکہ اُسے نظر لگی ہوئی ہے۔"[1]

جنات کب باہر نکلتے ہیں؟

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ- أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَخَمِّرُوْا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضُوْا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ"

ترجمہ "جب رات شروع ہو یا شام کے وقت' تم اپنے بچوں کو گھروں کے اندر رکھو باہر مت جانے دو کیونکہ شیاطین اس وقت پھیل جاتے ہیں۔ جب رات کا ایک پہر گزر جائے پھر بے شک انہیں جانے دو اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کرو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ اسی طرح اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو' اگر ڈھکن نہ ملے تو کوئی چیز بھی ان کے اوپر ترچھی رکھ دو' اور اپنے چراغ گل کر دو۔"[2]

[1] صحیح بخاری (فتح الباری:199/10)' صحیح مسلم (شرح امام نووی:185/14)۔
[2] صحیح بخاری (فتح الباری:88/10)' صحیح مسلم (شرح امام نووی:185/13)۔

جن کا انسانی جسم میں داخل ہونا

جنات کا انسانی جسم میں داخل ہونا قرآن' حدیث اور عقل سلیم سے ثابت ہے۔

۱۔ قرآن کریم سے ثبوت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبَا لَا يَقُوْمُوْنَ إِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ"

ترجمہ "جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔"[1]

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "اس آیت میں ان لوگوں کا قول غلط ثابت ہوتا ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جنات انسانی جسم میں داخل نہیں ہو سکتے۔"[2]

امام طبری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"زمانہ جاہلیت میں سود یوں ہوتا تھا کہ کوئی شخص کسی کو کچھ مال ادھار دیتا' اگر وقت مقررہ تک ادائیگی نہ ہو سکتی تو وہ مدت بڑھا کر واجب الاداء رقم میں بھی بڑھوتری کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو دنیا میں سود کھاتے ہیں' فرمایا ہے کہ قیامت کے روز یہ لوگ قبروں سے ایسے اٹھیں گے جیسے انہیں شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو' یعنی ایسے شخص کی طرح جس پر شیطان کا سایہ ہو اور وہ بہکی بہکی باتیں کرے۔"[3]

۲۔ سنت مطہرہ سے ثبوت

حضرت مطر بن عبدالرحمٰن اعنق فرماتے ہیں: مجھ سے ام ابان بنت وازع نے روایت کی کہ ان کے دادا حضرت زارع' حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک آسیب زدہ بیٹے یا بھانجے کو لے کر حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا ہے اس پر آسیب کا سایہ ہے' آپ ﷺ اس کے لیے دعا

[1] سورہ بقرہ: آیت:(275)۔
[2] تفسیر قرطبی (355/3)۔
[3] تفسیر طبری (101/3)۔

کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے میرے پاس لاؤ" میں گیا اور اس کے بندھن کھولے اس کے سفر والے کپڑے بدل کر نئے کپڑے پہنائے اور اسے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے قریب کرو اور اسے پیٹھ کے بل لٹا دو کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اسے اس کے کپڑوں سے پکڑا اوپر سے بھی اور نیچے سے بھی آپ ﷺ نے اس کی پیٹھ پر مارنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ یہ فرمانے لگے: نکل اے اللہ کے دشمن' نکل اے اللہ کے دشمن' وہ لڑکا بالکل ٹھیک ٹھاک شخص کی طرح دیکھنے لگا' اس طرح وہ پہلے نہیں دیکھتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے سامنے بٹھایا اس کے لیے دعا کی اور اس کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا' آپ ﷺ کی اس دعاء کے بعد اس وفد میں ہر شخص اس لڑکے کو اپنے سے بہتر سمجھنے لگا۔[1]

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان یا جن انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان "نکل اے اللہ کے دشمن" اس بات کی دلیل ہے کہ جن اس بچے کے اندر موجود تھا۔

حضرت یعلیٰ بن مرہؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین چیزیں دیکھیں جنہیں مجھ سے قبل کسی نے نہیں دیکھا تھا اور میرے بعد بھی کوئی نہ دیکھے گا۔ ہم ایک سفر میں تھے۔ راستے میں ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ اس کا بچہ تھا۔ اس عورت نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ بچہ ایک مصیبت میں مبتلا ہے۔ دن میں پتہ نہیں کتنی دفعہ اسے دورے پڑتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے قریب کرو۔ اس عورت نے بچے کو اٹھا کر آپ ﷺ کے قریب کیا اور اسے آپ ﷺ اور سواری کے درمیان رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے اس بچے کا منہ کھولا اور تین دفعہ اس میں پھونک ماری اور فرمایا: "بِسْمِ اللّٰہِ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اِخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰہِ" (اللہ کے نام سے' میں اللہ کا بندہ ہوں' اے اللہ کے دشمن یہاں سے دفع ہو جا)۔ پھر آپ ﷺ نے بچہ اس عورت کو دیا اور فرمایا کہ واپسی پر ہم سے یہیں ملنا اور بچے کا حال بتانا' کہتے ہیں کہ ہم گئے اور پھر جب واپس لوٹے تو وہ وہیں بیٹھی تھی اور اس کے ساتھ تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارے بچے کا کیا حال ہے؟ اس عورت نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' ابھی تک ہمیں اس سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی' اور آپ ﷺ یہ بکریاں قبول فرمائیں' آپ ﷺ نے فرمایا اترو' ان میں سے ایک بکری لے لو اور باقی واپس کر دو۔[2]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس

---

1. مجمع الزوائد (3/9)۔
2. مجمع الزوائد (4/9)۔

لائی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ اس پر آسیب کا سایہ ہے۔ وہ اس پر اس وقت حملہ کرتا ہے جب ہم کھانا کھانے کے لیے بیٹھتے ہیں اور ہمارا کھانا خراب کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس بچے کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔ فوراً ہی اس بچے نے قے کر دی اور اس کے منہ سے ایک چھوٹا سا کالے کتے کے بچے کی طرح کا جانور نکلا اور بھاگ گیا۔[1]

حضرت عطاء بن ابورباح فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا: کیا میں تمہیں جنت کی ایک عورت دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپؓ نے کہا: یہ سیاہ فام عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: مجھے دورہ پڑتا ہے اور بیہوشی کے عالم میں میں بے پردہ ہو جاتی ہوں' آپ ﷺ میرے لیے دعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَکِ"

ترجمہ "تمہاری مرضی ہے' اگر تم صبر کرو تو تمہارے لیے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں تمہارے لیے اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ وہ تمہیں ٹھیک کر دے۔" اس عورت نے کہا: میں صبر کروں گی۔ پھر اس نے عرض کی کہ میں بے پردہ ہو جاتی ہوں' آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں کہ میں بے پردہ نہ ہوں' چنانچہ آپ ﷺ نے اس عورت کے لیے دعا فرمائی۔[2]

حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ام زفر (اس عورت کا نام ہے) کو دورے پڑنے کی وجہ جن کا سایہ تھا' کوئی ذہنی مرض نہیں تھا۔[3]

حضور اکرم ﷺ نے ایک صحابی کے جسم سے جن کیسے نکالا؟

حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف کا گورنر بنایا تو اس کے بعد مجھے یوں لگتا تھا کہ میری نماز کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آ جاتی ہے' یہاں تک کہ مجھے یہ پتہ بھی نہ چلتا تھا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں' جب میں نے یہ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: "ابوالعاص کے بیٹے؟" میں نے کہا: جی ہاں اے اللہ کے

---

1. مجمع الزوائد (2/9)۔
2. متفق علیہ: صحیح بخاری: (114/6 فتح الباری)' صحیح مسلم (131/16 شرح امام نووی)
3. فتح الباری: (115/10)

رسول، آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہیں کیا چیز یہاں لائی ہے؟" میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میری نماز کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آجاتی تھی اور مجھے پتہ نہیں چلتا تھا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ شیطان ہے، اسے میرے قریب کرو" میں آپ ﷺ کے قریب ہوگیا اور اپنے دونوں پاؤں کے بل بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے میرے سینے پر مارا اور میرے منہ میں تھوکا اور فرمایا: "اے اللہ کے دشمن، باہر نکل" آپ ﷺ نے یہ عمل تین دفعہ کیا اور پھر مجھ سے فرمایا: "جاؤ، اپنی گورنری سنبھالو۔" عثمان کہتے ہیں: خدا کی قسم اس کے بعد وہ کبھی میرے سامنے نہیں آیا۔[1]

جن، انسانی جسم میں کیوں داخل ہوتے ہیں؟

جنات کے انسانوں پر حملہ آور ہونے کی کچھ وجوہات ہیں۔ میں ان کا اختصار کے ساتھ ذکر کروں گا۔ یہ تین وجوہات ہوتی ہیں۔

۱۔ کسی جن کا کسی انسان عورت پر عاشق ہوجانا یا کسی جن عورت کا کسی انسان مرد پر عاشق ہوجانا۔

۲۔ کسی انسان کا کسی جن پر زیادتی کرنا جیسے اس پر گرم پانی پھینکنا یا اس پر گر پڑنا وغیرہ۔

۳۔ کسی جن کا کسی انسان پر زیادتی کرنا یعنی بلاوجہ اس پر حملہ آور ہونا لیکن اسے اس حملے کا موقع صرف ان چار حالتوں میں ہوتا ہے۔

i- اگر انسان بہت غصہ کی حالت میں ہو۔

ii- اگر انسان بہت خوف کی حالت میں ہو۔

iii- اگر انسان شہوت پرستی میں مبتلا ہو۔

iv- اگر انسان شدید غفلت کی حالت میں ہو۔

جن، انسانی جسم میں کیسے داخل ہوتا ہے؟ اور انسانی جسم کے اندر اپنا مرکز کہاں بناتا ہے؟

جن دراصل ہوا کی مانند ہوتے ہیں جبکہ انسانی جسم میں مسام کی شکل میں لاکھوں سوراخ ہوتے ہیں۔ لہٰذا کہیں سے بھی داخل ہوسکتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ"

ترجمہ "اور جن کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا۔"[2]

---

[1] سنن ابن ماجہ: (1175/27)۔

[2] سورہ رحمٰن: آیت: (15)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: آگ کی لپٹ دراصل گرم ہوا کو کہتے ہیں جو آگ سے خارج ہورہی ہوتی ہے۔

جونہی کوئی جن انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے فوراً دماغ کا رخ کرتا ہے اور دماغ کو ہی اپنا مرکز بناتا ہے اور اس طرح دماغ میں بیٹھ کر وہ انسانی جسم کے تمام اعضاء پر کنٹرول کرلیتا ہے۔

انسان کے آسیب زدہ ہونے کی علامات

آسیب زدہ ہونا ایک مرض ہے اور دیگر امراض کی طرح اس کی بھی علامات ہیں۔ ان علامات کو ہم دو قسموں میں بیان کرسکتے ہیں۔ ایک نیند کے دوران اور دوسری جاگتے ہوئے۔

نیند کے دوران علامات مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ بے خوابی: یعنی انسان سونہ سکے اور بہت طویل آرام کے بعد بھی نیند نہ آئے۔

۲۔ پریشانی: یعنی رات میں بار بار نیند سے بیدار ہوجانا۔

۳۔ نیند میں ڈرنا: یعنی نیند میں کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے تنگ کرتی ہو، وہ مدد کے لیے پکارنا چاہے اور نہ پکار سکے۔

۴۔ ڈراؤنے خواب۔

۵۔ نیند میں جانوروں کو دیکھنا جیسے بلی، چوہا، کتا، اونٹ، سانپ، شیر اور لومڑ۔

۶۔ نیند میں دانت بجانا۔

۷۔ نیند میں آہیں بھرنا۔

۸۔ سوتے میں لاشعوری طور پر کھڑے ہوجانا اور چلنا پھرنا۔

۹۔ نیند میں یہ محسوس کرنا جیسے وہ کسی اونچی جگہ سے گر جائے گا۔

۱۰۔ نیند میں ہنسنا، رونا یا چیخ مارنا۔

۱۱۔ نیند میں اپنے آپ کو کسی قبرستان میں یا گند کے ڈھیر میں یا کسی ویران رستے پر دیکھنا۔

۱۲۔ عجیب وغریب شکلوں کے لوگوں کے دیکھنا جیسے، بہت لمبے یا بہت پست قامت یا کالے رنگ کے لوگ۔

۱۳۔ نیند میں خوفناک سائے دیکھنا۔

جاگنے کے دوران کی علامات مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ مسلسل سردرد: لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ یہ درد آنکھوں، کانوں، ناک، دانتوں، گلا یا معدہ کی

بیماری کی وجہ سے نہ ہو۔

۲۔ روکنا: یعنی کوئی چیز اللہ کے ذکر، نماز یا دیگر نیک کاموں سے روکے۔

۳۔ بھاگنا: یعنی ذہن کا کام سے۔

۴۔ سستی، کاہلی اور خمول۔

۵۔ دورہ پڑنا: یعنی اعصاب کا تشنج کا شکار ہونا، پٹھوں کا اکڑ جانا۔

۶۔ کسی عضو میں ایسا درد کہ ڈاکٹر اس کے علاج سے عاجز آ جائیں۔

آسیب زدگی کی قسمیں

۱۔ مکمل آسیب زدگی: اس میں جن، انسان کے مکمل جسم پر حملہ آور ہوتا ہے۔

۲۔ جزوی آسیب زدگی: اس میں جن، انسان کے کسی ایک عضو پر حملہ آور ہوتا ہے جیسے بازو، ٹانگ یا زبان۔

۳۔ مسلسل آسیب زدگی: اس میں جن، انسانی جسم میں ایک طویل مدت کے لیے رہتا ہے۔

۴۔ مختصر آسیب زدگی: اس میں جن، انسانی جسم میں بہت مختصر وقت کے لیے رہتا ہے۔

معالج کی صفات

ہر شخص آسیب زدگی کا علاج نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جو شخص اس مرض کا علاج کرتا ہے اس میں مندرجہ ذیل صفات کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

۱۔ معالج کا عقیدہ ہمارے سلف صالحین کے عقیدے کے مطابق درست ہونا چاہیے یعنی معالج ہر قسم کے شرکیہ اعمال سے بچا ہوا ہو۔

۲۔ معالج کو اپنے قول و عمل میں عقیدہ توحید پر سختی سے کاربند ہونا چاہیے۔

۳۔ معالج اس بات پر کامل یقین رکھتا ہو کہ اللہ کا کلام جنوں اور شیطانوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

۴۔ معالج کے لیے ضروری ہے کہ وہ جنات اور شیطانوں کے احوال سے باخبر ہو۔

۵۔ معالج، جنات کے بہانوں سے باخبر ہو۔

۶۔ معالج کے لیے بہتر ہے کہ وہ شادی شدہ ہو۔

۷۔ حرام چیزوں سے بچتا ہو کیونکہ ان چیزوں کی بدولت جنات انسانوں پر غلبہ پا لیتے ہیں۔

۸۔ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہو کیونکہ ان کاموں کی بدولت جنات اس کے سامنے ہار مان لیتے ہیں۔

۹۔ معالج کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے کیونکہ اللہ کا ذکر ہی شیطان مردود کے حملوں سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ اس ذکر کی معرفت تب ہی ہو سکتی ہے اگر انسان ان اذکار کا بغور مطالعہ کرے، جو حضور اکرم ﷺ صبح و شام کرتے تھے اور اپنے صحابہ کرام کو بھی تلقین فرماتے۔ جیسے گھر سے نکلتے وقت کا ذکر، گھر میں داخل ہوتے وقت کا ذکر، مسجد میں داخل ہونے کا ذکر، مسجد سے نکلتے وقت کا ذکر، مرغ کے چیخنے کی آواز سن کر ذکر، گدھے کے ہنکارنے کی آواز سن کر ذکر، چاند دیکھ کر ذکر یا سواری پر بیٹھ کر ذکر کرنا وغیرہ ہے۔

۱۰۔ معالج کو چاہیے کہ وہ خلوص نیت سے علاج کرے۔

۱۱۔ معالج کو چاہیے کہ وہ ان جملہ حفاظتی اقدامات کو پیش نظر رکھے جن کا ذکر میں نے اگلے باب میں تفصیلاً کیا ہے اور جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے جتنا قریب ہوگا، شیطان مردود سے اتنا ہی دور ہوگا بلکہ شیطان پر اس کا غلبہ ہوگا۔ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ اگر آپ اپنے نفس پر اور اپنے شیطان پر حاوی ہیں تو آپ کے لیے یہ بات آسان ہوگی کہ آپ دوسرے شیطانوں پر بھی حاوی ہوں لیکن اگر آپ اپنے ہی نفس سے اور اپنے ہی قرین سے ہار جاتے ہیں تو پھر دوسرے جنات سے مقابلہ نہ صرف مشکل ہوگا بلکہ ناممکن۔

طریقہ علاج

علاج کے تین مرحلے ہوں گے۔

پہلا مرحلہ: علاج سے پہلے کا مرحلہ

اس مرحلہ پر بطور حفظ ماتقدم مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر کرنا پڑیں گی:

۱۔ گھر سے تمام تصویریں (زندہ چیزوں کی) نکال دیں تاکہ فرشتوں کا گھر میں داخلہ ممکن ہو سکے۔

۲۔ مریض کے جسم سے ہر قسم کے تعویذ وغیرہ اتروالیں اور انہیں جلادیں۔

۳۔ علاج کی جگہ پر کسی قسم کے گانے بجانے یا موسیقی کی آواز نہیں آنی چاہیے۔

۴۔ علاج کی جگہ پر کسی قسم کی بھی خلاف شریعت بات یا کام نہیں ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر مردوں کا سونے کی کوئی چیز پہننا یا عورتوں کا بے پردہ آنا۔

۵۔ مریض اور اس کے اہل خانہ کو عقیدہ توحید پر ایک مختصر درس دیں تاکہ ان کے دلوں سے غیر اللہ کی عظمت نکل جائے اور صرف اللہ کی عظمت باقی رہے۔

٦۔ آپ مریض اور اس کے اہل خانہ کے سامنے اپنا شرعی طریقہ بیان کریں اور ساتھ ہی جادوگروں کا طریقہ بھی واضح کریں اور انہیں سمجھائیں کہ قرآن مجید میں شفا اور رحمت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے۔

٧۔ مریض کی حالت کا تعین: یہ کام چند سوالات کے ذریعے ہو سکے گا جو آپ مریض سے کریں گے تا کہ آپ یقین کے ساتھ ان علامات (Simptems) تک پہنچ سکیں جن کی بدولت مرض تک رسائی آسان ہو۔ مثال کے طور پر:

(ا) کیا تم خواب میں جانور دیکھتے ہو؟ کتنے جانور دیکھتے ہو؟ کیا ہر دفعہ ایک ہی قسم کے جانور ہوتے ہیں؟

(ب) کیا تم خواب میں دیکھتے ہو کہ کوئی جانور تمہارا پیچھا کر رہا تھا؟

(ج) کیا تم ڈراؤنے خواب دیکھتے ہو؟

(د) کیا تم دیکھتے ہو کہ تم کسی اونچی جگہ سے گرنے لگے ہو؟

(ھ) کیا تم دیکھتے ہو کہ تم کسی ویران اور وحشت زدہ رستے پر چل رہے ہو؟

اسی طرح آپ مریض سے تمام مذکورہ علامات خواہ نیند سے متعلق ہوں یا جاگنے سے' کے بارے میں پوچھیں' اس سے آپ کو صحیح صورت تک پہنچنے میں مدد ملے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو پتہ چل جائے کہ جنات کی تعداد کتنی ہے؟ کس قوم سے ان کا تعلق ہے' مثلاً اگر مریض خواب میں دو عدد سانپوں کو دیکھتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ دو عدد جن اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں یا فرض کریں اگر مریض دیکھتا ہے کہ ایک شخص جس نے صلیب پہنا ہوا ہے اس کا پیچھا کر رہا ہے تو اس سے اندازہ ہوگا کہ جن کا تعلق عیسائی مذہب سے ہے۔

یہ سب سوالات تب ہوں گے اگر جن' مریض کی زبان سے نہیں بولتا لیکن اگر وہ بات کرتا ہے تو پھر ان سوالات کی ضرورت نہیں کیونکہ اب تو صورت حال واضح ہو چکی۔

٨۔ بہتر ہے کہ علاج شروع کرنے سے پہلے آپ وضو کر لیں اور آپ کے ارد گرد جو شخص بھی موجود ہو اسے بھی وضو کرنے کا حکم دیں۔

٩۔ اگر مریض کوئی خاتون ہے تو آپ اسے باپردہ ہونے کا حکم دیں اور یہ کہ وہ اچھی طرح کوئی چادر اوڑھ لے تا کہ علاج کے دوران بے پردگی کا خطرہ نہ رہے۔ مزید برآں یہ کہ اس کا کوئی محرم ساتھ ہو جیسے والد' بھائی' بیٹا وغیرہ' اور کوئی نامحرم وہاں موجود نہ ہو۔

١٠۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو اس جن کے نکالنے میں کامیاب کرے۔

دوسرا مرحلہ: علاج

اولاً: تلاوت رقیہ شرعیہ (دم)

آپ اپنا ہاتھ مریض کے سر پر رکھیں اور اس کے کان میں یہ آیات "آیاتِ رُقْیہ" قرأت کے ساتھ تلاوت کریں:

١۔ "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ"

ترجمہ "سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بہت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔" (سورہ الفاتحہ: آیت: 1-7)

٢۔ "الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ"

ترجمہ "الم: اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں۔ پرہیزگاروں کو راہ

دکھانے والی ہے۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔" (سورہ البقرہ: آیت: 1-5)

۳۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَبَثَّ فِیْھَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ تم سب کا معبود ایک اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ آسمان اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لیے ہوئے سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو زندہ کر دینا، اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رخ بدلنا اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقل مندوں کے لیے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔" (سورہ البقرہ: آیت: 163-164)

۴۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا وَاللّٰہُ

سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔ دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔ سیدھی راہ ٹیڑھی راہ سے ممتاز اور روشن ہو چکی اس لیے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ خود ہے وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے اور کافروں کے اولیا شیاطین ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ لوگ جہنمی ہیں جو ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے۔" (سورہ البقرہ: آیت: 255-257)

۵۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ رسول مان چکا اس چیز کو جو اس کی طرف

اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی مان چکے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔ انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لیے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔ اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا' اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر' تو ہی ہمارا مالک ہے۔ ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔" (سورہ البقرہ: آیت: 285-286)

۶۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ تعالیٰ' فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کے ساتھ دنیا کو قائم رکھنے والا ہے۔ اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین' اسلام ہی ہے اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے۔" (سورہ آل عمران: آیت: 18-19)

۷۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ

الْمُعْتَدِیْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آ لیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لیے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا۔ بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو تذلل ظاہر کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی۔ واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے' بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے نزدیک ہے۔" (سورہ الاعراف: آیت: 54-56)

۸۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بے کار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔ بے شک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔ تو دعا کرتا رہ کہ اے میرے رب تو بخشش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔" (سورہ المومنون: آیت: 156-158)

۹۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا اِنَّ اِلٰـھَکُمْ لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ
وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ
كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ قسم ہے صف باندھنے والے فرشتوں کی پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی۔ یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔ آسمانوں زمینوں اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں اور مشرقوں کا رب وہی ہے۔ ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے بارونق بنا دیا ہے اور ہم نے ہی اس کی نگہبانی کی ہے ہر شریر شیطان سے۔ عالم بالا کے فرشتوں کی باتوں کو سننے کے لیے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے بلکہ چاروں طرف سے ان پر شعلہ باری کی جاتی ہے ان کے ہنکانے کے لیے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہیں۔ ہاں جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو فوراً ہی اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔" (سورہ الصافات: آیت: 1-10)

۱۰۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ
يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ
مُّنْذِرِيْنَ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ
وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ وَمَنْ لَّا
يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور یاد کرو جب کہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا وہ قرآن سن رہے تھے۔ پس جب نبی کے پاس پہنچ گئے تو ایک دوسرے

سے کہنے لگے: خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب تلاوت ختم ہوئی تو وہ اپنی قوم کو آگاہ کرنے کے لیے واپس لوٹ گئے' کہنے لگے: اے ہماری قوم ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہبری کرتی ہے۔ اے ہماری قوم' اللہ کی طرف بلانے والے کا کہا مانو' اس پر ایمان لاؤ' اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا وہ زمین میں کہیں بھاگ کر اللہ کو تھکا نہیں سکتا اور نہ اللہ کے سوا کوئی اور اس کے مددگار ہوں گے۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔" (سورہ الاحقاف: آیت: 29-32)

۱۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اے گروہ جنات وانسان! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو' بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے پھر اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرتے ہو؟ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ پھر اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس نعمت کا تم انکار کرو گے۔" (سورہ الرحمٰن: آیت: 33-36)

۱۲۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ
لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ

الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوفِ الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا' ہم ان مثالوں سے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' چھپے' کھلے کا جاننے والا' بخشنے اور رحم کرنے والا۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' بادشاہ' نہایت پاک' سب عیبوں سے صاف' امن دینے والا' نگہبان' غالب' خود مختار' بڑائی والا' پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا' بنانے والا' صورت کھینچنے والا۔ اسی کے لیے نہایت اچھے نام ہیں۔ ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔" (سورہ الحشر: آیت: 21-24)

۱۳۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهُ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست سمجھاتا ہے۔ ہم تو اس پر

ایمان لا چکے اب ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے اور بے شک ہمارے رب کی بڑی شان بلند ہے نہ اس کی بیوی ہے نہ اولاد۔ یقیناً ہم میں سے بیوقوفوں نے اللہ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگا دی ہیں اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات اللہ پر جھوٹی باتیں لگائیں۔ بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے اور انسانوں نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو نہ بھیجے گا (یا کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا) اور ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے بھرا ہوا پایا' اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے اب جو بھی کان لگاتا ہے وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔" (سورہ الجن: آیت: 1-9)

۱۴۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔" (سورہ الاخلاص: آیت: 1-4)

۱۵۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ"

ترجمہ "شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی برائی سے (بھی) اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔" (سورہ الفلق: آیت: 1-5)

۱۶۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ"

ترجمہ "شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے مالک کی (اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی برائی سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ جن ہو یا انسان۔" (سورہ الناس: آیت: 6-1)

یہ وہ رقیہ شرعیہ (دم) ہے، جس کی تاثیر سے جن یا تو بھاگ جاتا ہے یا حاضر ہو جاتا ہے۔ اگر جن بغیر بولے بھاگ جاتا ہے تو بہت اچھی بات ہے۔ اللہ نے آپ کو اس کے شر سے محفوظ رکھا۔ جن حاضر ہونے کی علامات یہ ہیں کہ مریض کا جسم زور زور سے ہلنے لگے اور جن کے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ ہو کہ وہ آپ سے گفتگو کرے۔ اس حالت میں آپ کی نیت یہ ہونی چاہیے کہ جن بھاگ جائے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے: "لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ" ترجمہ: "دشمن سے مقابلے کی خواہش مت کرو"[1] جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ" ترجمہ: "یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے"[2] یعنی ارادہ یہ ہونا چاہیے کہ یہ دفع ہو جائے لیکن اگر نہیں جاتا تو پھر ڈٹ کر مقابلہ کریں۔

ثانیاً: اگر جن حاضر ہو جاتا ہے تو آپ اسے کیسے پہچانیں گے؟

اسے پہچاننے کی مختلف علامات ہیں مثلاً:

۱۔ مریض کا دونوں آنکھوں کو بند کرنا یا دونوں آنکھوں کا پتھرا جانا اور ایک جگہ ٹھہر جانا یا آنکھوں کا بہت تیزی سے جھپکنا یا دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھنا۔

۲۔ جسم میں شدید کپکپاہٹ یا جسم کے کسی حصے میں ہلکی کپکپاہٹ۔

۳۔ زور سے جسم کو جھاڑنا۔

۴۔ چیخ و پکار۔

۵۔ جن کا واضح طور پر اپنا نام بتانا۔

ثالثاً: اب آپ ان سوالات کے ذریعے جن سے مخاطب ہوں گے

۱۔ تمہارا کیا نام ہے؟ تم کس دین سے تعلق رکھتے ہو؟

[1] صحیح بخاری شریف، کتاب الجہاد (112 156)۔

[2] سورۃ فاطر: آیت نمبر: (6)۔

۲۔ تم اس جسم میں کیوں داخل ہوئے ہو؟ کیا سبب ہے؟

۳۔ کیا تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے یا تم اکیلے ہو؟

۴۔ کیا تم کسی جادوگر کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہو؟

۵۔ اس جسم میں تم کہاں رہتے ہو؟

رابعاً: آپ مسلمان جن سے کیسے نبٹیں گے؟

اگر اس گفتگو سے واضح ہوتا ہے کہ جن مسلمان ہے تو آپ اس کے ساتھ ترغیب و ترہیب کا اسلوب اپنائیں گے اور اس سبب پر بحث کریں گے جسے بنیاد بنا کر جن، جسم میں داخل ہوا تھا۔ اگر سبب انسان کی طرف سے زیادتی ہے تو آپ اسے سمجھائیں گے کہ انسان اسے نہیں دیکھ سکتا لہٰذا زیادتی کا ارادہ ثابت نہیں ہوتا اور اگر کسی شخص سے بغیر نیت و ارادہ کسی دوسرے کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ شخص قابل معافی ہے سزا کا مستحق نہیں۔ اگر سبب جن کی طرف سے عشق میں مبتلا ہونا ہے تو آپ اسے بتائیں گے کہ یہ حرام ہے اور قیامت کے روز عذاب کا باعث بنے گا۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے آپ اسے خوف دلائیں گے۔

اور اگر جسم میں داخل ہونے کا سبب جن کی طرف سے زیادتی ہے تو آپ اسے ظالموں کے انجام سے خوف دلائیں گے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اگر جن آپ کی بات مان لیتا ہے اور نکل جاتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں لیکن نکلنے سے پہلے ایک ضروری کام کرنا ہے۔ آپ اس سے اللہ کے نام پر عہد لیں گے اور یہ عہد وہ آپ کے ساتھ دہرائے گا:

"میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ میں اس جسم سے ابھی نکل جاؤں گا اور آئندہ کبھی واپس نہیں آؤں گا' نہ کسی اور مسلمان کے جسم میں داخل ہوں گا۔ اگر میں اپنا یہ عہد توڑوں تو مجھ پر اللہ' اس کے فرشتوں اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہو۔ اے اللہ: اگر میں سچا ہوں تو میرا نکلنا آسان کر دے اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مومنوں کو مجھ پر غلبہ عطا فرما۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس پر اللہ گواہ ہے۔"

خامساً

اس کے بعد آپ جن سے پوچھیں گے کہ وہ کہاں سے باہر نکلنا چاہتا ہے۔ اگر وہ کہے کہ میں اس کی آنکھ سے یا گلے سے یا پیٹ سے نکلنا چاہتا ہوں تو آپ اسے اجازت مت دیں بلکہ اسے حکم دیں کہ وہ منہ سے' ناک سے یا مریض کے کان سے یا اس کے ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں سے باہر نکلے' نیز اسے یہ

حکم بھی دیں، جب تم جسم سے نکلنے لگو تو السلام علیکم کہہ کر نکلنا۔"

سادساً

جب جن جسم سے نکل جائے تو آپ کو چاہیے کہ مکمل اطمینان کر لیں کہ آیا وہ واقعی نکل گیا ہے یا نہیں کیونکہ جنات میں جھوٹ کی بیماری کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یوں ہوگا کہ آپ ایک دفعہ پھر مذکورہ بالا رقیہ شرعیہ (دم) اسی طرح قرأت و ترتیل کے ساتھ تلاوت کریں۔ اگر مریض پر اس کا اثر ہوتا ہے مثلاً مریض کانپنے لگے یا رعشہ طاری ہو تو اس کا مطلب ہے کہ جن ابھی تک جسم کے اندر موجود ہے۔ اگر مریض پر کوئی اثر نہ ہو تو اس کا مطلب ہوگا کہ جن جا چکا ہے۔

آپ کافر جن سے کیسے نبٹیں گے؟

اولاً: سب سے پہلے آپ اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں گے اور اسلام کے نمایاں پہلو اس کے سامنے واضح کریں گے۔ پھر آپ اسے اسلام قبول کرنے کا حکم دیں گے لیکن یاد رہے کہ اس میں کوئی زبردستی نہیں کرنی کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ" ترجمہ: "دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے"[1] اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو آپ اسے توبہ کرنے کا حکم دیں گے اور اسے سمجھائیں گے کہ توبہ میں درجہ کمال یہ ہے کہ تم اس ظلم سے باز آؤ اور اس جسم سے نکل جاؤ۔

ثانیاً: اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتا تو یہ اس کا نصیب ہے کیونکہ دین میں جبری بھرتی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود آپ اسے باہر نکلنے کا حکم دیں گے۔ اگر وہ باہر نکل جاتا ہے تو فبہا اور اگر وہ اندر رہنے پر اصرار کرتا ہے تو پھر اس کے لیے دوسرا فارمولا ہے: "لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے" لیکن یہاں ایک بات کی بہت زیادہ احتیاط کرنا ہوگی اور وہ یہ ہے کہ آپ کو یقین ہو کہ آپ صرف اور صرف جن کی پٹائی کر رہے ہیں بیچارے مریض کی نہیں کیونکہ جنوں میں ایک ایسی قسم بھی ہے جو پٹائی کے وقت بھاگ جاتے ہیں اور مار دراصل انسان کھا رہا ہوتا ہے اور اسے اس مار کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ لیکن اگر مار جن کھا رہا ہو تو مریض کو احساس نہیں ہوتا۔ یہ یقین اور اطمینان شرعی علم اور عملی تجربہ سے حاصل ہوتا ہے۔ ہاں ایک اور بات کا دھیان رہے کہ مارنا صرف کندھوں، پیٹھ اور اطراف پر ہے۔ منہ پر ہرگز ہرگز نہیں مارنا کیونکہ منہ پر مارنا حرام ہے۔

ثالثاً: ان آیات اور سورتوں کی تلاوت جن سے جنات کو اذیت پہنچتی ہے۔

[1] سورہ البقرہ: آیت: (256)۔

مثلاً آیت الکرسی، سورہ یٰس، سورہ الصافات، سورہ دخان، سورہ جن، سورہ حشر کی آخری چار آیتیں، سورہ ھمزہ اور سورہ اعلیٰ۔ اس کے علاوہ ہر وہ آیت جس میں شیطان، آگ یا عذاب کا ذکر ہے اس کی تلاوت سے جن کو اذیت پہنچتی ہے۔

اگر وہ آپ کی بات مان لیتا ہے تو اسے مزید سزا مت دیں، سزا تلاوت قرآن یا مار دھاڑ دونوں کی شکل میں ہو سکتی ہے بلکہ اس سے اللہ کے نام پر عہد لیں اور اسے باہر نکلنے کا حکم دیں۔

تیسرا مرحلہ: علاج کے بعد کا مرحلہ

یہ ایک بہت نازک مرحلہ ہوتا ہے کیونکہ انسان جسے اللہ نے آپ کے ہاتھ پر شفا دی ہوتی ہے اسے ہر وقت یہ خطرہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں وہ جن دوبارہ اس پر حملہ آور نہ ہو۔ لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ آپ اس شخص کو مندرجہ ذیل باتوں کا حکم دیں اور تاکید کریں۔

۱۔ نماز باجماعت کی حفاظت۔

۲۔ گانے اور موسیقی سننے سے پرہیز۔

۳۔ سونے سے پہلے وضو کرے اور آیت الکرسی پڑھے۔

۴۔ تین دن میں ایک مرتبہ اپنے گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت باترجمہ کرے۔

۵۔ سورۃ ملک کی تلاوت سونے سے پہلے کرے اگر کوئی شخص ان پڑھ ہو تو کسی سے اس کی تلاوت سن لے۔

۶۔ صبح کی نماز کے بعد سورہ یٰس کی تلاوت کرے یا سن لے جیسا کہ نمبر 5 میں مذکور ہے۔

۷۔ نیک اور صالح لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔ بُرے لوگوں سے دور رہے۔

۸۔ اگر مریض خاتون ہے تو آپ اسے شرعی پردہ کا حکم دیں کیونکہ جنات بے پردہ عورت پر زیادہ آسانی سے حملہ آور ہوتے ہیں۔

۹۔ روزانہ دو گھنٹے تک قرآن مجید کی تلاوت سنے (آڈیو کیسٹ سے) یا ایک سپارہ خود تلاوت کرے۔

۱۰۔ نماز فجر کے بعد 100 دفعہ یہ کلمہ پڑھے

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

ترجمہ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہت

اسی کی ہے' تمام تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

۱۱۔ ہر کام سے پہلے "بسم اللہ" کہے۔

۱۲۔ اکیلے سونے سے پرہیز کرے۔

۱۳۔ آخر میں آپ اسے وہ جملہ حفاظتی اقدامات تحریری شکل میں دے دیں گے جن کا تفصیلی ذکر میں نے اگلے باب میں کر دیا ہے۔

پھر ایک ماہ بعد آپ اسے دوبارہ بلائیں گے اور مذکورہ رقیہ شرعیہ اس کے سامنے تلاوت کریں گے۔ اگر جن کا کوئی اثر نہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس شخص کو مندرجہ بالا 13 تعلیمات پر کاربند رہنے کی تاکید کریں تاکہ آئندہ بھی شیطان مردود سے محفوظ رہے۔

معالج کے لیے چند ضروری ہدایات

۱۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ آپ رقیہ شرعیہ پڑھتے ہیں اور مریض پر کپکپاہٹ اور رعشہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے لیکن کوئی جن حاضر نہیں ہوتا' اس صورت میں آپ اس رقیہ شرعیہ کو تین دفعہ دہرائیں۔ اگر جن حاضر نہیں ہوتا تو مریض کو آپ مذکورہ 13 تعلیمات کی پابندی کا کہہ کر رخصت کر دیں اور ایک ماہ بعد دوبارہ بلائیں۔ ایک ماہ بعد مریض کے سامنے پھر یہی رقیہ شرعیہ تلاوت کریں۔ اب جن یا تو جا چکا ہوگا یا موجود ہوگا۔ اگر چلا گیا ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں اور اگر نہیں گیا تو اب تک اس رقیہ شرعیہ اور مذکورہ 13 تعلیمات پر پابندی کی بدولت وہ بہت کمزور ہو چکا ہوگا اور آپ کے سامنے حاضر ہو جائے گا۔

۲۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن حاضر تو ہو جاتا ہے لیکن باہر نکلنے سے انکار کرتا ہے۔ اس صورت میں آپ ان مذکورہ آیات اور سورتوں کی تلاوت کریں گے جو جنات کو اذیت پہنچاتی ہیں۔ اگر اس کے باوجود انکار کرے تو پٹائی کا طریقہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور اگر پھر بھی نہ مانے تو اسے مزید کمزور کرنے کے لیے مریض کو ایک ماہ تک دوبارہ 13 تعلیمات پر لگا دیں۔

۳۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ آپ مریض کے سامنے رقیہ شرعیہ تلاوت کر رہے ہیں اور مریض اونچی آواز سے رو رہا ہے لیکن وہ اپنے حواس خمسہ برقرار رکھے ہوئے ہوتا ہے اور اس کا ذہنی توازن بھی بالکل ٹھیک ہوتا ہے اور اگر آپ اس کے رونے کی وجہ پوچھیں گے تو کہے گا کہ میں اپنے آپ پر قابو نہیں پا رہا۔ یہ حالت آسیب زدگی کی نہیں بلکہ جادو کی ہے۔ اگر آپ مزید یقین حاصل کرنا چاہیں کہ واقعی یہ جادو کی حالت ہے تو آپ مریض کے کان میں مندرجہ ذیل آیات تلاوت کریں۔

۱۔ "فَلَمَّآ أَلْقَوْا قَالَ مُوسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ"

ترجمہ "سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے' یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے۔ اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو حق ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔"[1]

۲۔ "وَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوسٰى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صٰغِرِينَ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِينَ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ رَبِّ مُوسٰى وَهٰرُونَ۔"

ترجمہ "اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ آپ اپنا عصا ڈال دیجئے سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے اور وہ جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے۔ کہنے لگے ہم ایمان لائے رب العالمین پر' جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔"[2]

۳۔ "إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سِحْرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى"

ترجمہ "انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا۔"[3]

یہ تمام آیات آپ سات سات دفعہ مریض کے کان میں تلاوت کریں گے۔ اگر اس کا رونا اور زیادہ ہوتا ہے تو یقین کر لیں کہ یہ واقعی حالت سحر (جادو) ہے۔ انشاء اللہ جادو کی اقسام اور ہر قسم کا علاج ہم متعلقہ باب میں کریں گے۔

---

[1] (سورہ یونس) (آیت 81-82)

[2] (سورہ الاعراف) (آیت 117-122)

[3] (سورہ طٰہٰ) (آیت 69)

۴۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن حاضر ہو کر بہت شور شرابہ کرتا ہے اور آپ کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ بالکل مت ڈریں بلکہ اس کی پٹائی کریں اور اسی پٹائی کے دوران یہ آیت تلاوت کرتے جائیں:

"إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَٰنِ كَانَ ضَعِيفًا"

ترجمہ "یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔"[1]

۵۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ جن آپ کو گالیاں دے گا' آپ ہرگز غصہ مت کیجیے کیونکہ حضور اکرم ﷺ اپنی ذات کے لیے غصہ نہیں فرماتے تھے بلکہ صرف اس وقت آپ ﷺ کو غصہ آتا تھا جب اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کیا جاتا۔

۶۔ بعض دفعہ جن آپ سے یوں کہے گا: "تم ایک نیک آدمی ہو اور میں صرف تمہاری خاطر باہر نکل رہا ہوں" آپ اس سے کہیں: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ تم صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اس جسم سے باہر نکلو۔"

۷۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن مقابلے پر اتر آتا ہے۔ ایسی صورت میں آپ آدھا گلاس پانی لیں' اپنا منہ اس کے قریب کریں اور آیات رقیہ شرعیہ تلاوت کریں' ان آیات کے بعد آپ سورہ یٰس' سورہ الصافات' سورہ دخان اور سورہ جن کی مکمل تلاوت کریں اور یہ پانی مریض کو پلا دیں' اس سے جن کو بہت تکلیف پہنچے گی اور وہ آپ کا حکم مانتے ہوئے باہر نکل جائے گا۔

۸۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ جن کا مذہب اس سے بغیر پوچھے معلوم کر لیں تو آپ ان آیات کی تلاوت کریں گے جن میں اہل کتاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً

"لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ"

ترجمہ "یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ' مسیح ابن مریم ہی ہے۔"[2]

اگر وہ چیخنے لگے تو اس کا مطلب ہوگا کہ وہ جن عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

اسی طرح یہ آیت ہے:

۱ (سورہ نساء)(آیت:76)

۲ سورہ مائدہ: آیت:(72)

"وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ"

ترجمہ "یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں۔ ان لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے۔ خدا کی مار ان پر' یہ کہاں سے دھوکا کھا رہے ہیں۔"[1]

۹۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن سے جب سے آپ عہد لینے لگتے ہیں تو وہ بھاگ جاتا ہے۔ اس صورت میں آپ مریض کے کان میں سورہ رحمٰن کی یہ چار آیات تلاوت کریں گے اور انہیں حسب ضرورت دہرائیں گے۔

"يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ"

ترجمہ "اے گروہ جن وانس" اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ دیکھو' نہیں بھاگ سکتے۔ اس کے لیے بڑا زور چاہیے۔ اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟ (بھاگنے کی کوشش کرو گے تو) تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا جس کا تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کا انکار کرو گے؟"[2]

۱۰۔ بعض دفعہ جن آپ کو اس شبہ میں ڈال دے گا کہ وہ نکل گیا ہے لیکن درحقیقت وہ انسانی جسم میں موجود ہوگا۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ جن خود آپ سے مریض کی زبانی یہ کہے کہ جن جا چکا ہے۔ اس صورت میں آپ اپنا ہاتھ مریض کے سر پر رکھیں' آپ کو ہلکا سا بلکہ بہت خفیف سا رعشہ محسوس

۱ سورہ توبہ: آیت:(30)

۲ سورہ رحمٰن: آیت:(33-36)

ہوگا۔اسی طرح اگر آپ اپنا ہاتھ مریض کے گھٹنے پر رکھیں تب بھی آپ یہی رعشہ محسوس کریں گے۔مزید برآں اگر آپ مریض کی کلائی پر ہاتھ رکھیں تو آپ کو غیر معمولی طور پر نبض چلتی ہوئی محسوس ہوگی۔اس سے آپ کو یقین ہو جانا چاہیے کہ جن ابھی موجود ہے۔

۱۱۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن باہر نکلنے پر تو رضامند ہو جاتا ہے لیکن اپنی کم عمری یا کم تجربے کی وجہ سے نکل نہیں سکتا بلکہ آپ دیکھیں گے کہ وہ خود اس بات کا اعتراف کرے گا اور آپ سے باہر نکلنے میں مدد چاہے گا۔اس صورتِ حال میں آپ سورہ یٰس کی مکمل تلاوت کریں گے اور پھر مریض کے کان میں اذان دیں گے۔

۱۲۔ رقیہ شرعیہ یعنی دم کی تلاوت بہت خشوع وخضوع' بہت خوبصورت قرأت کے ساتھ' احکام تجوید کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اور باآواز بلند ہوگی۔

۱۳۔ بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ جن جسم سے باہر نکلنے کے لیے کچھ شرائط پیش کرتا ہے۔اگر یہ شرائط اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر مشتمل ہوں مثلاً میں اس سے تب باہر نکلوں گا اگر یہ نماز پابندی سے پڑھنے کا وعدہ کرے یا میں اس خاتون سے تب باہر نکلوں گا اگر یہ بے پردگی چھوڑ دے تو اس قسم کی شرائط مان لینا چاہئیں لیکن آپ اس پر یہ بات واضح کر دیں گے کہ یہ شرط تمہاری اطاعت سمجھ کر نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سمجھ کر پوری کی جا رہی ہے۔اگر جن کی شرط کسی گناہ پر مشتمل ہو تو وہ ہرگز قبول نہیں ہوگی بلکہ اس پر جن کی پٹائی کریں۔

۱۴۔ اگر اللہ تعالیٰ' مریض کو جن سے چھٹکارا عطا فرما دیں تو آپ مریض کو اور جو کوئی بھی اس کے ہمراہ ہو اُسے اللہ تعالیٰ کے آگے سجدۂ شکر ادا کرنے کا حکم دیں کہ اللہ نے انہیں اس ظالم سے نجات دی۔آپ خود بھی سجدۂ شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس ظلم کے خاتمے کی توفیق دی۔

۱۵۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں کسی مریض کے جسم سے جن نکال دیتے ہیں تو آپ یوں مت کہیں کہ میں نے جن نکال دیا ہے یا میں نے جن بھگا دیا ہے بلکہ یوں کہیں: اللہ نے جن نکالا ہے یا اللہ نے جن سے چھٹکارا عطا فرمایا ہے۔ایسا کرنے سے آپ غرور کی کیفیت سے بچے رہیں گے کیونکہ غرور شیطان کے چند اہم مداخل میں سے ایک مدخل ہے۔

۱۶۔ جو شخص اپنے آپ کو اس علاج کا اہل سمجھتا ہے اور لوگوں کا قرآن وسنت کے مطابق علاج کرنا چاہتا ہے اُسے میری مخلصانہ اور برادرانہ نصیحت یہ ہے وہ علاج کرنے سے پہلے کم از کم مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ ضرور کرلے:

کتاب	مصنف
۱۔ إغاثة اللهفان	امام ابن قیم
۲۔ تلبیس ابلیس	امام ابن الجوزی
۳۔ الفرقان بین اولیاء الرحمن واولیاء الشیطان	شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمة الله علیه
۴۔ رسالة الجن	امام ابن تیمیہ
۵۔ عالم الجن والشیاطین	ڈاکٹر عمر اشقر
۶۔ آکام المرجان فی غرائب الجان	علامہ بدرالدین شبلی
۷۔ کتاب بدء الخلق' از صحیح بخاری	فتح الباری شرح صحیح البخاری از علامہ ابن حجر عسقلانی
۸۔ کتاب الطب' از صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج
۹۔ کتاب الطب' از سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی
۱۰۔ کتاب الطب' از مجمع الزوائد	امام حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ھیثمی
۱۱۔ کتاب الطب' از سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی
۱۲۔ کتاب الطب النبوی'	علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ

آیات شفا

"یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ"

ترجمہ "لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے۔یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں ان کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔"[1]

"وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا"

[1] سورۃ یونس: آیت (57)

ترجمہ "ہم اس قرآن کے سلسلہ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لیے خسارے کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔"[1]

"قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ"

ترجمہ "ان سے کہو یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لیے تو ہدایت اور شفا ہے مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے لیے یہ کانوں کی ڈاٹ اور آنکھوں کی پٹی ہے۔ ان کا حال تو ایسا ہے جیسے ان کو دور سے پکارا جا رہا ہو۔"[2]

"قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ"

ترجمہ "ان سے لڑو اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور ان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا اور بہت سے مومنوں کے دل ٹھنڈے کرے گا۔"[3]

"وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ"

ترجمہ "اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔"[4]

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّاۗلِّيْنَ"

ترجمہ "سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بہت بخشش کرنے

---

1. سورۃ بنی اسرائیل: آیت (82)
2. سورۃ حم السجدہ: آیت (44)
3. سورۃ التوبہ: آیت (14)
4. سورۃ الشعراء: آیت (80)

والا بڑا مہربان ہے۔ بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔ ان لوگوں کے راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔"[1]

انسان اور جن کے درمیان دشمنی کی وجہ

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدمؑ کو سجدہ کریں۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا کیونکہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں کرتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ"

ترجمہ "وہ کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔"[2]

لیکن وہاں پر ایک ایسی مخلوق بھی تھی جو ان کے ساتھ عبادت کرتی تھی لیکن ان کی ہم جنس نہ تھی۔ کیونکہ فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا تھا اور اسے آگ سے۔ لہٰذا اس نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور سبب یہ بتایا کہ میں آدمؑ سے زیادہ باعزت ہوں کیونکہ مجھے آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آدمؑ کو مٹی سے۔ یہ شیطان تھا۔ یہاں شیطان مردود نے ایک بہت ہی مکارانہ چال سوچی اور اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگنا شروع کر دی۔

"رَبِّ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ"

ترجمہ "اس نے عرض کیا: میرے رب یہ بات ہے تو پھر مجھے اس روز تک کے لیے مہلت دے جب کہ سب انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔"[3]

سید قطب شہید اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شیطان نے قیامت کے دن تک مہلت اس لیے نہیں مانگی تھی کہ اپنی غلطی پر پچھتائے اور اپنے پروردگار سے توبہ کرے بلکہ اس لیے مہلت مانگی تھی تا کہ حضرت آدمؑ اور ان کے اولاد سے انتقام لے سکے۔ وہ پھٹکار اور لعنت جو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے برسی تھی، اس کا سبب اس نے آدمؑ کو گردانا نہ کہ اپنی غلطی کو۔[4]

---

1. سورۃ الفاتحہ: آیت (1-7)
2. سورۃ تحریم: آیت (6)
3. سورۃ حجر: آیت (36)
4. تفسیر فی ظلال القرآن: از سید قطب (2141/4)

شیطان یا جنات کے اہداف

اب جبکہ شیطان کی تسلی ہوگئی کہ روزِ قیامت تک کے لیے اسے کھلی چھٹی مل گئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ"

ترجمہ "اچھا تجھے مہلت ہے اس دن تک جس کا وقت ہمیں معلوم ہے۔"[1] تو اس نے اپنے پروگرام اور ارادے گنوانا شروع کر دیے' کہنے لگا:

"رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ"

ترجمہ "میرے رب جیسا کہ تو نے مجھے بہکایا اسی طرح اب میں زمین میں ان کے لیے دل فریبیاں پیدا کر کے ان کو بہکا دوں گا' سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہو۔"[2]

سید قطب فرماتے ہیں: "اس طرح شیطان نے میدان جنگ کا تعین بھی کر دیا کہ وہ زمین ہو گا:

"لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ"

ترجمہ "میں زمین میں ان کے لیے دل فریبیاں پیدا کر دوں گا" اور اپنا ہتھیار بھی بتا دیا کہ وہ "تزیین" ہو گا یعنی باطل کو خوبصورت شکل میں پیش کرنا۔[3]

پہلا حملہ: پیدائش کے وقت بچے کو چھونا

شیطان نے اپنے آپ سے عہد کیا تھا کہ وہ آدم کی اولاد کو بہکاتا رہے گا اور دشمنی کا یہ سلسلہ انسان کی پیدائش سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّ بَنِيْ آدَمَ يَطْعَنُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى بْنِ

[1] سورہ حجر: آیت: (40-37)
[2] سورہ حجر: آیت: (37-40)
[3] فی ظلال القرآن: (2141/4)

مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ"

ترجمہ "ہر شخص جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اپنی دونوں انگلیاں اس کی دونوں کمروں میں چبھاتا ہے سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم کے۔ جب شیطان نے انہیں انگلیاں چبھائیں تو آگے پردہ آ گیا اور انگلیاں پردے میں چبھیں۔"[1] یہی وجہ ہے کہ بچہ پیدائش کے وقت روتا ہے کیونکہ اسے شیطان کے اس فعل سے تکلیف پہنچتی ہے۔ حضرت ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهُ" ثُمَّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ "وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ"

ترجمہ "ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے زور سے انگلی چبھوتا ہے۔ اس طرح شیطان کے چبھونے سے بچہ اپنی ابتدا چیخنے سے کرتا ہے سوائے ابن مریم اور اس کی ماں کے" اس حدیث کے بعد حضرت ابوھریرہؓ نے کہا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو: "اور میں اسے (مریم کو) اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"[2]

شیطانی دشمنی اور انسانی دشمنی میں فرق

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ" ایک اور مقام پر ارشاد ہوا: "اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ" تیسرے مقام پر یہ ارشاد ہوا:

"اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ

[1] صحیح بخاری: فتح الباری (337\6)۔
[2] متفق علیہ۔ صحیح بخاری، فتح الباری (212/8) صحیح مسلم شرح امام نووی (121/15)

وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ“

ترجمہ ”اے نبی ﷺ! نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو، معروف کی تلقین کیے جاؤ اور جاہلوں سے نہ الجھو۔ اگر کبھی شیطان تمہیں اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے“[1]

”اے نبی ﷺ برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو۔ جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہم بخوبی واقف ہیں اور دعا کریں کہ اے میرے پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے رب میں اس چیز سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ جائیں۔“[2]

”اے نبی ﷺ تم بدی کو اس نیکی سے دور کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے۔ یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیب والے ہیں اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔“[3]

مشہور مفسر قرآن حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”یہ تین آیتیں ایسی ہیں کہ اس معنی کی کوئی چوتھی نہیں ہے۔ ان آیات میں جو مفہوم مشترک ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی دشمن کے ساتھ نرمی اور احسان کا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ انسان کی اصل خلقت میں جو بھلائی اور پاکیزگی رکھ دی گئی ہے وہ اسے دوستی اور نیکی کی طرف کھینچ لائے جبکہ اس کے برعکس شیطانی دشمن کے ساتھ کسی نرمی یا احسان کرنے سے منع فرما دیا ہے کیونکہ شیطان آدم سے اس قدر شدید عداوت رکھتا ہے کہ وہ انسان سے کسی قسم کی نرمی قبول نہیں کرتا۔ وہ انسان کی ہلاکت کو اپنا نصب العین سمجھتا ہے اور اسی پر تلا ہوا ہے۔“[4]

دوسرا حملہ: توحید میں تشکیک

شیطان کا دوسرا حملہ توحید میں تشکیک پیدا کرنا ہے۔ توحید جو کہ اسلام کی اساس اور بنیاد ہے۔ اسی کے بل بوتے پر ہمارے اسلاف نے دنیا پر حکمرانی کی۔ اسی لیے شیطان رجیم نے اس میں تشکیک پیدا کرنا اپنا اولین ہدف قرار دیا ہے۔ صحیحین میں حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] سورہ اعراف: آیت: (199-200)
[2] سورہ المومنون: آیت: (96-98)
[3] سورہ حم سجدہ: آیت: (34-36)
[4] تفسیر ابن کثیر (13/1)

”يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ“

ترجمہ ”شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی ہے؟ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ یہاں تک کہ کہتا ہے: تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اگر وہ یہاں تک پہنچ جائے تو اس شخص کو چاہیے کہ اللہ کی پناہ طلب کرے اور یہ سلسلہ ختم کر دے۔“[1]

تیسرا حملہ: گرہ لگانا

شیطان کا تیسرا حملہ گرہ لگانا ہے۔ حضرت ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ“

ترجمہ ”جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگاتا ہے۔ ہر گرہ کی جگہ ایک چپت لگاتے ہوئے کہتا ہے: تمہارے آگے ایک لمبی رات پڑی ہوئی ہے سو جاؤ۔ جب وہ شخص جاگتا ہے اور جاگتے ہی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھ لیتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ مکمل طور پر ہشاش بشاش اور خوش مزاج بن جاتا ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو نہایت بدمزاج اور سست بن کر اٹھتا ہے۔“[2]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان گرہوں کی حقیقت کے بارے میں علماء کرام نے اختلاف کیا ہے کہ آیا یہ سچ مچ کی گرہیں ہیں یا ان سے مراد شیطان کے وسوسے ہیں؟ علماء کی اکثریت اس حدیث کو اس کے ظاہری معنی میں لیتے ہیں کہ یہ گرہیں واقعی حقیقی گرہیں ہیں اور ان کا تعلق شیطانی جادو سے ہے جو انسان پر کیا جاتا ہے اور اسے نماز کے لیے اٹھنے سے روکا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] صحیح بخاری، فتح الباری (337/6)، صحیح مسلم شرح امام نووی (154/2)
[2] صحیح بخاری، فتح الباری (24/3)، صحیح مسلم۔ شرح امام نووی۔ (66/6)

"وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ"

ترجمہ "اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے۔"[1]

اس حملہ سے شیطان کا مقصد انسان کو سست بنانا اور اسے نماز سے غافل کرنا ہے۔ شیطان لعین کے ان حملوں سے بچنے کے لیے ہم مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کر سکتے ہیں۔

شیطان کے حملوں سے بچنے کی تدابیر

۱۔ سونے سے پہلے وضو کرنا۔

صحیحین میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت براء بن عازبؓ سے فرمایا:

"إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلَاةِ"

ترجمہ "جب تم اپنے بستر میں جانے لگو تو ایسے وضو کرو جیسے تم نماز کے لیے کرتے ہو۔"[2]

۲۔ سونے سے پہلے وتر ضرور پڑھ لیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

"مَا أَصْبَحَ رَجُلٌ عَلٰى غَيْرِ وِتْرٍ إِلَّا أَصْبَحَ عَلٰى رَأْسِهِ جَرِيْرٌ قَدْرَ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا"

ترجمہ "جو شخص بھی بغیر وتر پڑھے سو جاتا ہے اس کے سر پر ستر گز لمبا رسہ پڑ جاتا ہے۔"[3]

اس روایت میں "جریر" کا لفظ آیا ہے، جس کا مطلب ہے وہ رسہ جس سے اونٹ کو مہار (لگام) ڈالی جاتی ہے۔[4]

۳۔ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو مٹھی بنا کر منہ تک لے جائیں اور ان میں سورۃ فلق اور سورۃ الناس (معوذتین) پڑھیں پھر ان میں پھونک ماریں اور تمام جسم پر ملیں۔ پہلے سر سے شروع کریں۔ اس عمل کا ذکر صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔[5]

---

1. شرح صحیح مسلم از امام نووی رحمہ اللہ (65/6)
2. صحیح بخاری، فتح الباری (357/1)، صحیح مسلم شرح امام نووی (17/6)
3. حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: اس روایت کو سعید بن منصور نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے (فتح الباری: 25/3)۔
4. لسان العرب (592/1)۔
5. صحیح بخاری، فتح الباری (125/11)۔

۴۔ آپ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کریں گے۔

"آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ"

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ رسول مان چکا اس چیز کو جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی مان چکے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، ان کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔ انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لیے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔ اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہمارے گناہوں کو درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔"

صحیحین میں حضرت ابو مسعود انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ"

ترجمہ "سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں اگر کوئی شخص رات میں پڑھے گا تو وہ اسے کافی ہو

جائیں گی۔"[1]

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یہ دو آیتیں اس شخص کو ہر اس شر سے بچائیں گی جو اسے ایذا پہنچا سکتا ہو۔"[2]

۵۔ قرآن مجید کی کوئی ایک سورت تلاوت کریں۔

حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَامِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ فَيَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا بَعَثَ اللهُ مَلَكًا يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتّٰى يَهُبَّ"

ترجمہ "کوئی مسلمان جب اپنے بستر میں جاتا ہے اور اللہ کی کتاب میں سے کوئی سورت تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو اسے ہر ایذا پہنچانے والی چیز سے محفوظ رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔"[3]

۶۔ اگر آپ آیۃ الکرسی سمجھ کر پڑھیں گے تو یہ آپ کو صبح تک شیطان سے محفوظ رکھے گی۔ یہ حدیث حضرت ابوھریرہؓ کی روایت کردہ ہے اور صحیح بخاری میں مذکور ہے۔

۷۔ تینتیس دفعہ "سبحان اللہ" تینتیس دفعہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور چونتیس دفعہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا ہے۔ یہ روایت حضرت علیؓ کی ہے جو صحیحین میں موجود ہے۔[4]

۸۔ اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں گال کے نیچے رکھیں اور دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دعا مانگیں:

"بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ"

ترجمہ "تیرے نام سے اے میرے رب میں نے اپنا پہلو رکھا اور تجھ سے ہی اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی ایسے حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔"[5]

1 صحیح بخاری فتح الباری (318/7)۔ صحیح مسلم شرح نووی (92/2)۔
2 الوابل الصیب (91)۔
3 ترمذی شریف (142/5)' اس حدیث کو حافظ ابن حجر نے الاذکار کی تخریج میں حسن قرار دیا ہے۔
4 صحیح بخاری فتح الباری (119/11)۔ صحیح مسلم شرح امام نووی (46/7)۔
5 صحیح بخاری فتح الباری (126/11)۔ صحیح مسلم شرح امام نووی (37/17)۔

۹۔ پھر آپ اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جائیں یہاں تک کہ آپ کو نیند آ جائے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا آوَى الْإِنْسَانُ إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ: اخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ فَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يَغْلِبَهُ يَعْنِي النَّوْمُ طَرَدَ الْمَلَكُ الشَّيْطَانَ وَبَاتَ يَكْلَؤُهُ أَيْ يَحْرُسُهُ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ: افْتَحْ بِخَيْرٍ وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: افْتَحْ بِشَرٍّ، فَإِنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا، وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرٰى إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا مَا أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، طَرَدَ الْمَلَكُ الشَّيْطَانَ وَظَلَّ يَكْلَؤُهُ"

ترجمہ "جب انسان اپنے بستر میں جاتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان فوراً اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کسی اچھی بات کے ساتھ اختتام کرو اور شیطان کہتا ہے: کسی بری بات کے ساتھ اختتام کرو پھر اگر وہ نیند آنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے تو فرشتہ شیطان کو نکال باہر کرتا ہے اور ساری رات اس کی حفاظت کرتا ہے۔ جب اس شخص کی جاگ ہوتی ہے تو پھر ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کسی اچھی بات سے آغاز کرو اور شیطان کہتا ہے کسی بری بات سے آغاز کرو۔ اگر وہ کہتا ہے: "شکر ہے اللہ کا جس نے موت کے بعد مجھے زندہ کیا اور میری روح کو نیند میں قبض نہیں کیا' شکر ہے اس اللہ کا جو اس روح کو قبض کر لیتا ہے جس کی موت کا فیصلہ وہ کر چکا ہوتا ہے اور دوسری روح کو وہ معینہ مدت کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ شکر ہے اس اللہ کا جو آسمانوں اور زمین کو ڈولنے سے بچاتا ہے اور اگر وہ ڈول جائیں تو اس ذات کے علاوہ کوئی انہیں تھام نہیں سکتا۔ شکر ہے اس اللہ کا جس نے آسمان کو تھاما ہوا ہے کہ کہیں زمین پر نہ گر جائے۔ اگر گرا تو اس کے حکم سے گرے گا۔ تو پھر وہ فرشتہ اس شیطان کو نکال باہر کرتا ہے اور اس کا پہرہ دینے لگ جاتا ہے۔"[1]

1 امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے آپ سے اتفاق کیا ہے۔

احوالِ جنات

جن کا انسان کو اغوا کرنا

بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ جن انسان کو اغوا کر لیتے ہیں اور انسان کچھ عرصہ تک یا ہمیشہ کے لیے جنات کے قیدی بن کر رہتے ہیں۔

حضرت عمر بن خطابؓ کے دور کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص اپنے قبیلے کے چند لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے گیا لیکن واپس نہ آیا۔ اس کی بیوی حضرت عمرؓ کے پاس گئی اور واقعہ بیان کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس عورت کے قبیلے والوں سے تصدیق کی اور پھر اس عورت کو حکم دیا کہ وہ چار سال تک اپنے خاوند کا انتظار کرے۔ اس عورت نے چار سال تک اپنے خاوند کا انتظار کیا لیکن جب اس کا خاوند نہ آیا تو پھر حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور مشورہ طلب کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس عورت کو مشورہ دیا کہ وہ دوسری شادی کر لے چنانچہ اس نے دوسری شادی کر لی۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد اس عورت کا پہلا خاوند اچانک آ گیا اور سب کے سب حضرت عمرؓ کی عدالت میں پہنچے۔ حضرت عمرؓ نے اس شخص کو ڈانٹا اور فرمایا: ''کچھ لوگ یوں غائب ہو جاتے ہیں کہ ان کے گھر والوں کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ زندہ ہے یا مردہ۔ اس شخص نے کہا کہ میرا ایک عذر تھا۔ آپؓ نے پوچھا: ''کیا عذر ہے تمہارا؟'' اس نے کہا: ''میں اپنے قبیلے کے لوگوں کے ہمراہ عشاء کی نماز پڑھنے نکلا تو مجھے جنوں نے قید کر لیا۔ میں ان کے پاس کافی عرصہ رہا۔ پھر یوں ہوا کہ ایک مومن جنوں کی جماعت نے ان جنوں پر حملہ کر دیا جنہوں نے مجھے اغوا کیا تھا اور ان میں سے بہت سے جنوں کو قید کر لیا۔ میں بھی قیدیوں میں تھا۔ ان مومن جنوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا دین کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تم تو ہمارے دین پر ہو۔ ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم تمہیں قید کریں، تمہیں اختیار ہے چاہو تو ہمارے ساتھ رہو اور چاہو تو اپنے گھر واپس چلے جاؤ۔ میں نے واپس جانا پسند کیا۔ وہ سب میرے ساتھ چل دیئے۔ رات کے وقت وہ انسانوں کی شکل میں میرے ساتھ باتیں کرتے اور دن کے وقت وہ بگولوں کی طرح میرے آگے آگے بڑھتے اور میں ان کا پیچھا کرتا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: ''تم لوگ کیا کھاتے تھے؟'' اس شخص نے کہا: ''ہم ہر وہ چیز کھاتے تھے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ آپؓ نے پوچھا: ''تم لوگ کیا پیتے تھے؟'' اس شخص نے

کہا: ''ہم جوف پیتے تھے۔'' حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ جوف سے مراد ہر وہ پینے کی چیز ہے جسے ڈھانپا نہ گیا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اس شخص کو اختیار دیا کہ یا تو وہ اپنی بیوی لے لے یا حق مہر واپس لے لے جو اس نے بیوی کو دیا تھا۔[1]

جن کا انسان کو نظر لگانا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا اور فرمایا: ''اس پر دم کرو کیونکہ اسے کسی جن کی نظر لگ گئی ہے۔''[2]

جنات کو خبردار کرنا

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو سائبؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ حضرت ابو سعید خدریؓ کے گھر گئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں آپ کی نماز ختم ہونے تک انتظار کرنے لگا۔ اسی دوران میں نے گھر کے کونے میں کچھ کھڑکنے کی آواز سنی میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ ایک سانپ تھا۔ میں فوراً اچھل کر کھڑا ہوتا کہ اسے ماردوں لیکن ابو سعیدؓ نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور میں بیٹھ گیا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے محلے کے ایک گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''کیا تمہیں یہ گھر نظر آ رہا ہے؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ نے فرمایا: ''اس گھر میں ہم میں سے ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگِ خندق میں شریک تھے تو یہ نوجوان دن میں حضور ﷺ سے اجازت لے کر اپنے گھر جاتا تھا۔ ایک دن جب اس نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا اسلحہ بھی ساتھ لے لو مجھے خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہیں بنو قریظہ کے یہودی تمہیں نقصان نہ پہنچائیں۔ اس شخص نے اپنا اسلحہ لیا اور گھر کی طرف لوٹا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی دروازے کے دونوں پٹوں کے درمیان کھڑی ہے۔ اس منظر نے اسے سخت حیرت میں ڈال دیا اور وہ شدت حیرت سے آگے بڑھا اور اپنے نیزے سے اپنی بیوی کو قتل کرنا چاہا۔ اس کی بیوی نے کہا: ''اپنا نیزہ اپنے پاس رکھو اور گھر کے اندر آ کر دیکھو کہ مجھے کس چیز نے باہر نکلنے پر مجبور کر

1. یہ واقعہ علامہ محدث قاضی بدرالدین عبداللہ شبلی نے اپنی تصنیف "آکام المرجان فی غرائب الاخبار واحکام الجان" میں نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ نمبر (116)
2. صحیح بخاری شریف۔ کتاب طب باب (35)۔ صحیح مسلم شریف۔ باب سام حدیث نمبر (85)

دیا ہے۔'' وہ اندر گیا اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک بہت بڑا سانپ بستر پر بل کھائے بیٹھا ہے۔ اس نے وہی نیزہ اسے مارا اور اسے نیزے میں پرو دیا۔ پھر وہ باہر نکلا اور نیزے کو گھر کے صحن میں گاڑھ دیا لیکن وہ سانپ اچانک اس پر حملہ آور ہوا اور ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کون پہلے مرا' سانپ یا نوجوان؟

پھر ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو یہ واقعہ سنایا۔ ہم نے یہ بھی کہا آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں کہ اس نوجوان کو ہمارے لیے زندہ کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے دوست کے لیے مغفرت طلب کرو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ میں بعض جنات ایسے ہیں جو اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین دن تک خبردار کرو۔ اگر اس کے بعد بھی وہ ظاہر ہو تو اسے قتل کر دو کیونکہ وہ شیطان ہے۔''[1]

جن آسمان سے چوری چھپے باتیں سنتے ہیں

سورہ جن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا۔''

ترجمہ ''اور یہ کہ ہم آسمان کے ٹھکانوں میں خبریں سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے۔ اب اگر کوئی سننا چاہتا ہے تو اپنے لیے ایک شعلہ تاک لگائے ہوئے پاتا ہے۔''[2]

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

''اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ۔''

ترجمہ ''بجز اس کے کہ چوری چھپے کوئی شیطان کچھ سننے کی کوشش کرے تو ایک شہاب مبین (واضح شعلہ) اس کا تعاقب کرتا ہے۔''[3]

سورہ حجر میں ارشاد ہوا:

---

1. صحیح مسلم شریف' تفسیر سورہ قصص و عنکبوت' نیز ملاحظہ ہو سنن ابوداؤ' کتاب الادب باب 62 اور موطا امام مالک' کتاب الاستئذان حدیث نمبر 33
2. سورہ جن: آیت: (9)
3. سورہ حجر: آیت: (18)

''اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ۔''

ترجمہ ''ہاں جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو فوراً ہی اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔''[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے بتایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ رات کے وقت چند صحابہ کرام کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک ستارہ گرا اور روشنی سی ہو گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا: ''زمانہ جاہلیت میں تم لوگ یہ منظر دیکھ کر کیا کہتے تھے؟'' انہوں نے کہا: ''ہم کہا کرتے تھے کہ آج کی رات ایک بڑا آدمی پیدا ہوا ہے اور ایک بڑا آدمی فوت ہوا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کسی کی موت یا زندگی کے موقع پر نہیں گرایا جاتا بلکہ یوں ہوتا ہے کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی کام کا فیصلہ فرماتے ہیں تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر وہ لوگ تسبیح بیان کرتے ہیں جو ان سے نچلے آسمان والے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیاوی آسمان تک پہنچ جاتی ہے اور جنات چوری چھپے اس خبر کو اچک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ وہ اس خبر کو جوں کا توں بیان کر دیتے ہیں اور وہ بات سچ ہوتی ہے لیکن وہ اس خبر کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ملا دیتے ہیں۔''[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ کاہن لوگ ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاتے تھے اور وہ بات سچ ثابت ہوتی تھی۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطِفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ وَيَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ۔''

ترجمہ ''یہ وہی بات ہوتی ہے جو سچ ثابت ہوتی ہے جسے جن نے چوری چھپے سن کر اچک لیا ہوتا ہے۔ اس بات کو وہ اپنے دوست کے کان میں کہتا اور اس میں سو عدد جھوٹی باتیں بھی شامل کر دیتا ہے۔''[3]

جنات اور شیطانوں کو رمضان المبارک میں باندھ دیا جاتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

1. سورہ الصافات: آیت: 10
2. صحیح مسلم شریف' کتاب السلام' حدیث نمبر (124) نیز مسند امام احمد جلد 1' صفحہ نمبر (218)
3. صحیح بخاری شریف' کتاب الطب' باب (46)' نیز صحیح مسلم شریف' کتاب السلام' حدیث نمبر (122-124)

"اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِدَتْ الشَّيَاطِيْنُ"۔

ترجمہ "جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے[1]۔"

ایک اور روایت میں حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ"۔

ترجمہ "جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو باندھ دیا جاتا ہے[2]۔"

بعض جنات عورتوں کو چھیڑتے ہیں جبکہ نیک اور پاک دامن عورتوں کو چھیڑنے سے جنات ایک دوسرے کو منع کرتے ہیں

علامہ بدرالدین شبلی اپنی مایہ ناز تصنیف "آكَامُ الْمُرْجَانِ فِیْ أَحْكَامِ الْجَانّ" میں ایک بہت دلچسپ واقعہ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ واقعہ آپ نے عبداللہ بن محمد قرشی کی کتاب مکاید الشیطان سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن قرشی نے یہ واقعہ اپنی سند سے نقل کیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ مجھے ابو سعید مدینی نے بتایا کہ انہیں اسماعیل بن ابواویس نے بتایا کہ انہیں محمد حسن نے بتایا کہ انہیں ابراہیم بن ہارون بن موسیٰ محمد بن ایاس بن بکیر لیثی نے بتایا کہ انہیں ان کے والد نے حسن بن حسن سے سنی ہوئی بات بتائی۔ حسن بن حسن نے کہا تھا: "میں ربیع بنت معوذ بن عفراء کے گھر گیا۔ مجھے کسی مسئلے کے بارے میں پوچھنا تھا۔ باتوں کے دوران ربیع بنت معوذ فرمانے لگیں: "ایک دفعہ میں اپنی بیٹھک میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک بیٹھک کی چھت پھٹ گئی اور اس میں سے ایک کالی سی چیز جس کی شکل اونٹ کے ساتھ یا گدھے کے ساتھ ملتی تھی، نیچے اترنی لگی اور میرے قریب آنے لگی۔ میں نے اتنی سیاہ چیز پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی اتنی بدشکل اور ڈراؤنی مخلوق دیکھی تھی۔ فرماتی ہیں کہ وہ میرے قریب آنے لگا جیسے اس کا نشانہ میں ہی تھی۔ اس کے پیچھے پیچھے ایک کاغذ اڑتا ہوا آکر گرا، اس نے وہ کاغذ کھول کر دیکھا۔ میں

---

[1] متفق علیہ۔

[2] سنن الترمذی، کتاب الصوم، باب (1)، نیز امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

نے بھی وہ کاغذ پڑھ لیا۔ اس میں لکھا تھا: "علب کے مالک کی طرف سے علب کو پیغام پہنچے کہ تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ایک نیک خاتون کو جو نیک لوگوں کی بیٹی ہے، کوئی ایذا پہنچاؤ۔" چنانچہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا گیا۔ حسن بن حسن کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے وہ خط نما کاغذ دکھایا جو ان کے پاس رہ گیا تھا۔"[1]

جن انسانوں سے ڈرتے ہیں

جناب وحید عبدالسلام بالی اپنی مشہور کتاب "وقاية الانسان من الجن والشيطان" میں ذکر کرتے ہیں کہ ابن ابوالدنیا نے حضرت مجاہدؒ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "میں ایک دفعہ رات کے وقت نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک لڑکے کی قد وقامت جیسی کوئی مخلوق میرے سامنے آ کر کھڑی ہوگئی۔ مجاہدؒ فرماتے ہیں: "میں اس پر تیزی سے جھپٹا تاکہ اسے پکڑلوں لیکن وہ تیزی سے بھاگا اور دیوار کود گیا۔ میں نے دیوار کے اس پار اس کے گرنے کی آواز بھی سنی۔ اس کے بعد وہ کبھی دوبارہ نہیں آیا۔ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا: "ہم لوگ تم سے ایسے ہی ڈرتے ہیں جیسے تم لوگ ان سے ڈرتے ہو۔"

حضرت مجاہدؒ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں: "شیطان تم لوگوں سے بہت ڈرتا ہے۔ اگر کبھی ایسا ہو کہ شیطان تمہارے سامنے آجائے تو اس سے بالکل مت ڈرو۔ ورنہ وہ تم پر سوار ہو جائے گا بلکہ اس پر فوراً حملہ کردو اس سے وہ بھاگ جائے گا[2]۔"

بعض لوگ جنات کو اپنے قبضے میں لے لیتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ"۔

ترجمہ "اسی طرح بہت سے شیاطین بھی ہم نے سلیمان علیہ السلام کے تابع کیے تھے جو اس کے فرمان سے غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا بھی بہت سے کام کرتے تھے۔ ان کے نگہبان ہم ہی تھے[3]۔"

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

---

[1] "آكام المرجان فی احكام الجان" صفحہ 112 تصنیف علامہ بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ۔

[2] وحید عبدالسلام بالی "وقاية الانسان من الجن والشيطان" صفحہ (33)

[3] سورۃ انبیاء، آیت: (82)

"وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۔"

ترجمہ "سلیمانؑ کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات' انسان اور پرندے جمع کیے گئے ہر ہر قسم الگ الگ کھڑی کردی گئی[1]۔"

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا۔"

ترجمہ "اور اس کے رب کے حکم سے بعض جنات اسی کی ماتحتی میں اس کے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں جو بھی ہمارے حکم سے سرتابی کرے ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ جو کچھ سلیمانؑ چاہتے وہ جنات تیار کردیتے مثلاً قلعے' مجسمے' حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں۔ اے آل داؤد! اس کا شکر ادا کرنے کے لئے نیک عمل کرو[2]۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہوا:

"وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ۔"

ترجمہ "اور طاقتور جنات کو بھی سلیمانؑ کا ماتحت کر دیا' ہر عمارت بنانے والے اور غوطہ خور جن کو دوسرے جنات کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے رہتے[3]۔"

سورہ نمل میں ارشاد ہوا:

"قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ۔"

ترجمہ "ایک سرکش جن کہنے لگا کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی اس مجلس سے اٹھیں' میں اسے (ملکہ سباء کے تخت کو) آپ کے پاس لادیتا ہوں۔"

1 سورہ نمل: آیت: (17)
2 سورہ سباء: آیات: (12-13)
3 سورہ ص: آیات: (37-38)

یہ تمام آیات مبارکہ جن کا ذکر میں نے کیا ہے سب کی سب حضرت سلیمانؑ کے بارے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے علاوہ ایسی سلطنت عطا فرمائی کہ آپ کی حکومت ہوا' جنات' انسانوں اور پرندوں پر تھی اور یہ حکومت و اختیار اس دعا کی قبولیت کا نتیجہ تھا جو حضرت سلیمانؑ نے اللہ تعالیٰ سے مانگی تھی۔ اس دعا کا ذکر سورہ ص میں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔"

ترجمہ "کہا کہ اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا کر جو میرے سوا کسی کے لائق نہ ہو تو بڑا ہی دینے والا ہے[1]۔"

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی اور شخص کسی جن کو قابو کرنا چاہے یا اسے اپنا ماتحت بنانا چاہے تو اس کا کیا حکم ہے؟"

ڈاکٹر عمر سلیمان اشقر اپنی کتاب "عالم الجن والشیاطین" میں لکھتے ہیں:

"اگر کوئی جن اتفاقاً کسی انسان کی اطاعت کرنے لگتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ یہ اطاعت جن کی مرضی سے ہو اور بر سبیل تسخیر نہ ہو[2]۔"

علماء حق کا بھی یہی مسلک ہے کہ کسی مخلوق کی آزادی کو ناحق سلب کرنا قطعاً جائز نہیں ہے اور جنات کو ماتحت کر کے ان سے زبردستی کام لینا بھی جائز نہیں ہے لیکن اگر جن برضا و رغبت آپ کی اطاعت کرنا چاہتا ہے تو کیا یہ جائز ہوگا کہ آپ اس سے کام لیں؟ اس موضوع پر امام ابن تیمیہ نے بہت خوبصورتی سے قلم اٹھایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: "جنات کی انسانوں کے ساتھ مختلف صورتیں ہیں: "اگر کوئی انسان کسی جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی تعمیل کا حکم دیتا ہے کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کرے اور نبی ﷺ کی اطاعت کرے' بالکل ویسے جیسے وہ انسانوں میں تبلیغ کرتا ہے تو یہ شخص اللہ کا ولی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے خلفاء اور جانشینوں میں سے ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی جن کو جائز کاموں میں استعمال کرتا ہے تو وہ شخص ایسے ہی ہے جیسے کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو کسی جائز کام میں استعمال کرتا ہے۔ جیسے انہیں فرائض پر عمل کرنے اور حرام چیزوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے یا دیگر جائز کاموں میں استعمال کرتا ہے۔ تو ایسا شخص ان بادشاہوں جیسا

1 سورہ ص: آیت: (35)
2 ڈاکٹر عمر سلیمان اشقر۔ عالم الجن والشیاطین۔ صفحہ (99)

ہوگا جو ایسے احکامات جاری کرتے ہیں۔ اگر یہ شخص اولیاء اللہ میں سے ہے تو اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے ایک نبی و بادشاہ اور رسول و عبد ہوتے ہیں۔ نبی و بادشاہ میں آپ حضرت سلیمانؑ اور حضرت یوسفؑ کی مثالیں دے سکتے ہیں جبکہ رسول و عبد میں حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔

ان کے علاوہ اگر کوئی شخص جنات کو ان کاموں میں استعمال کرتا ہے جن سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے روکا ہے، جیسے شرک ہے یا کسی معصوم کا خون کر دینا یا کسی پر زیادتی کرنا جیسے کسی کو بیمار کر دینا ہے یا اس کا حافظہ خراب کر کے اس کا علم بھلوا دینا ہے یا کسی کے ساتھ فحش حرکت کرنا ہے تو یہ سب گناہ اور ظلم و زیادتی کے کام ہیں جن میں انسان جنات سے مدد لیتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ شخص ان سے کفر اعمال میں مدد لیتا ہے تو وہ کافر شمار ہوگا اور اگر ان سے گناہ کے کاموں میں مدد لیتا ہے تو گناہ گار شمار ہوگا۔

بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ جنات سے کام لینے والے شخص کا شریعت کے بارے میں علم ناقص ہوتا ہے۔ لہٰذا جن کاموں میں وہ جنات سے مدد لیتا ہے انہیں اپنی کرامات پر محمول کرتا ہے۔ مثلاً ان سے حج کرنے میں مدد لینا یا انہیں یہ حکم دینا کہ اگر کوئی بدعت کا عمل ہو تو مجھے فوراً وہاں سے اڑا کر دور لے جایا جائے یا اُسے اٹھا کر میدان عرفات میں لے جایا جائے تاکہ وہ ان شرعی راستوں پر چل کر حج کرے جن پر چلنے کا اللہ اور رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔ یا اسے ایک شہر سے دوسرے شہر اٹھائے پھریں تو ایسا شخص ایک مغرور آدمی ہو سکتا ہے جسے جنات بیوقوف بنا رہے ہیں۔

اب اصل مسئلہ عام لوگوں کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔ عوام الناس میں اکثر لوگ نہیں جانتے کہ اس شخص نے جنات قابو کیے ہوئے ہیں بلکہ اکثر لوگوں نے یہی سن رکھا ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کرامات کا اجراء کرتا ہے۔ مزید برآں ان سادہ لوح لوگوں کے پاس حقائق ایمان اور معرفت قرآن کی اتنی روشنی ہوتی کہ رحمانی کرامت اور شیطانی دھوکہ میں فرق کر سکیں۔ لہٰذا یہ معصوم لوگ اس دھوکہ بازی کی چالوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اب اگر یہ مداری کوئی مشرک ہے، ستاروں کی پوجا کرتا ہے یا بتوں کو پوجتا ہے تو یہ لوگ اس وہم میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ اس کی یہ عبادتیں سچ مچ اسے فائدہ پہنچاتی ہیں جبکہ اس شخص کی نیت کچھ اور ہوتی ہے۔ وہ ان لوگوں کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ جن بتوں یا مورتیوں سے وہ شفاعت طلب کر رہا ہے یا جنہیں وہ بطور وسیلہ استعمال کر رہا ہے۔ خواہ کسی فرشتہ کی ہوں یا نبی کی ہوں یا کسی نیک انسان کی، یہ سب اس کی شفاعت کریں گے لیکن درحقیقت وہ شیطان کی عبادت کر رہا ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ أَهٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔"

ترجمہ "اور جس دن وہ تمام انسانوں کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا: کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے کہ پاک ہے آپ کی ذات، ہمارا تعلق تو آپ سے ہے نہ کہ ان لوگوں سے۔ دراصل یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر انہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔" [1-2]

بعض انسان جنوں کی عبادت کرتے ہیں

عبادت کی دو بنیادی قسمیں ہیں۔ ایک استعاذت، یعنی پناہ مانگنا اور دوسری استعانت، یعنی مدد مانگنا۔ یہ دونوں قسمیں خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئیں۔

زمانہ جاہلیت میں عربوں کی عادت تھی کہ جب کسی نئی جگہ پر جاتے تو یوں کہتے: "میں اس وادی کے سردار جن کی پناہ میں آتا ہوں تاکہ وہ مجھے، میرے مال، اہل و عیال اور ریوڑ کو دیگر جنات سے بچائے۔" اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذکر سورہ جن میں کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا"

ترجمہ "اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا۔" [3]

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے استعاذت طلب کرنا جائز نہیں۔ کسی نئی جگہ پہنچنے پر جو دعا ہمیں رسول اکرم ﷺ نے تلقین فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے کسی مقام پر پڑاؤ ڈالا اور کہا:

1. سورہ سبا: آیت نمبر (40-41)
2. مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام احمد ابن تیمیہ جلد نمبر (11) صفحہ نمبر (307-308)
3. سورہ جن: آیت: (6)

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"

ترجمہ (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل ترین کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں' ہر اس مخلوق کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا) تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی' یہاں تک کہ وہ اس مقام سے کوچ نہ کر جائے [1]۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کردہ حدیث ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر اور کہا: "یارسول اللہ ﷺ کل رات مجھے بہت تکلیف اٹھانا پڑی' مجھے ایک بچھو نے کاٹ لیا تھا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم شام کے وقت یہ کہہ لیتے: "اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔" تو تمہیں کچھ نہ ہوتا [2]۔"

جس طرح جنات سے پناہ طلب کرنا حرام ہے اسی طرح ان سے استعانت طلب کرنا' یعنی مدد طلب کرنا بھی حرام ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ عرب کے بعض لوگ جنات کی پوجا کرتے تھے۔ ہوا یوں کہ اسلام کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان جنات کو ہدایت عطا فرما دی اور وہ مسلمان ہو گئے جبکہ وہ عرب ان جنات کی عبادت پر ہی اصرار کرتے رہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا۔"

ترجمہ "جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون اس سے قریب تر ہو جائے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب کا عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق [3]۔"

جنوں کے لئے یا جنوں کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں ہے

تمام علماء کرام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جنات کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے کیونکہ اللہ کے نام کے علاوہ کسی مخلوق کے نام پر ذبح کرنا شرک ہے۔ لہٰذا اس چیز کا کھانا بھی جائز نہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

---

[1] صحیح مسلم شریف' شرح امام نووی (31/15)

[2] صحیح مسلم شریف' شرح امام نووی (17-32)

[3] سورہ بنی اسرائیل آیت (57)' ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر جلد نمبر (3) صفحہ نمبر (66)۔ نیز ملاحظہ ہو صحیح بخاری شریف' تفسیر سورہ بنی اسرائیل آیت: (57)

"وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۔"

ترجمہ "اور جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو اس کا گوشت نہ کھاؤ۔ ایسا کرنا فسق ہے۔ شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک و اعتراضات القاء کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو [1]۔"

جب حضور اکرم ﷺ کو نبوت عطا کی گئی' اس وقت سے جنات کو آسمان سے چوری چھپے باتیں سننے سے روک دیا گیا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "لَقْطُ الْمُرْجَانِ فِيْ اَحْكَامِ الْجَانِ" میں لکھتے ہیں کہ خرائطی نے اپنی کتاب "ھواتف" میں حضرت مرداس بن قیس دوسیؓ کا واقعہ درج کیا ہے۔ حضرت مرداس بن قیس دوسیؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت آپ ﷺ کے ہاں کہانت کا تذکرہ ہو رہا تھا اور یہ کہ حضور ﷺ کی بعثت پر کہانت کو روک دیا گیا۔ میں نے کہا: "یارسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں بھی کچھ ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔ میں آپ ﷺ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری ایک نوکرانی تھی جس کا نام "خلصہ" تھا۔ ہم نے اس میں کوئی عیب نہیں دیکھا تھا۔ ایک دفعہ وہ آئی اور کہنے لگی: "اے قبیلہ دوس کے لوگو! کیا تم نے مجھ میں کوئی عیب دیکھا ہے؟" ہم سب اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کیا بات ہوئی ہے؟ اس نے کہا: "میں اپنی بکریاں چرا رہی تھی کہ ایک سایہ میری طرف لپکا اور اس نے مجھے ڈھانپ لیا' مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے مرد اور عورت کا ملاپ ہوتا ہے۔ اب مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں میں بچ حمل سے تو نہیں ہوں۔" جب اس خاتون نے بچے کو جنم دیا تو ہم نے دیکھا کہ اس کے دونوں کان کتے کے کانوں کی طرح تھے۔ وہ بچہ ہم میں رہا یہاں تک کہ اتنا بڑا ہو گیا کہ لڑکوں کے ساتھ کھیلنے لگا۔ ایک دن کھیلتے کھیلتے وہ اچانک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اپنی چادر اتار کر پھینک دی اور اپنی پوری آواز سے پکارنے لگا: "بچ جاؤ' بچ جاؤ' اس گھاٹی کے پیچھے گھوڑے ہیں اور ان پر خوبرو جوان سوار ہیں۔ ہم بھی فوراً اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ وہ لوگ واقعی ہماری طرف آ رہے تھے۔ ہماری ان سے لڑائی ہوئی اور ہم نے انہیں شکست دے کر مال غنیمت حاصل کیا۔ اس کے بعد وہ بچہ جو بات بھی

---

[1] سورہ انعام: آیت: (121)

ہمیں بتاتا وہ ہو بہو ویسے ہی واقع ہو جاتی جیسے اس نے ہمیں بتائی ہوتی لیکن یا رسول اللہ ﷺ جب آپ ﷺ کی بعثت ہوئی تو اس کے بعد وہ جو کچھ بھی بتاتا غلط ثابت ہوتا۔ ہم نے اس سے کہا: ''تمہارا ستیاناس ہو، کیا ہو گیا ہے تمہیں؟'' اس نے کہا: ''پتہ نہیں کیا ہوا ہے؟ جو مجھ سے سچ بولتا تھا اب جھوٹ بولنے لگا ہے، تم لوگ یوں کرو کہ مجھے میرے گھر میں تین راتوں کے لئے قید کر دو اور اس کے بعد میرے پاس آؤ۔ ہم نے اس کے ساتھ ایسے ہی کیا، جب ہم تیسری رات کے بعد اس کے پاس آئے تو وہ ایسے تھا جیسے آگ کا انگارہ۔ اس نے کہا: ''اے قبیلہ دوس کے لوگو! آسمان پر پہرہ لگا دیا گیا ہے اور سب سے افضل ترین نبی آ چکے ہیں۔'' ہم نے کہا: ''کہاں؟'' اس نے کہا: ''مکہ میں۔'' اس کے بعد اس نے کہا: ''جب میں مر جاؤں تو مجھے کسی پہاڑ کی چوٹی پر دفن کرنا۔ وہاں پر مجھے آگ اپنی لپیٹ میں لے لے گی، جب تم لوگ یہ منظر دیکھو تو مجھے تین پتھر اٹھا کر مارنا، ہر پتھر مارتے وقت یوں کہنا: ''بِسْمِكَ اللّٰهُمَّ'' (اے اللہ تیرے نام سے)، اس سے میں پرسکون ہو جاؤں گا اور بجھ جاؤں گا۔

یا رسول اللہ ﷺ ہم نے ایسے ہی کیا اور اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد مکہ سے حاجی واپس آنا شروع ہوئے اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ آپ ﷺ کی بعثت ہو چکی ہے[1]۔''

اسی طرح امام جلال الدین ایک اور واقعہ اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں کہ ابو نعیم نے ''الدلائل'' میں روایت کی ہے کہ حضرت غنیم داریؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اس وقت میں ملک شام میں تھا۔ میں اپنے کسی کام کے لیے نکلا اور مجھے رات پڑ گئی۔ میں نے بلند آواز میں کہا: ''میں اس وادی کے بڑے جن کی پناہ میں آتا ہوں۔'' یہ کہہ کر جب میں سونے لگا تو مجھے کسی نے آواز دے کر بلایا۔ میں آواز کی طرف متوجہ ہوا لیکن مجھے کچھ دکھائی نہ دیا۔ اس آواز نے کہا: ''اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ جن اللہ کے مقابلے میں کسی کو پناہ نہیں دیتے۔'' میں نے کہا: ''کیا تم قسم کھاتے ہو کہ سچ کہہ رہے ہو؟'' اس نے کہا: ''رسول امین ﷺ تشریف لا چکے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ، ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے مقام حجون پر نماز پڑھی ہے۔ ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اب ہم آپ ﷺ کی ہی پیروی کریں گے۔ اب جنات کی چالیں ختم ہو چکی ہیں۔ ان پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ تم فوراً محمد ﷺ کی طرف روانہ ہو جاؤ اور اسلام لے آؤ۔ کیونکہ آپ ﷺ ہی رب العالمین کے رسول ہیں[2]۔''

---

[1] لقط المرجان فی احکام الجان: از امام جلال الدین سیوطی' صفحہ نمبر (203)

[2] لقط المرجان فی احکام الجان: از امام جلال الدین سیوطی' صفحہ نمبر (204)

کیا ابلیس (شیطان) جن تھا یا فرشتہ؟

اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ ابلیس جن نہیں تھا بلکہ فرشتہ تھا۔ بطور دلیل وہ اس آیت کو پیش کرتے ہیں:

''وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ۔''

ترجمہ ''جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے[1]۔''

اس آیت سے دلیل یوں بنتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا ذکر کیا اور ان میں سے ابلیس کا استثناء (exception) کیا اور عام طور پر قاعدہ یہ ہے کہ جس کا استثناء (exception) کیا جائے وہ ان لوگوں کا ہم جنس ہوتا ہے، جن میں سے استثناء (exception) کیا گیا ہو۔

کتب تفسیر اور تاریخ میں کئی علماء کے اقوال ملتے ہیں جن کا خیال ہے کہ ابلیس فرشتہ تھا اور جنت کا خازن (پہریدار) تھا اور یہ کہ وہ فرشتوں میں سب سے باعزت اور سب سے اونچے قبیلے سے تھا لیکن علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اس موضوع پر بہت اقوال نقل کئے گئے ہیں لیکن ان میں اکثر کا تعلق اسرائیلیات سے ہے۔ یعنی وہ روایات جو علماء نے اہل کتاب سے نقل کی ہیں[2]۔''

ان اقوال کے برعکس علماء کی اکثریت یہی فرماتی ہے کہ ابلیس فرشتہ نہیں تھا بلکہ جن تھا کیونکہ اس موضوع پر قرآن کی نص موجود ہے:

''وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ''

ترجمہ ''جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ جنوں میں سے تھا اس لیے اپنے رب کے حکم کی اطاعت سے نکل گیا[3]۔''

اسی طرح صحیح حدیث سے بھی ثابت ہے کہ جن، فرشتوں اور انسانوں کے علاوہ کوئی تیسری چیز ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا، جنات کو آگ سے

---

[1] سورہ البقرہ: آیت: (34)

[2] تفسیر القرآن العظیم' از علامہ ابن کثیر' جلد (4) صفحہ (397)

[3] سورہ کہف: آیت: (50)

پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا[1]۔"

البدایہ والنھایہ میں علامہ ابن اثیرؒ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا: "ابلیس ایک لحہ کے لیے بھی فرشتوں میں سے نہیں رہا[2]۔"

حضور اکرم ﷺ کا ابلیس سے مقابلہ

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ" (میں تم سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں)، پھر تین دفعہ کہا: "اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ" (میں تم پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں) پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جیسے آپ ﷺ کوئی چیز پکڑ رہے ہوں۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو نماز میں ایسی بات کہتے ہوئے سنا ہے جو ہم نے آپ ﷺ سے پہلے کبھی نہیں سنی تھی اور ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بھی آگے بڑھایا تھا۔ آپ ﷺ فرمایا:

"اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهٗ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثُمَّ قُلْتُ ذٰلِكَ فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَهٗ فَلَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ"

ترجمہ "اللہ کا دشمن ابلیس، آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تھا تا کہ اس سے میرا چہرہ جھلسا دے میں نے کہا: میں تم سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، وہ پیچھے نہیں ہٹا، میں نے دوبارہ یہی کہا لیکن پھر بھی وہ پیچھے نہیں ہٹا۔ پھر میں نے اسے پکڑنا چاہا لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آ گئی۔ اگر وہ دعا نہ ہوتی تو اسے باندھ دیا جاتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے[3]۔"

ایسی ہی ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ شیطان آ گیا۔ آپ ﷺ نے شیطان کو پکڑ کر نیچے گرا دیا اور اس کا گلا دبایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح مسلم شریف۔ (123/18) شرح امام نووی رحمۃ اللہ علیہ۔

[2] البدایہ والنھایہ از ابن اثیر جلد (79/1)

[3] صحیح مسلم شریف، کتاب المساجد حدیث نمبر (40)۔ نیز سنن النسائی کتاب السھو باب (19)، نیز ملاحظہ ہو کتاب دلائل نبوت از امام بیہقی جزء (98/7)

"حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ لِسَانِهٖ عَلٰى يَدِيْ وَلَوْلَا دَعْوَةُ سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ"

ترجمہ "یہاں تک کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس کی اور اگر حضرت سلیمانؑ کی دعا نہ ہوتی تو میں اسے باندھ دیتا تا کہ لوگ اسے دیکھتے[1]۔"

حضرت سلیمانؑ کی جس دعا کا ذکر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ وہ سورہ صٓ کی آیت نمبر (35) ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ"۔

ترجمہ "اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے سوا کسی شخص کے لائق نہ ہو۔"

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف موطا میں حضرت یحییٰ بن سعیدؒ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: "جب رسول اللہ ﷺ کو معراج پر لے جایا جا رہا تھا تو جنات میں سے عفریت نے آگ کا ایک شعلہ لے کر آپ ﷺ کا پیچھا کیا۔ آپ ﷺ جب بھی پیچھے مڑ کر دیکھتے آپ ﷺ کو وہ آتا ہوا دکھائی دیتا۔ اس پر حضرت جبرائیلؑ نے کہا: "کیا میں آپ ﷺ کو ایسے کلمات سکھاؤں کہ اگر آپ ﷺ وہ کلمات کہیں تو اس کا شعلہ بھی بجھ جائے اور یہ منہ کے بل گرے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیوں نہیں۔" جبرائیلؑ نے کہا: آپ ﷺ یوں کہیں:

"اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ"۔

ترجمہ "میں اللہ کے معزز چہرے کی پناہ میں آتا ہوں اور اس کے ان مکمل کلمات کی پناہ میں آتا

---

[1] سنن نسائی کتاب سھو باب (19)

ہوں جنہیں کوئی نیک یا بد پھلانگ نہیں سکتا۔ یہ پناہ ہر اس شر سے ہے جو آسمان سے اترتا ہے یا اس کی طرف بلند ہوتا ہے۔ یہ پناہ ہر اس شر سے ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے یا اس سے باہر نکلتا ہے۔ یہ پناہ رات اور دن کے فتنوں سے اور رات اور دن میں دروازے کھٹکھٹانے والیوں سے ہے' سوائے اس دروازہ کھٹکھٹانے والے کے جو بھلائی کی نیت سے کھٹکھٹائے۔ اے رحمٰن! قبول فرما[1]۔"

غزوہ بدر کے دن شیطان کی آمد

علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن ابلیس' شیطانوں کی ایک ٹولی میں آیا۔ یہ شیاطین بنو مدلج کے لوگوں کی شکل اختیار کیے ہوئے تھے جبکہ ابلیس نے سراقہ بن مالک کی شکل اختیار کی ہوئی تھی۔ شیطان نے کفار قریش سے کہا: "آج تمہیں کوئی نہیں ہرا سکتا' میں تمہارے ساتھ ہوں تم آگے بڑھو۔" اتنے میں حضرت جبرائیلؑ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے۔ جب شیطان نے حضرت جبرائیلؑ کو دیکھا' اس وقت اس کا ہاتھ مشرکوں کے ایک شخص کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑایا اور اپنے ٹولے کو لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اس مشرک آدمی نے کہا: "اے سراقہ! تم تو ہمارے مددگار تھے؟" شیطان نے کہا: "میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے۔ مجھے اللہ سے خوف آتا ہے۔ وہ سخت سزا دینے والا ہے[2]۔"

اسی طرح امام طبرانی نے حضرت رفاعہ بن رافع انصاریؓ سے روایت کیا ہے کہ جب ابلیس نے غزوہ بدر کے دن فرشتوں کے ہاتھوں کفارِ قریش کی درگت بنتی دیکھی تو ڈر گیا کہ کہیں اسے بھی قتل نہ کر دیا جائے۔ جب اس نے بھاگنا چاہا تو حارث بن ہشام نے اسے پکڑ لیا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ یہ سراقہ بن مالک ہے۔ ابلیس نے حارثؓ کے سینے پر زور سے گھونسہ مارا اور اسے زمین پر گرا دیا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے بھاگا اور سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور کہا: "اے اللہ! میں تمہیں اپنی مہلت کا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔"

حضرت عمرؓ سے شیطان بھاگتا ہے

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے کہا:

---

[1] موطأ امام مالک' کتاب الجامع' جز (2)' صفحہ (233)' طباعت حلبی۔ نیز ملاحظہ ہو امام بیہقی کی "دلائل النبوۃ" جز (7)' صفحہ (95)۔ مزید ملاحظہ ہو مسند امام احمد بن حنبل جز (3)' صفحہ (419)

[2] ابن جریر طبری۔ تفسیر سورہ انفال آیت رقم (48)' نیز امام بیہقی کی دلائل النبوۃ جز (3)' صفحہ (78-79)

"یَا ابْنَ الْخَطَّابِ' وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطَانُ سَالِکًا فَجًّا اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ"

ترجمہ "اے خطاب کے بیٹے' اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' شیطان تمہیں جس رستے پر چلتے دیکھتا ہے' فوراً اپنا راستہ تبدیل کر کے دوسرے رستے پر ہو لیتا ہے[1]۔"

ابلیس کا تخت پانی پر ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اِنَّ عَرْشَ اِبْلِیْسَ فِی الْبَحْرِ فَیَبْعَثُ سَرَایَاہُ فَیَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُھُمْ عِنْدَہٗ مَنْزِلَۃً اَعْظَمُھُمْ فِتْنَۃً یَجِیْئُ اَحَدُھُمْ یَقُوْلُ: مَا تَرَکْتُہٗ حَتّٰی فَرَّقْتُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ امْرَاَتِہٖ فَیُدْنِیْہِ مِنْہُ وَیَقُوْلُ: نَعَمْ اَنْتَ۔"

ترجمہ "ابلیس کا تخت سمندر میں ہے۔ وہ اپنے لشکر کو ٹولیوں کی شکل میں بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں میں فتنہ و فساد پھیلائیں۔ ان میں ابلیس کے نزدیک سب سے اونچا مقام اس کا ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ کھڑا کر کے آتا ہے۔ ان میں سے اگر کوئی ابلیس کے پاس آتا اور کہتا ہے: میں نے فلاں شخص کو اس وقت تک نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق نہ دے دی تو ابلیس اسے اپنے قریب بٹھاتا ہے اور کہتا ہے: ہاں تم نے اصل کام کیا ہے[2]۔"

استحاضہ شیطان کا ٹھڈہ ہے

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "مجھے بہت زیادہ استحاضہ آتا تھا' میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّمَا ھِیَ رَکْضَۃٌ مِنْ رَکَضَاتِ الشَّیْطَانِ۔"

---

[1] صحیح بخاری شریف' فضائل اصحاب النبی باب (6)' کتاب الادب باب (68)' کتاب بدء الخلق باب (11)' نیز ملاحظہ ہو صحیح مسلم شریف کتاب فضائل صحابہ حدیث نمبر (622)' مزید ملاحظہ ہو مسند امام احمد بن حنبل جز (1)' صفحہ نمبر (187,182,171)

[2] صحیح مسلم شریف' کتاب المنافقین: حدیث نمبر (66' 67)' نیز ملاحظہ ہو مسند امام احمد بن حنبل جز (3)' صفحات: (384,366,354,322,314)

ترجمہ "یہ شیطان کے ٹھڈوں میں سے ایک ٹھڈہ ہے۔"[1]

ایک اور صحیح حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے استحاضہ کا سبب بیان فرماتے ہوئے کہا:

"اِنَّ ذٰلِكَ عِرْقٌ۔"

ترجمہ "یہ ایک رگ ہے۔"

یہ حدیث پچھلی حدیث سے نہیں ٹکراتی کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی آپ پڑھ چکے ہیں:

"اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ۔"

ترجمہ "شیطان آدمی میں خون کی رگوں میں دوڑتا ہے۔"

لہٰذا اس مخصوص رگ میں دوڑتے ہوئے اگر وہ ٹھڈہ مارتا ہے تو اس سے استحاضہ کا خون جاری ہو جاتا ہے اور تجربہ سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ شیطان کو خاص اس رگ میں بہت تصرف حاصل ہے اور اکثر جادوگر جو جنات سے عملیات کرواتے ہیں' ان کے اس مخصوص ٹھڈے سے کام لیتے ہیں جو عورتوں میں نزیف کی بیماری (Bleeding) کا باعث بنتا ہے۔

شیطان ہر اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو سوادِ اعظم کے خلاف ہو

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا:

"مَنْ اَرَادَ بُحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مَعَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ۔"

ترجمہ "جو شخص جنت کے درمیان گھر کی خواہش رکھتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ جماعت کا ساتھ دے کیونکہ شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے بہ نسبت ایک آدمی کے زیادہ دور رہتا ہے۔"[2]

اقبال نے بھی غالباً اس حدیث کی تشریح میں کہا ہے:

[1] موطا امام مالک' کتاب الحج حدیث نمبر (124)' نیز ملاحظہ ہو سنن ابوداؤد' کتاب الطہارۃ' باب (109)' مسند امام احمد بن حنبل' جلد (6)' صفحات: (464-439)' سنن ترمذی کتاب الطہارۃ باب (95)' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[2] مسند امام احمد حنبل جز (1)' صفحہ (26)' سنن ترمذی کتاب الفتن باب (7)' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے مطابق حسن صحیح غریب ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

ایک اور مقام پر کہا:

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

امام ترمذی نے حضرت اسامہ بن شریکؓ سے روایت کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

"يَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَاِذَا شَذَّ الشَّاذُّ مِنْهُمْ اخْتَطَفَهُ الشَّيَاطِيْنُ كَمَا يَخْطِفُ الذِّئْبُ الشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ۔"

ترجمہ "اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔ اس جماعت سے جو شخص بھی نکلتا ہے' شیاطین اسے اچک لیتے ہیں بالکل ایسے جیسے بھیڑیا اجاڑ سے اکیلی بکری کو اچک لیتا ہے۔"[1]

ایک عالم دین شیطان پر بہت بھاری ہوتا ہے۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَفَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔"

ترجمہ "ایک عالم دین' شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔"[2]

بچے کی پیدائش پر شیطان کی آمد

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٍ اِلَّا مَسَّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا۔"

[1] سنن ترمذی شریف۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

[2] سنن ترمذی شریف کتاب العلم' باب (19)' نیز ملاحظہ ہو سنن ابن ماجہ شریف مقدمہ' باب (17)۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی سند سے جانتے ہیں۔

ترجمہ "ابن آدم کا کوئی بھی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے اس کی پیدائش کے وقت چھوتا ہے۔ اس کے اس چھونے سے وہ بچہ روتا ہے۔ سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے[1]۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم شریف کی تشریح میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہمیں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت سے بتایا کہ تمام انبیاء اس خصوصیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شامل ہیں۔"

شیطان انسان کے خون میں گردش کرتا ہے

ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلشَّيْطَانُ يَجْرِیْ مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔"

ترجمہ "یقیناً شیطان آدمی کے خون کی نالیوں میں دوڑتا ہے[2]۔"

شیطان سوتے ہوئے شخص کے سر پر تین گرہیں لگا دیتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ كُلُّهَا، فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔"

ترجمہ "جب تم میں سے کوئی شخص بھی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصہ پر تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر گرہ پر وہ یہ بات کہتا ہے: "تمہارے آگے ایک طویل رات پڑی ہے، سو جاؤ۔" لیکن اگر کوئی شخص اٹھتا ہے اور اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وہ وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر وہ نماز بھی پڑھتا ہے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ ایک چست اور ہشاش بشاش شخص

1 صحیح بخاری شریف۔ کتاب الانبیاء باب (44) نیز صحیح مسلم شریف۔ کتاب الفضائل (146)
2 صحیح بخاری شریف۔ کتاب الاحکام باب (21)

کی مانند اپنی صبح کا آغاز کرتا ہے۔ اگر حالت اس کے برعکس ہو تو وہ ایک خبیث النفس سست شخص کی مانند اپنی صبح کا آغاز کرتا ہے[1]۔"

ڈراؤنا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنْ رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا، فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ۔"

ترجمہ "اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور عام خواب شیطان کی طرف سے، پس تم میں سے کوئی اگر ناپسندیدہ خواب دیکھے تو جاگنے کے بعد تین دفعہ اپنے بائیں طرف تھوکے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ (یوں کہے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا۔) اس عمل سے وہ خواب اسے کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا[2]۔"

اسی طرح ایک اور حدیث ہے جسے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: مِنْهَا تَهَاوِيْلُ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيُحْزِنَ ابْنَ آدَمَ وَمِنْهَا مَا يَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِيْ يَقْظَتِهٖ فَيَرَاهُ فِيْ مَنَامِهٖ وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔"

ترجمہ "خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلی قسم میں ڈراؤنے خواب ہیں جو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں تا کہ آدمی کو غمگین کر دے، دوسری قسم وہ باتیں جو انسان جاگتے میں سوچتا رہتا ہے اور پھر سوتے میں دیکھتا ہے اور تیسری قسم نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے[3]۔"

1 صحیح بخاری شریف۔ کتاب التہجد باب (12)۔ نیز صحیح مسلم شریف کتاب المسافرین حدیث نمبر (207)
2 صحیح بخاری شریف، کتاب التہجد باب (13)، نیز صحیح مسلم شریف کتاب المسافرین حدیث (205)
3 سنن ابن ماجہ شریف، کتاب الرؤیا، باب (3)

اس حدیث مبارک میں جو تیسری قسم بتائی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی اشارہ ہوتا ہے کہ فلاں کام کیا جائے یا فلاں کام کرنے سے گریز کیا جائے۔

شیطان، حضور اکرم ﷺ کی شکل مبارک اختیار نہیں کرسکتا

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي۔"

ترجمہ "جس شخص نے مجھے دیکھا اس نے سچ مچ مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں اپنے آپ کو نہیں دکھا سکتا۔"

ایک اور روایت میں الفاظ یوں ہیں:

"مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي۔"

ترجمہ "جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا[1]۔"

شیطان کے بیٹھنے کی جگہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوپ اور چھاؤں دونوں میں بیک وقت بیٹھنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ "مجلس الشیطان" یعنی شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے[2]۔

اس سے مراد یہ ہے کہ شیطان یا جنات کے بیٹھنے کا طریقہ یوں ہے کہ آدھے دھوپ میں ہوتے ہیں اور آدھے چھاؤں میں۔

ظالم جج کے ساتھ ہر وقت شیطان رہتا ہے

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللّٰہُ مَعَ الْقَاضِی مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْہُ وَلَزِمَہُ الشَّیْطَانُ۔"

1. صحیح بخاری شریف، کتاب العلم باب (38) نیز صحیح مسلم شریف، کتاب الرؤیا حدیث نمبر (11)
2. مسند امام احمد بن حنبل ج (3) صفحہ (414)

ترجمہ "اللہ تعالیٰ جج کے ساتھ اس وقت تک رہتے ہیں جب تک وہ ظلم نہیں کرتا، جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے چھوڑ دیتے ہیں اور شیطان اس کا ہر وقت کا ساتھی بن جاتا ہے[1]۔"

جب اذان بلند ہوتی ہے تو شیطان بھاگ اٹھتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلَاۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّأْذِیْنَ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاۃِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا یَخْطُرُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِہٖ یَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا وَاذْکُرْ کَذَا بِمَالَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ مِنْ قَبْلُ، حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَایَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی۔"

ترجمہ "جب نماز کے لیے بلایا جاتا ہے تو شیطان اتنے زور سے بھاگتا ہے کہ آواز بلند اس کے ہوا خارج ہوتی ہے تاکہ وہ اذان نہ سن سکے۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر آجاتا ہے۔ جب جماعت کھڑی ہونے لگتی ہے تو وہ پھر بھاگ اٹھتا ہے اور جب نماز شروع ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے اور انسان کو خیالات میں گھیر لیتا ہے۔ وہ کہتا ہے: فلاں چیز یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو، ہر وہ بات جو بھلائے بیٹھا ہوتا ہے، شیطان اسے یاد کرواتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شخص یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں[2]۔"

جب انسان سجدہ کرتا ہے تو شیطان زاروقطار روتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِذَا قَرَءَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَۃَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ: یَاوَیْلَہٗ، اُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَعَصَیْتُ فَلِیَ النَّارُ۔"

ترجمہ "جب انسان سجدہ تلاوت کرتا ہے تو شیطان دور ہٹ کر رونا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے:

1. سنن ترمذی شریف کتاب الاحکام باب (4) نیز سنن ابن ماجہ شریف، کتاب الاحکام باب (2)
2. صحیح بخاری شریف کتاب الاذان باب (4) نیز صحیح مسلم شریف، کتاب الصلاۃ حدیث نمبر (19)

میں کتنا بدنصیب ہوں' ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس نے فوراً سجدہ کر لیا ہے۔ لہٰذا اس کے لیے جنت ہے اور مجھے بھی سجدہ کا حکم دیا گیا تھا لیکن میں نے نافرمانی کی' لہٰذا میرے لیے دوزخ ہے[1]۔"

نماز کے دوران جمائی لینا' اونگھنا یا چھینک مارنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے

حضرت دینارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔"

ترجمہ "نماز میں چھینک' اونگھ' جمائی' حیض اور قے آنا یا نکسیر پھوٹنا' شیطان کی طرف سے ہے[2]۔"

جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلْأَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔"

ترجمہ "تحمل مزاجی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے[3]۔"

گدھا شیطان کو دیکھ کر ہنکارتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا۔"

ترجمہ "جب تم مرغ کو چیختے سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ ایک فرشتے کو دیکھ کر چیختا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ گدھا ایک شیطان کو دیکھ کر ہنکارتا ہے[4]۔"

---

1. صحیح مسلم شریف' کتاب الایمان حدیث نمبر (133)
2. سنن ترمذی شریف' کتاب الادب باب (7-8)
3. سنن ترمذی شریف' کتاب البر باب (66)
4. صحیح بخاری شریف' کتاب بدء الخلق (15)' نیز سنن ابوداؤد' کتاب الادب (106)

خلاصہ افکار

جنات و شیاطین کے احوال آپ نے سنے۔ نیز اس موضوع پر قرآنی آیات مبارکہ' احادیث شریفہ' اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور علماء کے اقوال بھی آپ کے نظر سے گزرے۔ ان تمام دلائل و شواہد کی روشنی میں ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جنات و شیاطین کے بارے میں چند حقائق ایسے ہیں جنھیں جھٹلایا نہیں جاسکتا اور وہ حقائق مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو فرمان الٰہی:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔"

ترجمہ "میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

(سورہ الذٰریٰت: آیت 56)

۲۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات انسانوں سے پہلے پیدا کیے گئے۔ ملاحظہ ہو فرمان الٰہی:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ۔"

ترجمہ "یقیناً ہم نے انسان کو خشک مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی تھی' پیدا فرمایا ہے اور اس سے پہلے ہم نے جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔" (سورہ حجر: آیت 26-27)

۳۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات شادیاں کرتے ہیں اور ان کی نسل چلتی ہے۔ ملاحظہ ہو فرمان الٰہی:

"لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ۔"

ترجمہ "جنہیں (یعنی حوروں کو) ان سے پہلے کسی جن وانس نے ہاتھ نہیں لگایا۔"

(سورہ رحمٰن: آیت 56)

۴۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات بھی انسانوں کی طرح موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو فرمان الٰہی:

"كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ۔"

ترجمہ "روئے زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں۔ صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور احسان والی ہے، باقی رہ جائے گی۔" (سورہ رحمٰن: آیت 26-27)

۵۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات کی رہائش ویرانوں، قبرستانوں اور گندگی کی جگہوں پر ہوتی ہے۔
ملاحظہ ہو حدیث نبوی:

"اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔"

ترجمہ "یہ جو قضاء حاجت کی جگہیں ہیں یہاں پر جنات ہوتے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص بھی بیت الخلاء جائے تو پہلے یہ کہے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" (اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔" (سنن ابوداؤد: کتاب طہارت، باب (3))

۶۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات اس گھر میں ڈیرہ نہیں لگاتے جہاں اللہ کا ذکر کیا جائے یا قرآن پاک کی تلاوت کی جائے۔ اسی لیے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں ہر کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنے کی ہدایت کی تاکہ اس کی بدولت ہم شیطان مردود کو بھگا سکیں۔

۷۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات کو اللہ تعالیٰ نے مختلف شکلیں اختیار کر لینے کی طاقت بخشی ہوئی ہے۔ غزوہ بدر میں شیطان، سراقہ بن مالک کی شکل اختیار کر کے مشرکوں کو جنگ پر اکساتا رہا اور انہیں فتح کے سبز باغ دکھاتا رہا۔ ملاحظہ ہو فرمان الٰہی:

"وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ۔"

ترجمہ "جب شیطان نے ان کے اعمال مزین کر کے انہیں دکھائے اور کہا کہ آج انسانوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور میں بھی تمہارا حمایتی ہوں۔" (سورہ انفال: آیت 48)

۸۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات ایک کمزور مخلوق ہیں۔ ملاحظہ ہو فرمان الٰہی:

"اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا۔"

ترجمہ "یقیناً شیطان کا حیلہ نہایت کمزور ہوتا ہے۔" (سورہ نساء: آیت: 76)

کیونکہ جنات کے بس میں نہیں کہ کسی انسان کو کوئی برا کام کرنے پر مجبور کریں، ان کا طریقہ واردات یہ ہوتا ہے کہ برائی کو اس قدر خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں کہ برائی بھلائی دکھائی دینے لگتی ہے لیکن جب کوئی شخص شیطان کے اس بہکاوے میں آ جاتا ہے اور جان بوجھ کر دھوکہ کھانے لگتا ہے اور اس کی اطاعت میں لگ جاتا ہے تو پھر جنات اس پر مسلط ہو جاتے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے:

"اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ۔"

ترجمہ "میرے بندوں پر تیرا کوئی غلبہ نہیں، ہاں سوائے ان گمراہ لوگوں کے جو تیری پیروی کریں۔"
(سورہ حجر: آیت: 42)

اور بزبان شیطان، اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ملاحظہ ہو:

"وَمَا كَانَ لِىَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِىْ فَلَا تَلُوْمُوْنِىْ وَلُوْمُوْا اَنْفُسَكُمْ۔"

ترجمہ "میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا ہی نہیں، ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی۔ پس تم مجھے الزام نہ دو بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔" (سورہ ابراہیم: آیت: 22)

۹۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنات انسانوں کی طرح مکلف ہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ تمام انس وجن کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ ملاحظہ ہو فرمان الٰہی:

"وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِىَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِىْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِىَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِىَ

"اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءُ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔"

ترجمہ "اور یاد کرو جب کہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا' وہ قرآن سن رہے تھے۔ پس جب نبی کے پاس پہنچ گئے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب تلاوت ختم ہوئی تو وہ اپنی قوم کو آگاہ کرنے کے لیے واپس لوٹ گئے' کہنے لگے: اے ہماری قوم ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہبری کرتی ہے۔ اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کا کہا مانو' اس پر ایمان لاؤ' اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔ اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کا کہا نہ مانے گا وہ زمین میں کہیں بھاگ کر اللہ کو تھکا نہیں سکتا۔ اور نہ اللہ کے سوا کوئی اور اس کے مددگار ہوں گے۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔" (سورہ احقاف: آیت: 29-32)

۱۰۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان کے ساتھ' جنات میں سے ایک قرین (ہمزاد) ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو فرمان رسول ﷺ:

"مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا: وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاِيَّايَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔"

ترجمہ "تم میں سے ہر شخص کے ہمراہ ایک قرین جنوں میں سے اور ایک قرین فرشتوں میں سے متعین کر دیا گیا ہے۔ صحابہ نے کہا: آپ ﷺ کے ساتھ بھی اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی لیکن مجھے اللہ تعالیٰ نے اس پر غلبہ عطا فرمایا ہے۔ لہٰذا اب وہ مسلمان ہو چکا ہے اور مجھے صرف بھلائی پر اکساتا ہے۔"[1]

۱۱۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ شیطان مردود کا ہدف انسان کو شرک میں مبتلا کرنا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے وہ طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو فرمان الٰہی:

---
[1] صحیح مسلم شریف 157/17 شرح امام نووی رحمۃ اللہ علیہ۔

"قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ۔"

ترجمہ "شیطان نے کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ لہٰذا مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لیے دلفریبیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکادوں گا' سوائے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہو۔" (سورہ حجر: آیت: 39-40)

۱۲۔ آخر میں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جنات انسانوں پر باقاعدہ حملہ آور ہوتے ہیں اور انسانی جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور یہ کہ انہیں صرف کلام الٰہی سے باہر نکالا جا سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو فرمان الٰہی:

"اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ۔"

ترجمہ "جو لوگ سود کھاتے ہیں' ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔" (سورہ بقرہ: آیت: 275)

نیز ملاحظہ ہو حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہم کی روایت کردہ حدیث جس میں آپ فرماتے ہیں: "جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف کا گورنر بنایا تو اس کے بعد مجھے یوں لگتا تھا کہ نماز کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ مجھے یہ پتہ بھی نہ چلتا تھا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ میں اس حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: 'ابو العاص کے بیٹے؟" میں نے کہا: "جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ نماز کے دوران کوئی چیز میرے سامنے آ جاتی ہے اور مجھے پتہ نہیں چلتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ شیطان ہے' اسے میرے قریب کرو۔" میں آپ ﷺ کے قریب ہو گیا اور اپنے دونوں پیروں کے بل بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور میرے منہ میں تھوکا اور فرمایا: "اے اللہ کے دشمن باہر نکل۔" آپ ﷺ نے یہ عمل تین دفعہ کیا اور پھر مجھ سے فرمایا: "جاؤ اپنی گورنری سنبھالو۔" عثمان بن ابو العاص ؓ کہتے ہیں: "خدا کی قسم اس کے بعد وہ کبھی میرے سامنے نہیں آیا۔" (سنن ابن ماجہ: 1175/2)

عزیزانِ گرامی! جنات کا سایہ ہو یا جادو کا اثر، ہمیں صرف اور صرف قرآن وسنت سے علاج کرنے کا حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۔"

ترجمہ "بے شک اللہ اس جادو کو ناکارہ کردے گا۔ یقیناً اللہ فسادیوں کے کام کو پنپنے نہیں دیتا۔ پھر اللہ اپنے کلام کے ذریعے حق کو غالب کردیتا ہے، خواہ یہ بات مجرموں کو بری ہی کیوں نہ لگے۔"

(سورہ یونس: آیت: 81-82)

باب دوم

جادو

جادو کی تعریف

لغوی تعریف

امام ازہری کا قول ہے: "جادو ہر اس عمل کو کہتے ہیں جس کی بدولت شیطان کا قرب حاصل کیا جائے اور اس عمل میں شیطان کی مدد بھی شامل ہو۔ اصل میں جادو سے مراد کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹا کر کسی اور شکل میں پیش کرنا ہے۔"

ایک جادوگر جب باطل کو حق کی صورت میں پیش کرتا ہے تو وہ اپنے جادو کے ذریعے اس چیز کی حقیقت کو بدل چکا ہوتا ہے۔[1]

ابن فارس کہتے ہیں:

"باطل کو حق کی صورت میں پیش کرنا جادو کہلاتا ہے۔"[2]

اصطلاحِ شریعت میں جادو کی تعریف

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں: "شریعت کی رو سے جادو ہر اس کام کو کہتے ہیں جس کا سبب پوشیدہ ہو اور اپنی حقیقت کے خلاف لگے۔ نیز وہ کام راز داری اور دھوکہ پر مبنی ہو۔"[3]

علامہ ابن قدامہ مقدسی فرماتے ہیں: "جادو چند منتر اور کلام سے عبارت ہے جسے پڑھا، لکھا یا کیا جاتا ہے۔ جادو ایک حقیقت ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض جادو ایسے ہیں جن سے قتل کیا جاسکتا ہے، بعض ایسے ہیں جن سے بیمار کیا جاسکتا ہے، بعض ایسے ہیں کہ جن سے خاوند کو بیوی کے پاس جانے سے روکا جاسکتا ہے، بعض ایسے ہیں کہ جن سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈالی جاسکتی ہے اور بعض ایسے ہیں

---

[1] لسان العرب جز (4)، صفحہ (348)، بیروت۔
[2] المصباح المنیر (267)، مکتبہ علمیہ بیروت۔
[3] المصباح المنیر (268)، بیروت۔

کہ میاں بیوی میں نفرت ڈالنے کا باعث بنتے ہیں یا دو اشخاص میں محبت پیدا کر دیتے ہیں[1]"۔

معاصرین میں سے جناب وحید عبدالسلام بالی جادو کی تعریف لکھتے ہیں: "جادو دراصل جادوگر اور جن کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ جس کی رو سے جادوگر چند حرام اور شرکیہ اعمال کرتا ہے اور ان اعمال کے بدلے میں وہ جن اس جادوگر کی اطاعت کرتا ہے اور اس کے مطالبے پورے کرتا ہے[2]"۔

جادو کے وجود پر قرآن وحدیث سے دلائل

اولاً: قرآن کریم سے دلائل

۱۔ "وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَارِّيْنَ بِهٖ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهٗ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔"

ترجمہ "اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمانؑ کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمانؑ نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں ہاروت وماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا۔ وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر۔ پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے۔ جبکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ اس کاروبار کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یقیناً یہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے

---

۱ المغنی ج(10) صفحہ(104)

۲ سورہ بقرہ آیت 102

ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ جان جاتے۔ اگر یہ لوگ صاحب ایمان متقی بن جاتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں بہترین ثواب ملتا۔ کاش کہ یہ لوگ جان جاتے۔" (سورہ بقرہ: آیت: 102)

۲۔ "قَالَ مُوْسٰى أَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرٌ هٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُوْنَ۔"

ترجمہ "موسیٰؑ نے فرمایا کہ کیا تم اس صحیح دلیل کی نسبت جب کہ وہ تمہارے پاس پہنچی۔ ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے، حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوا کرتے[1]"۔

۳۔ "فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۔"

ترجمہ "سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے، اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ دلیل صحیح کو اپنے وعدوں کے موافق ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں[2]"۔

۴۔ "فَأَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى وَأَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا إِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى۔"

ترجمہ "پس موسیٰ اپنے دل ہی دل میں ڈرنے لگے۔ ہم نے فرمایا: کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔ تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے۔ انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا[3]"۔

۵۔ "وَأَوْحَيْنَا إِلٰى مُوْسٰى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ فَوَقَعَ

---

۱ سورہ یونس: آیت:77

۲ سورہ یونس: آیت:81-82

۳ سورہ طٰہٰ: آیت:67-69

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ۔“

ترجمہ ”اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ آپ اپنا عصا ڈال دیجیے۔ سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے اور وہ جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے۔ کہنے لگے: ہم ایمان لائے رب العالمین پر، جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے[1]۔“

۲۔ ”قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔“

ترجمہ ”آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی برائی سے (بھی) اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے[2]۔“

امام قرطبی فرماتے ہیں: ”وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ“ سے مراد جادوگرنیاں ہیں جو دھاگوں پر لگائی گئی گرہوں پر منتر پڑھ پڑھ کر پھونکیں مارتی ہیں[3]۔“

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: ”سورہ فلق کی یہ آیت: ”وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ“ کے بارے میں حضرت مجاہد، حضرت عکرمہ، حضرت حسن، حضرت قتادہ اور حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جادوگرنیاں ہیں[4]۔“

ثانیاً: سنت سے دلائل

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ، حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ

---

[1] سورہ الاعراف: آیت (117-122)

[2] سورہ الفلق: آیت: 1-5

[3] تفسیر قرطبی، جز (20)، صفحہ (257)

[4] تفسیر ابن کثیر، جز 4، صفحہ (573)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِيْ لٰكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: ”يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ؟ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوْبٌ، قَالَ مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ: قَالَ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ: فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ: ”يَا عَائِشَةُ كَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَكَاَنَّ رُءُوْسَ نَخْلِهَا “رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ“ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: قَدْ عَافَانِي اللّٰهُ فَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ فِيْهِ شَرًّا، فَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ“

ترجمہ ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں: بنو زریق کے ایک شخص جس کا نام لبید بن اعصم تھا، نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا۔ آپ ﷺ کو یوں لگتا تھا کہ آپ ﷺ نے کوئی کام کیا ہے لیکن حقیقت میں آپ ﷺ نے نہیں کیا تھا۔ پھر ایک دن یا شاید رات تھی، آپ ﷺ میرے پاس تھے، آپ ﷺ بہت دیر تک دعا کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ اللہ نے مجھے اس بات کا جواب دیا ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی۔ میرے پاس دو آدمی آئے، ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اس آدمی کو کیا ہوا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے پوچھا: کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا: ”کس چیز میں؟ دوسرے نے کہا: کنگھی میں، کنگھی میں پھنس کر ٹوٹنے والے بالوں میں اور نر کھجور کے چھلکے میں جادو کیا ہے۔ پہلے نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا: ذروان کے کنویں میں ہے۔ آپ ﷺ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کے ساتھ اس کنویں پر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ رضی اللہ عنہا اس کا پانی ایسے تھا جیسے اس میں مہندی گھولی ہوئی ہو اور وہاں کھجور کے درختوں کی چوٹیاں ایسی تھیں جیسے شیطانوں کے سر ہوتے ہیں۔" میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اسے نکلوایا کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اللہ نے شفا دے دی تھی' لہٰذا مجھے اچھا نہیں لگا کہ لوگوں میں یہ ناپسندیدہ بات پھیلاؤں۔" اس کے بعد آپ ﷺ کے حکم پر اس کنویں کو بھر دیا گیا[1]۔"

اس حدیث کی مختلف روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر جو جادو کیا گیا۔ اس کا تعلق "ربط" سے تھا یعنی ایسا جادو جس میں شوہر کو بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے ازدواجی تعلق قائم کر سکتے ہیں لیکن جب آپ ﷺ ان میں سے کسی کے قریب جاتے تو یہ تعلق قائم نہ کر پاتے۔ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس جادو نے آپ ﷺ کی عقل مبارک پر یا آپ ﷺ کے دیگر تصرفات اور سلوک پر کوئی اثر نہیں کیا بلکہ جادو کا اثر صرف اور صرف آپ ﷺ کے ازدواجی تعلق تک محدود تھا' جسے "سحر ربط" یا "باندھنے کا جادو" کہا جاتا ہے۔

اس جادو کا اثر چند روز تک رہا' اس کے بعد آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بہت گڑ گڑا کر دعا کی کہ یہ کیفیت ختم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا اور دو فرشتے بھیج کر آپ ﷺ کو یہودیوں کی اس سازش سے آگاہ فرمایا۔

اس حدیث کی مختلف روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں نے حضور اکرم ﷺ کو اس جادو سے قتل کرنے کی کوشش کی اور اس مقصد کے لیے انہوں نے اپنے سب سے بڑے جادوگر لبید بن اعصم کی خدمات حاصل کیں۔

یہاں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ حضور اکرم ﷺ پر جادو کا اثر ہو جانے سے آپ ﷺ کے مقام نبوت میں نعوذ باللہ کوئی فرق نہیں آتا' کیونکہ جادو ایک مرض ہے اور بتقاضائے بشریت کسی بھی نبی پر اس کا اثر ہو سکتا ہے اور ہمارا جازم اعتقاد ہے کہ جادو کا اثر بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر (102) میں پڑھا:

"وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ"

[1] صحیح بخاری شریف (فتح الباری: جز (10)' صفحہ (22) نیز صحیح مسلم شریف' کتاب السلام' باب السحر۔

ترجمہ "اور در اصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔"

لہٰذا آپ ﷺ پر بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے جادو کا اثر ہوا اور جب آپ ﷺ نے اپنے اوپر غیر معمولی اثرات محسوس کیے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور گڑ گڑا کر شفا طلب کی۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف شفا عطا فرمائی بلکہ مرض کا اصل سبب بھی بتا دیا اور یہودیوں کی سازش منکشف فرما دی۔

قرآن مجید میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ پر بھی جادو کا اثر ہوتا ہے اور انہیں گمان ہونے لگتا ہے کہ فرعون کے جادوگروں نے جو اشیاء پھینکیں ہیں وہ واقعی سانپ بن گئی ہیں اور آپ ان جادو کے سانپوں سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر یہ بات منکشف فرماتے ہیں کہ یہ جادو ہے اور یہ جادوگر لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى۔"

ترجمہ "ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔ تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے۔ انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا۔ اب تو تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ علیہم السلام کے پروردگار پر ایمان لائے[1]۔"

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کی حفاظت خود فرماتے ہیں اور انہیں ان کے دشمنوں پر فتح عطا فرماتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر معجزات کا ظہور ہوتا ہے اور وہ آزمائشیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء علیہم السلام کو آتی ہیں وہ ان کی قوت ایمانی میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔

۲۔ "عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ

[1] سورہ طٰہٰ: آیت: 68-70

وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔"

ترجمہ ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ''یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا' جادو' کسی ایسے شخص کو قتل کر دینا جس کا قتل کرنا حرام ہو ہاں مگر حق کے ساتھ' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے بھاگ اٹھنا اور بھولی بھالی مومن اور پاکیزہ عورتوں پر بہتان لگانا[1]۔''

اس حدیث مبارک میں حضور اکرم ﷺ ہمیں جادو سے بچنے کا حکم دے رہے ہیں اور واضح فرما رہے ہیں کہ جادو گناہ کبیرہ ہے۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور ایک باقاعدہ علم ہے کوئی خرافات نہیں۔

۳۔ "عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ۔"

ترجمہ ''جس شخص نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا' اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔ وہ جتنا علم نجوم حاصل کرے گا' اتنا ہی جادو کا علم حاصل کرے گا[2]۔''

اس حدیث مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ علم نجوم بھی جادو سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے بلکہ علم نجوم ایسا راستہ ہے جس پر چل کر انسان جادو تک جا پہنچتا ہے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جادو ایک علم ہے جسے سیکھا جاتا ہے۔ اس بات پر تو قرآن مجید کی یہ آیت بھی شاہد ہے:

"فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ۔"

''وہ لوگ ان دونوں سے وہ کچھ سیکھتے تھے جس سے خاوند بیوی میں جدائی ڈال دیتے[3]۔''

---

[1] صحیح بخاری شریف' فتح الباری جز (5)' صفحہ (393)' نیز صحیح مسلم شریف شرح نووی' جز (2)' صفحہ (83)

[2] سنن ابو داؤد شریف اور سنن ابن ماجہ شریف۔ اس حدیث کو علامہ محمد ناصر الدین البانی نے حسن قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح ابن ماجہ' جز (2)' صفحہ (305)' حدیث نمبر (3002)

[3] سورہ بقرہ: آیت (102)

۴۔ "عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ اَوْ تُطُيِّرَ لَهٗ اَوْ تَكَهَّنَ اَوْ تُكُهِّنَ لَهٗ اَوْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَهٗ وَمَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔"

ترجمہ ''حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بدشگونی کرے یا اس کے لیے بدشگونی کی جائے' یا علم نجوم حاصل کرے یا اس کے لیے علم نجوم کے ذریعے عملیات کیے جائیں' یا جادو کرے یا اس کے لیے جادو کیا جائے۔ اور جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور جو کچھ وہ بتاتا ہے اسے سچ سمجھتا ہے تو اس نے اس کلام سے کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا[1]۔''

اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے جادو سے اور جادوگر کے پاس جانے سے روکا ہے۔ آپ ﷺ کا جادو سے روکنا اس بات کی دلیل ہے کہ جادو کا وجود ہے اور اس کی اپنی حقیقت ہے۔

۵۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَلَا مُؤْمِنٌ بِسِحْرٍ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ۔"

ترجمہ ''حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں شراب خور' جادو پر یقین کرنے والا اور قطع رحمی کرنے والا داخل نہیں ہوگا[2]۔''

اس حدیث میں یہ بات سمجھائی جا رہی ہے کہ جادو بذات خود انسان پر اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ اس

---

[1] امام ہیثمی نے مجمع الزوائد (20/5) میں کہا ہے: اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' نیز امام منذری نے ''ترغیب'' (32/4) میں کہا ہے: اس کی سند جید ہے۔ علامہ البانی نے ''تخریج الحلال والحرام'' میں نمبر (289) کے تحت اس حدیث کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے: اس حدیث کا درجہ حَسَنٌ لغیرہٖ ہے۔

[2] اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے ''تخریج الحلال والحرام'' میں نمبر (291) کے تحت اس حدیث کا ذکر کیا اور کہا ہے: اس حدیث کا ایک شاہد ابو سعید کی حدیث ہے جس کی وجہ سے یہ حدیث حسن کے درجے تک جا پہنچتی ہے۔

میں اصل تاثیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ جو شخص جادو کے بذات خود اثر انداز ہونے پر یقین رکھتا ہے وہ جنت سے محروم رہے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ"

ترجمہ "اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے [1]۔"

جادو اور جن کا باہمی تعلق

عام طور پر یوں ہوتا ہے کہ جادوگر اور جن کے درمیان معاہدہ تعاون طے پاتا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے جادوگر پہلے چند شرکیہ اور کفریہ اعمال کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں مذکورہ جن اس جادوگر کی اطاعت کرتا ہے یا کسی اور جن کو اس جادوگر کی خدمت پر مامور کرتا ہے۔ یعنی جادوگر کے احکامات کو نافذ کرنے والے دراصل جنات ہی ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جنات اور جادوگروں میں دوستی کے بجائے نفرت اور بغض پایا جاتا ہے۔ ایک جادوگر کی زندگی بہت بے سکونی اور عذاب کی کیفیت میں گزرتی ہے۔ دائمی سر درد اور دائمی بے خوابی کی شکایت رہتی ہے۔ ان میں اکثر کی اولاد نہیں ہوتی اور اگر اولاد پیدا ہو بھی جائے تو معذور پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ان آزمائشوں سے بچائے۔ آمین۔

جادوگر جن کو کیسے حاضر کرتا ہے؟

علمائے کرام نے بہت سے طریقوں کا ذکر کیا ہے جن کی مدد سے جادوگر لوگ جنات کو طلب کرتے ہیں۔ ان طریقوں میں سے آٹھ طریقے بہت مشہور ہیں۔

۱۔ قسم کا طریقہ

ایک اندھیرے کمرے میں آگ جلا کر جادوگر اس آگ میں خوشبوئیں ڈالتا ہے۔ اگر مقصد کسی میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا ہو تو بدبودار چیز اس آگ میں ڈالتا ہے اور اگر معاملہ کسی دو کے درمیان محبت پیدا کرنا ہو تو خوشبو والی چیز ڈالتا ہے اور اپنے منتر پڑھتا ہے۔ ان منتروں میں وہ جن پر اس کے سردار کی قسم کھاتا ہے اور اسے بلاتا ہے۔ مزید برآں ان منتروں میں جنات کے سرداروں سے مدد بھی

[1] سورہ بقرہ: آیت (102)

طلب کی جاتی ہے جو شرک اکبر ہے۔

۲۔ ذبح کا طریقہ

جادوگر کوئی پرندہ کبوتر مثلاً جانور یا مرغی وغیرہ طلب کرتا ہے تاکہ اسے جن کی خواہش کے مطابق ذبح کیا جائے۔ جن کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے بلکہ اس کے سردار کا نام لیا جائے۔ ذبح کرنے کے بعد اس کا خون مریض کے جسم پر ملا جاتا ہے یا اسے کسی کنویں میں یا بیابان جگہ پر پھینک دیا جاتا ہے جو کہ جنات کے مسکن ہوتے ہیں۔ اس سے جن جادوگر سے راضی ہوتا ہے اور اس کی بات مانتا ہے۔ یہ طریقہ بھی پہلے کی طرح ہے کیونکہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے ذبح کرنا بھی شرک اکبر ہے۔

۳۔ سفلی طریقہ

جادوگروں کا یہ بہت مشہور طریقہ ہے۔ اس میں جادوگر' اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو' قرآن کریم کی بے حرمتی کرتا ہے۔ قرآن کریم کو اپنے پاؤں کے نیچے باندھ کر اس کا (نعوذ باللہ من ذلک) جوتا بنا لیتا ہے اور گندگی میں چلتے ہوئے منتر پڑھتا ہے۔ اس سے جنات فوراً اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔

یہ ایک قاعدہ ہے کہ جادوگر جتنا بڑا کفریہ عمل کرتا ہے شیطان اس سے اتنا ہی خوش ہوتا ہے اور اتنی ہی لگن سے اس کی اطاعت کرتا ہے۔

سفلی عمل کرنے والا جادوگر اور بھی بہت سے جرائم کا مرتکب ہوتا ہے جن میں زنا' ہم جنس پرستی' محرم سے جنسی تعلق' دین کو یا خدا تعالیٰ کو گالیاں دینا شامل ہیں۔

۴۔ نجاست کا طریقہ

اس طریقے میں جادوگر (علیہ لعنت اللہ) قرآن پاک کی کوئی سورت حیض کے خون سے یا کسی اور نجاست سے لکھتا ہے۔ پھر اپنے منتر وغیرہ پڑھتا ہے۔ جس سے جن حاضر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جادوگروں کی خباثتوں سے محفوظ رکھے' ہمارے دلوں میں ایمان سلامت رکھے' ہمیں اسلام پر موت آئے اور ہمیں نیک لوگوں میں اٹھائے۔ آمین

۵۔ تنکیس کا طریقہ

تنکیس کا مطلب ہے الٹ دینا۔ اس طریقہ میں جادوگر قرآنی آیات کو الٹا کر کے لکھتا ہے یعنی آخر سے شروع کرتا ہے اور اول تک الٹے حروف لکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنا منتر پڑھتا ہے جس سے

جن حاضر ہو جاتا ہے۔

۶۔ تنجیم کا طریقہ

اس طریقہ میں جادوگر کسی مخصوص ستارے کے نکلنے کا انتظار کرتا ہے۔ مذکورہ ستارے کے طلوع ہونے پر جادوگر اس سے مخاطب ہوتا ہے اور منتر پڑھتا ہے جو کفر اور شرک پر مبنی ہوتا ہے۔ پھر چند عجیب وغریب حرکات کرتا ہے جس کی بدولت جن حاضر ہو جاتا ہے اور اس جادوگر کا جادو عمل میں لاتا ہے۔ اس طریقے سے جادو کرنے والوں کا دعویٰ ہے کہ ان کا یہ جادو اس وقت تک نہیں توڑا جا سکتا جب تک مذکورہ ستارہ دوبارہ نہیں نکلتا۔

اس طریقے میں بھی اعمال کفریہ موجود ہیں۔ نیز یہ اعتقاد کہ ستارے انسانوں کے احوال پر اثر انداز ہوتے ہیں، شرک ہے۔ رہا جادوگروں کا دعویٰ کہ ان کا یہ جادو توڑا نہیں جا سکتا۔ جب تک وہ ستارہ دوبارہ نہیں نکلتا تو یہ دعویٰ بھی غلط ہے کیونکہ کلام الٰہی یعنی قرآن مجید سے کوئی بھی جادو فی الفور ختم کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ ہتھیلی کا طریقہ

اس طریقے کے مطابق جادوگر ایک بچے کو طلب کرتا ہے اور اس کی بائیں ہتھیلی پر اس طرح کا مربع بناتا ہے۔
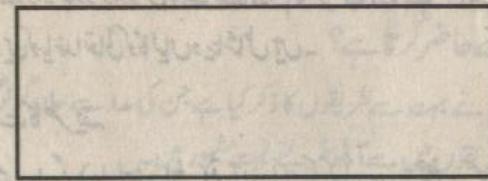
اس مربع کے چاروں طرف وہ جادو کے منتر لکھتا ہے جو شرک پر مبنی ہوتے ہیں۔ پھر اس کی ہتھیلی پر اس مربع کے درمیان تیل اور ایک نیلا پھول رکھتا ہے یا تیل اور نیلی روشنائی ڈال دیتا ہے۔ پھر ایک مستطیل کاغذ لے کر اس پر کچھ اور شرکیہ منتر لکھتا ہے اور اس کاغذ کو چھتری کی طرح بچے کے چہرے پر لٹکا کر اسے ٹوپی پہنا دیتا ہے تا کہ کاغذ ٹھہر جائے۔ بچے کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس ہتھیلی کو دیکھتا رہے۔ پھر بچے پر ایک موٹی سی بڑی چادر ڈال دی جاتی ہے تا کہ وہ اندھیرے میں بیٹھے۔ اس کے بعد جادوگر اپنے کفریہ منتر پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ اسی دوران بچے کو روشنی دکھائی دینے لگتی ہے اور اسے اپنی ہتھیلی پر چند شکلیں ہلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جادوگر بچے سے پوچھتا ہے کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے؟ بچہ کہتا ہے کہ کسی آدمی کی

شکل ہے۔ جادوگر اسے حکم دیتا ہے کہ تم اس آدمی سے کہو کہ جادوگر تمہیں یہ حکم دے رہا ہے۔ جادوگر کے حکم کے مطابق وہ شکل حرکت میں آ جاتی ہے۔

عام طور پر یہ طریقہ گمشدہ چیزوں کو ڈھونڈنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۸۔ آثار کا طریقہ

اس طریقے سے جادوگر مریض کی کوئی ایسی چیز طلب کرتا ہے جس میں اس کے پسینے کی بو ہو مثلاً اس کا رومال، پگڑی، بنیان یا قمیض وغیرہ۔ اس کپڑے کو وہ چار انگلیوں تک ناپ کر نشان لگا دیتا ہے۔ پھر سورہ تکاثر یا کوئی اور چھوٹی سورت بلند آواز سے پڑھتا ہے اور اس کے بعد آہستہ آواز میں اپنا شرکیہ وکفریہ منتر پڑھتا ہے۔ اس کے بعد وہ جن کو بلاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ اگر مریض کو جنات کا سایہ ہے تو اس کپڑے کو چھوٹا کر دو اور اگر اسے نظر لگی ہوئی ہے تو کپڑے کو لمبا کر دو اور اگر کوئی اور مرض ہے؟ (Medical Case) ہے تو ایسے ہی رہنے دو۔ اس کے بعد جادوگر اس کپڑے کو دوبارہ ناپتا ہے۔ اگر کپڑا چار انگلیوں سے چھوٹا ہو چکا ہو تو کہتا ہے کہ مریض آسیب زدہ ہے اور اگر کپڑا بڑھ چکا ہو تو کہتا ہے کہ نظر لگی ہے اور اگر کپڑا ویسے ہی ہو تو کہتا ہے تم کسی ڈاکٹر کے پاس جاؤ۔ اس طریقے میں جادوگر بھولے بھالے مریض کو یہ دھوکہ دیتا ہے کہ وہ قرآن کریم سے علاج کر رہا ہے جبکہ وہ دراصل اپنے شرکیہ منتروں اور غیر اللہ سے مدد طلب کر کے علاج کر رہا ہوتا ہے اور یہ شرک اکبر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جنات میں جھوٹ بہت زیادہ بولا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ایک بالکل ٹھیک انسان کا کپڑا چھوٹا کر دیں اور جادوگر اس کا جن نکالنے میں اس کی ناحق پٹائی کرتا رہے۔

یہ آٹھ طریقے ہیں جن کی مدد سے عام طور پر جادوگر لوگ جنات کو طلب کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی طریقے ہو سکتے ہیں لیکن ایک بات جو ان تمام طریقوں میں مشترک ہے وہ یہ ہے کہ سارے کے سارے طریقے کفر اور شرک پر مبنی ہیں جن کا مقصد صرف اور صرف شیطان مردود کو خوش کرنا اور معصوم انسانوں سے رقم بٹورنا ہے۔

یہاں ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک سادہ لوح شخص کیسے معلوم کرے کہ جس شخص کے پاس وہ علاج کرانے جا رہا ہے، آیا وہ عالم دین ہے یا کوئی جادوگر؟ کیونکہ آٹھویں طریقے (آثار کا طریقہ) میں آپ نے دیکھا کہ جادوگر مریض کو اس دھوکہ میں رکھتا ہے کہ وہ آیات قرآنیہ سے علاج کر رہا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ وہ صرف دکھلاوے کا قرآن پڑھتا ہے اور پھر اپنے شرکیہ منتروں پر آ جاتا ہے۔ لہٰذا علمائے کرام نے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، چند نشانیاں بتائی ہیں جن کی بدولت

ہم پہچان سکتے ہیں کہ فلاں شخص عالم دین ہے اور فلاں شخص جادوگر اور دھوکے باز ہے۔

وہ نشانیاں جن کی بدولت ہم پہچان سکتے ہیں کہ فلاں شخص جادوگر ہے

ذیل میں وہ علامات مذکور ہیں جن میں سے کوئی ایک علامت بھی آپ کسی معالج میں پائیں تو وہ بلاشک وشبہ جادوگر ہوگا۔ اس سے بچیں۔

۱۔ جو مریض سے اس کا اور اس کی والدہ کا نام پوچھے۔

۲۔ مریض کی ذاتی استعمال کی کوئی چیز طلب کرے جیسے کپڑے، ٹوپی، رومال یا بنیان وغیرہ۔

۳۔ ذبح کرنے کے لیے کوئی جانور طلب کرے اور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لے۔ بعض دفعہ اس جانور کا خون مریض کے درد والی جگہ پر ملا جاتا ہے یا گوشت وخون کو کسی ویران جگہ پر پھینکا جاتا ہے۔

۴۔ منتر وغیرہ لکھنا۔

۵۔ ایسے منتر پڑھے جن کا کوئی مفہوم سمجھ میں نہ آئے۔

۶۔ مریض کو کوئی ایسا دم لکھ کر دے جس میں خانے بنے ہوں اور ان خانوں میں کچھ حروف یا ہندسے لکھے ہوں۔

۷۔ مریض کو حکم دے کہ وہ لوگوں سے ایک معینہ مدت تک ملنا جلنا بند کردے اور یہ مدت کسی ایسے کمرہ میں گزارے جہاں سورج کی روشنی داخل نہ ہوتی ہو۔

۸۔ بعض دفعہ جادوگر مریض کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ چالیس دن تک پانی کو نہ چھوئے۔ اگر ایسی بات ہو تو آپ جان جائیں کہ وہ جن جو اس جادوگر کی مدد کر رہا ہے، عیسائی ہے۔

۹۔ مریض کو کچھ چیزیں دے تاکہ وہ انہیں زمین میں دفن کردے۔

۱۰۔ مریض کو چند کاغذ دے تاکہ وہ انہیں جلا دے اور اس سے اٹھنے والا دھواں سانس کے ذریعے اپنے جسم میں داخل کرے۔

۱۱۔ ایسا کلام بڑبڑائے جو ناقابل سمجھ ہو۔

۱۲۔ بعض دفعہ جادوگر مریض کو یہ بھی بتا دیتا ہے کہ اس کا اور اس کے شہر کا کیا نام ہے، اس کا کیا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے وہ آیا ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص معالج کے بھیس میں کسی مریض کو یہ باتیں بتائے تو جان لینا چاہیے کہ وہ شخص جادوگر ہے، اس سے بچنا چاہیے۔

۱۳۔ مریض کے لیے چند علیحدہ علیحدہ حروف کسی کاغذ پر یا کسی سفید رنگ کی مٹی چینی (Ceramic) کی پلیٹ پر لکھے اور اسے گھول کر پینے کو کہے۔

مندرجہ بالا علامات میں سے کوئی علامت بھی اگر آپ دیکھیں تو یقین کرلیں کہ آپ کا معالج ایک جادوگر ہے۔ آپ فوراً واپس چلے جائیں ورنہ آپ کا کیس مزید خراب ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیز میں شفا نہیں رکھی۔ مزید برآں اگر آپ اسی سے علاج کرواتے ہیں تو آپ حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کی زد میں آتے ہیں:

"مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔"

ترجمہ "جو شخص کسی کاہن (جادوگر) کے پاس گیا اور اس کی باتوں کو سچ مانا، اس نے اس قرآن سے کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے[1]۔"

اسلامی شریعت میں جادوگر کی سزا

علماء کرام کی اکثریت اس امر کی قائل ہے کہ جادوگر سزائے موت کا مستحق ہے اور اسے توبہ کا موقع بھی نہیں دیا جاتا۔ میں مختصراً چند علماء کے اقوال نقل کرتا ہوں۔

۱۔ امام اعظم حضرت ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا متفقہ فیصلہ۔

اگر کوئی مسلمان جادوگر کفریہ کلام کے ذریعے جادو کرتا ہے تو اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جادو کو کفر کہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتّٰى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ۔"

ترجمہ "وہ دونوں فرشتے جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کردیتے تھے کہ دیکھو ہم تو صرف ایک آزمائش ہیں، تم کفر نہ کرو[2]۔"

۲۔ علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ جو ایک حنبلی فقیہ ہیں، فرماتے ہیں:

جادوگر کی سزا قتل ہے۔ یہ سزا حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت حفصہ

---

[1] اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔ دیگر شواہد کی مدد سے حدیث حسن ہے۔

[2] سورہ بقرہ: آیت (102)

رضی اللہ عنہا، حضرت جندب بن کعبؓ، حضرت قیس بن سعدؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا بھی یہی قول ہے۔

۳۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن لوگوں نے جادوگر کی تکفیر کی ہے انہوں نے اس آیت کو دلیل بنایا ہے۔

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔"

ترجمہ "اگر وہ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں اس کا جو بدلہ ملتا، وہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔ کاش انہیں خبر ہوتی[1]۔"

اور اس کی سزا یہ ہے کہ اس کی گردن تلوار سے اڑا دی جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (محمد بن ادریس شافعی) اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

"ہمیں سفیان بن عیینہ نے بتایا، انہیں عمرو بن دینار نے بتایا تھا کہ انہوں نے بجلہ بن عبدہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ تمام جادوگروں اور جادوگرنیوں کو قتل کر دو۔ کہتے ہیں کہ ہم نے اس خط کے بعد تین جادوگرنیوں کو قتل کیا[2]۔"

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب تھوڑا سا مختلف ہے۔ آپ کی رائے ہے کہ اگر جادوگر اپنے جادو سے کسی کو قتل کر دیتا ہے تو اسے بطور قصاص قتل کیا جائے ورنہ نہیں[3]۔

اسلامی شریعت میں عیسائی یا یہودی جادوگر کی سزا

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

عیسائی یا یہودی جادوگر کو بھی سزائے موت دی جائے گی کیونکہ احادیث نے مسلمان جادوگر اور غیر مسلم جادوگر میں کوئی تخصیص نہیں کی اور اس لیے بھی کہ جادو ایک ایسا جرم ہے کہ مسلمان کو بھی سزائے موت دی جاتی ہے۔ لہٰذا کافر کو بھی وہی سزا دی جائے گی[4]۔

---

1. سورہ البقرہ: آیت (103)
2. تفسیر ابن کثیر تفسیر سورہ بقرہ آیت (103) نیز صحیح بخاری شریف فتح الباری (257/6)
3. فتح الباری (236/10)
4. المغنی از ابن قدامہ (115/10)

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

اہل کتاب (عیسائی یا یہودی) کے جادوگر کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ الا یہ کہ وہ اپنے جادو سے کسی کو قتل کر دے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے لبید بن اعصم کو قتل نہیں کیا تھا جو کہ ایک یہودی تھا اور اس نے آپ ﷺ پر جادو کیا تھا[1]۔

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

آپ کی رائے بھی وہی ہے جو امام مالک رحمۃ اللہ کی رائے ہے[2]۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

آپ کی رائے بھی وہی ہے جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے[3]۔

کیا جادو کو جادو سے ختم کرنا جائز ہے؟

جادو کو جادو سے ختم کرنے کو عربی میں "نشرہ" کہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔ حدیث نبوی ہے۔

"اَلنُّشْرَةُ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔"

ترجمہ "جادو کو جادو سے ختم کرنا شیطان کا عمل ہے[4]۔"

کیا جادو سیکھنا جائز ہے؟

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ۔"

ترجمہ "ہم تو ایک آزمائش ہیں، تم کفر نہ کرو[5]۔" میں اشارہ ہے کہ جادو سیکھنا کفر ہے[6]۔

---

1. فتح الباری (236-10)
2. فتح الباری (236-10)
3. المغنی از ابن قدامہ (115/10)
4. مسند امام احمد بن حنبل (294/3)، سنن ابوداؤد، کتاب الطب (9)۔ نیز حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری (233/10) میں اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔
5. سورہ بقرہ: آیت (102)
6. فتح الباری از حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (225/10)

جادو، کرامت اور معجزے میں فرق

جادو ایک فاسق و فاجر انسان سے صادر ہوتا ہے جس کی مدد خبیث جنات کر رہے ہوتے ہیں اور اس میں شرکیہ و کفریہ منتروں کو پڑھا جاتا ہے۔

کرامت اللہ کے ولی سے اتفاقاً صادر ہوتی ہے۔ اللہ کا ولی صرف اور صرف وہی ہو سکتا ہے جو پابند شریعت ہو۔ جو شخص ظاہری طور پر پابند شریعت نہیں اور کرامات کے ظہور کا دعویٰ کرتا ہے، وہ جھوٹا ہے۔ اس کی مافوق الفطرت حرکتیں کرامات نہیں بلکہ جادو ہیں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ظاہری طور پر نماز روزہ کے قائل نہیں کیونکہ یہ دکھاوے میں آ جاتا ہے بلکہ وہ تنہائی میں عبادت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی قابل اعتبار نہیں کیونکہ ہمیں صرف ظاہری صورت حال دیکھنے کا حکم ہے، باطن سے صرف اللہ کی ذات آگاہ ہے۔

معجزہ ایسی کرامت ہوتی ہے جس کے ساتھ کوئی چیلنج بھی کیا گیا ہو، معجزات صرف اللہ کے نبیوں کے ہاتھوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔

نوٹ: بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص جادوگر نہیں ہوتا، نہ جادو کی الف باء جانتا ہے اور پابند شریعت بھی نہیں ہوتا بلکہ بعض کبیرہ گناہوں کا مرتکب بھی ہوتا ہے لیکن اس کے ہاتھ پر بھی بعض خارق عادت چیزوں کا ظہور ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ شیطان ان کی مدد کرتا ہے تاکہ عوام الناس میں اس کے رہن سہن کا طریقہ رواج پا جائے اور لوگ احکام شریعت کی پابندی کے بجائے کرامات اور شخصیت پرستی میں لگے رہیں۔

جادو کے خلاف جنگ

جادو کی مندرجہ ذیل مختلف اقسام ہیں۔

۱۔ جدائی کا جادو (تعریف، علامات، علاج)
۲۔ محبت کا جادو (علامات، کیفیت، محبت کے جادو کا الٹا اثر، علاج)
۳۔ تخیل کا جادو (علامات، علاج)
۴۔ جنون کا جادو (علامات، علاج)
۵۔ خمول کا جادو (علامات، علاج)
۶۔ خیالات کا جادو (علامات، علاج)

۷۔ مرض کا جادو (علامات، علاج)
۸۔ نزیف (Bleeding) کا جادو (کیفیت، علاج)
۹۔ شادی سے روکنے کا جادو (علامات، علاج)

۱۔ جدائی کا جادو

تعریف

اس قسم کا جادو میاں بیوی، ماں بیٹا، باپ بیٹا، بھائی بھائی، دوستوں اور شریکوں کے درمیان جدائی ڈالنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

علامات

۱۔ حالات اچانک پلٹا کھاتے ہیں اور محبت کی جگہ نفرت لے لیتی ہے۔
۲۔ دونوں کے درمیان کثرت شکوک۔
۳۔ آپس میں کسی کا عذر قبول نہ کرنا۔
۴۔ معمولی اسباب اختلاف کو بہت زیادہ اہمیت دینا۔
۵۔ بیوی کی نظر میں خاوند کو اور خاوند کی نظر میں بیوی کو بدصورت بنا کر پیش کرنا۔ خاوند کو اپنی بیوی بہت بدصورت دکھائی دیتی ہے، خواہ وہ ایک خوبصورت خاتون ہی کیوں نہ ہو۔ حقیقت میں یہ ہوتا ہے کہ وہ جن جسے جادو کے نفاذ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ ایک بدصورت عورت کا روپ دھار لیتا ہے اور یہ صرف اس وقت جب اس کا خاوند اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح عورت بھی اپنے خاوند کو ایک خوفناک صورت میں دیکھتی ہے اور اس کی نفرت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔
۶۔ جادو زدہ شخص کو اپنے ساتھی کا ہر عمل برا لگتا ہے۔
۷۔ جادو زدہ شخص کو کسی خاص جگہ پر اپنا ساتھی برا لگتا ہے۔ مثلاً گھر کے باہر بیوی کو اپنا خاوند اچھا لگتا ہے لیکن جونہی خاوند گھر میں داخل ہوتا ہے بیوی کو شدید قسم کی الجھن اور ذہنی کوفت ہونے لگتی ہے، یا کاروباری شریک گھر آئے تو اچھا لگتا ہے لیکن دفتر میں یا بازار میں برا لگتا ہے۔

اس قسم کے جادو میں یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص جادوگر کے پاس جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ فلاں شخص اور اس کی بیوی میں جدائی ہو جائے۔ جادوگر اس شخص سے ان میاں بیوی کے ذاتی استعمال کی کوئی چیز طلب کرتا ہے جیسے بال، کپڑے یا ٹوپی وغیرہ۔ اگر ان میں سے کوئی چیز حاصل نہ کر سکے تو پانی پر جادو

کر کے اس شخص کے راستے میں پھینک دیا جاتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اگر وہ شخص اس پانی پر سے گزر جائے تو اس پر جادو کا اثر ہو جاتا ہے۔ یا یوں بھی ہو سکتا ہے کہ جادو کیا ہوا پانی یا کوئی اور چیز اس کے کھانے یا پینے میں ملا دی جائے۔

علاج

علاج کے تین مراحل ہوں گے۔

پہلا مرحلہ: مرحلہ قبل از علاج

اس مرحلے میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا لازمی ہے۔

۱۔ علاج کے لیے مناسب ماحول فراہم کرنا یعنی گھر سے تمام تصویریں نکال دی جائیں تاکہ فرشتوں کا گھر میں داخلہ ممکن ہو سکے۔

۲۔ مریض کے پاس جو تعویذ وغیرہ ہیں، انہیں لے لیا جائے اور جلا دیا جائے۔

۳۔ علاج کی جگہ پر کسی قسم کے گانے بجانے (Music) کی آواز نہیں آنا چاہیے۔

۴۔ علاج کی جگہ پر کسی قسم کی شرعی خلاف ورزی نہیں ہونا چاہیے۔ جیسے کوئی شخص سونے کی کوئی چیز پہن کر بیٹھا ہو یا بے پردہ خاتون کا موجود ہونا یا کوئی صاحب سگریٹ نوشی کر رہے ہوں۔

۵۔ مریض اور اس کے اہل خانہ کو توحید باری تعالیٰ پر ایک مختصر سا درس دیں تاکہ ان کے دلوں میں اللہ کی عظمت اجاگر ہو اور غیر اللہ سے تعلق کم ہو۔

۶۔ مریض کی حالت کا تعین: مریض سے چند سوالات کیے جائیں گے تاکہ مرض کی علامات کے بارے میں معالج کو یقین ہو سکے کہ تمام علامات یا اکثر علامات مذکورہ موجود ہیں۔ مثال کے طور پر

(ا) کیا تم اپنی بیوی کو کبھی کبھی بدشکل دیکھتے ہو؟

(ب) کیا تم دونوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا ہوتا ہے؟

(ج) کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ تم گھر سے باہر ٹھیک ٹھاک رہتے ہو اور جب گھر آتے ہو تو تنگی محسوس کرتے ہو؟

(د) کیا تم میں سے کسی کو ڈراؤنے خواب آتے ہیں یا نیند میں بے چینی کی کیفیت محسوس کرتا/کرتی ہے؟

(ھ) کیا ازدواجی تعلق قائم کرتے وقت تم میں سے کوئی آوازاری یا بیزاری کا اظہار کرتا/کرتی ہے؟

آپ یہ تمام سوالات پوچھیں گے۔ اگر آپ ان میں سے دو یا دو سے زیادہ علامات پائیں تو علاج کا آغاز کر دیں۔

۷۔ علاج سے پہلے آپ وضو کریں اور تمام حاضرین کو بھی وضو کا حکم دیں۔

۸۔ اگر مریض کوئی خاتون ہے تو اسے باپردہ آنا چاہیے اور اپنی چادر اچھی طرح لپیٹنی چاہیے تاکہ علاج کے دوران بے پردگی کا خدشہ نہ رہے کیونکہ علاج کے دوران مریض بے قابو ہو سکتا ہے اور بے ہوش بھی۔

۹۔ خاتون مریض کے لیے جائز نہیں کہ وہ خوشبو لگا کر آئے یا مصنوعی ناخن لگا کر آئے۔ اس سے حالت مزید بگڑ سکتی ہے۔

۱۰۔ کسی خاتون کا محرم کی موجودگی کے بغیر علاج نہ کریں۔

۱۱۔ کسی خاتون کے علاج میں کوئی غیر محرم موجود نہ ہو۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اور صرف اسی کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے علاج کا آغاز کریں۔

دوسرا مرحلہ: مرحلہ علاج

مریض کے سر پر ہاتھ رکھیں اور اس کے دائیں کان میں مندرجہ ذیل رقیہ (دم) باآواز بلند اور احسن طریقے سے تلاوت کرتے ہوئے پڑھیں:

۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ"۔

ترجمہ "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بہت بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔" ان

لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی[1]۔"

۲۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بالغیب و یقیمون الصلوٰة بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ ومما رزقنٰهم ینفقون والذین یؤمنون عَلٰی هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔"

"شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ الم: اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں[2]۔"

۳۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔"

"میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین

[1] سورہ الفاتحہ: آیت (1-7)
[2] سورہ البقرہ: آیت (1-5)

حضرت سلیمانؑ کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمانؑ نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا۔ وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں، تو کفر نہ کر۔ پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ وہ لوگ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں۔ کاش کہ یہ جانتے ہوتے[1]۔"

مریض کے کان میں اس رقیہ (دم) کی تلاوت کے بعد یا دوران تلاوت مریض تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں مبتلا ہوگا۔

پہلی حالت

پہلی حالت یہ ہے کہ مریض بے ہوش ہو جائے اور وہ جن جو اس مریض پر جادوگر نے تعینات کیا ہے آپ سے ہم کلام ہو۔ ایسی صورت میں آپ اس جن کے ساتھ ویسے ہی نمٹیں گے جیسے میں آسیب زدگی کے باب میں بیان کر آیا ہوں۔

لیکن اس جن سے آپ نے مندرجہ ذیل ضروری سوالات پوچھنے ہیں۔

۱۔ تمہارا نام کیا ہے؟ تمہارا دین کون سا ہے؟ اگر وہ غیر مسلم ہو تو آپ اسے اسلام کی دعوت دیں گے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو آپ اسے سمجھائیں گے کہ ایک جادوگر کی مدد کرنا اسلام میں جائز نہیں اور کسی شخص پر زیادتی کرنا ظلم ہے اور اللہ تعالیٰ نے ظلم کو حرام قرار دیا ہے۔

۲۔ آپ اس سے جادو کی جگہ کا پوچھیں گے جہاں جادو چھپایا گیا ہے لیکن آپ اس کی بات کا فوراً یقین نہ کریں بلکہ کسی کو بھیجیں تاکہ اس جگہ کو دیکھے اور اس جادو والی چیز کو نکال لائے کیونکہ جنات بہت زیادہ جھوٹ بولتے ہیں۔

۳۔ آپ اس جن سے دریافت کریں کہ آیا وہ اکیلا ہے جادو کے اس عمل میں یا اس کے ساتھ کوئی اور جن بھی ہے۔ اگر کوئی اور بھی ہے تو آپ اسے حکم دیں کہ اسے بھی حاضر کرے۔

۴۔ بعض دفعہ جن آپ سے یوں کہے گا کہ فلاں شخص جادوگر کے پاس گیا تھا اور اس سے یہ جادو کروایا

[1] سورہ البقرہ: آیت (102)

ہے۔ اس صورت میں آپ جن کی بات کا بالکل یقین مت کریں کیونکہ انسانوں میں دشمنی پھیلانا جنات کے مقاصد میں شامل ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جن کی بات اس لیے قابل قبول نہ ہوگی کیونکہ جادوگر سے تعاون کی بنا پر وہ فاسق وفاجر ہو جاتا ہے اور ایک فاسق وفاجر کی بات پر یقین کرنا منع ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ۔"

ترجمہ "مومنو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ[1]"

اگر جن، جادو کی جگہ بتاتا ہے اور آپ وہاں سے جادو والی چیز برآمد کر لیتے ہیں تو آپ مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ پانی پر پڑھیں۔

"وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ۔"

ترجمہ "اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ آپ اپنا عصا ڈال دیجیے۔ سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے اور وہ جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے۔ کہنے لگے: ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے[2]"

"فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۔"

---

1. سورہ الحجرات: آیت(6)
2. سورہ الاعراف: آیت(117-122)

ترجمہ "سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے۔ اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ دلیل صحیح کو اپنے وعدوں کے موافق ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں[1]"

"اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى۔"

ترجمہ "انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا[2]"

ان آیات کو آپ پانی پر پڑھیں گے اور اس کا طریقہ یوں ہے کہ کسی صاف برتن میں پانی بھر لیں اور آیات پڑھتے وقت آپ کا منہ پانی سے اتنا قریب ہو کہ قرآن مجید کی آواز پانی میں داخل ہو رہی ہو۔ پھر آپ جادو والی وہ چیز جو برآمد کی گئی ہے، خواہ وہ کوئی اوراق ہیں یا تعویذ ہے یا خوشبو ہے، کچھ بھی ہو اُسے اس پانی میں حل کر دیں اور اس پانی کو کہیں دور لیکن صاف جگہ پر پھینک دیں۔ یہ خیال رہے کہ اس پانی کو راستے میں مت پھینکیں۔

اگر جن کہتا ہے کہ مریض نے جادو والی چیز پی لی ہے تو آپ مریض سے پوچھیں گے کہ آیا وہ اپنے معدے میں تکلیف محسوس کرتا ہے یا نہیں، اگر محسوس کرتا ہے تو جن سچا ہے ورنہ جھوٹا۔ اگر جن سچ بول رہا ہے تو آپ اسے مریض کے جسم سے باہر نکلنے کا حکم دیں اور اس سے یہ عہد لیں کہ وہ واپس نہیں آئے گا۔ پھر آپ پانی پر مذکورہ بالا آیات تلاوت کریں گے اور سورہ بقرہ کی آیت نمبر 102 کا اضافہ کریں گے۔ ہر آیت سات مرتبہ پڑھی جائے گی۔

سورہ بقرہ کی آیت نمبر 102 ملاحظہ ہو۔

"وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَیْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى یَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ

---

1. سورہ یونس: آیت(81-82)
2. سورہ طٰہٰ: آیت(67-69)

بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَالَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔''

ترجمہ ''اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین حضرت سلیمانؑ کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمانؑ نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں ہاروت وماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا۔ وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں' تو کفر نہ کر۔ پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند وبیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے۔ اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں۔ کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔''[1]

اس پانی کو مریض سات دن تک صبح وشام پیئے گا اور اللہ کے حکم سے شفا پائے گا۔ اگر جن کہتا ہے کہ مریض کے راستے میں جادو کیا گیا تھا اور وہ جادو کے اوپر سے گزرا ہے یا مریض کی کسی ذاتی استعمال کی چیز پر جادو کیا گیا ہے۔ جیسے بال یا کپڑے وغیرہ تو اس حالت میں آپ مذکورہ آیات پانی پر پڑھیں گے اور مریض کو حکم دیں گے کہ وہ اس میں سے پیئے اور نہائے لیکن نہانا غسل خانے سے باہر ہوگا۔ مزید یہ کہ جس پانی سے نہایا گیا ہو اسے کسی باغ میں یا صاف ستھری جگہ پر پھینکیں' کسی نالی یا گٹر میں یہ پانی نہ جائے۔ یہ عمل بھی سات دن کے لیے ہوگا۔ ایک ہفتہ کے بعد مریض آپ کے پاس دوبارہ آئے گا۔ آپ اس پر مکمل رقیہ شرعیہ سے دوبارہ دم کریں گے۔ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک بیٹھا رہتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں کہ جادو ختم ہو چکا اور اگر مریض پھر سے بے ہوش ہو جاتا ہے یا بے قابو ہونے لگتا تو اس کا مطلب ہے کہ جن نے دھوکہ دیا ہے اور باہر نہیں نکلا۔ آپ اس سے نہ نکلنے کا سبب پوچھیں اور نرمی سے بات کریں اگر مان جائے تو ٹھیک ورنہ پٹائی اور تلاوت کریں۔ اگر مریض بے ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی بے قابو ہوتا ہے بلکہ اسے چکر آنے لگتے ہیں یا جسم پر رعشہ طاری ہونے لگتا ہے تو اس کا علاج یہ ہوگا کہ آپ

[1] سورہ البقرہ: آیت (102)

اسے ایک آڈیو کیسٹ دیں جس پر آیۃ الکرسی کئی دفعہ ریکارڈ کی گئی ہو۔ اگر ایک گھنٹے کا کیسٹ ہے تو دن میں تین دفعہ سنے اور اگر 90 منٹ کا ہے تو دن میں دو دفعہ۔ یہ عمل ایک مہینے کے لیے کرنا ہے۔ ایک ماہ کے بعد آپ اسے دوبارہ رقیہ شرعیہ پڑھ کر چیک کریں۔ اگر ٹھیک ہو گیا ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں اور اگر مرض کچھ باقی ہے تو اسے ایک اور کیسٹ دیں جس پر سورہ الصافات' سورہ یونس' سورہ دخان اور سورہ جن ریکارڈ ہوں۔ اس کیسٹ کو مریض تین ہفتے تک روزانہ تین مرتبہ سنے گا اور اللہ کے حکم سے شفا پائے گا۔

دوسری حالت

دوسری حالت یہ ہے کہ رقیہ شرعیہ کے دوران مریض بے ہوش تو نہ ہو لیکن اسے چکر آنے لگیں یا جسم میں رعشہ طاری ہونے لگے یا شاید سر درد ہونے لگے۔ اس حالت میں آپ رقیہ شرعیہ کو تین دفعہ پڑھیں گے۔ اگر مریض بے ہوش ہو جاتا ہے یا بے قابو ہو جاتا ہے تو پھر پہلی حالت کی طرح علاج ہوگا لیکن اگر مریض بے ہوش نہیں ہوتا بلکہ سر درد یا رعشہ قدرے کم ہو جاتا ہے تو آپ یہی رقیہ سات دن تک روزانہ مریض پر پڑھیں' انشاء اللہ مریض شفایاب ہو جائے گا۔ اگر مرض باقی رہتا ہے تو آپ اسے سورہ الصافات مکمل ایک دفعہ اور آیۃ الکرسی کئی دفعہ ایک آڈیو کیسٹ پر ریکارڈ کر کے دیں تاکہ مریض اسے 3 دفعہ دن میں سنے۔ مزید یہ کہ صبح کی نماز کے بعد 100 دفعہ یہ کلمہ پڑھے:

''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔''

ترجمہ ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی ہے ساری بادشاہی اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

مذکورہ دونوں کام ایک ماہ کے لیے کرنا ہوں گے۔ سر درد یا رعشہ ممکن ہے کہ پہلے دس دنوں میں بڑھ جائے لیکن بعد میں آہستہ آہستہ کم ہوتا جائے گا۔

تیسری حالت

اس حالت میں یوں ہوتا ہے کہ مریض پر رقیہ شرعیہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس حالت میں آپ مریض سے علامات کے بارے میں پوچھیں گے۔ اگر مذکورہ علامات نہ ہوں تو آپ جان جائیں کہ مریض پر جادو نہیں ہے لیکن اگر بقول مریض علامات بھی موجود ہوں اور رقیہ شرعیہ پڑھنے سے مریض پر کوئی اثر بھی نہ ہو

رہا ہو اور یہ بہت نادر حالت ہے تو آپ مریض کو مندرجہ ذیل علاج دیں گے: 1- سورہ یٰس، سورہ الدخان اور سورہ جن تین دفعہ روزانہ سنے۔ 2- کثرت سے استغفار کرے، 100 دفعہ کم از کم روزانہ۔ 3- "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کثرت سے پڑھے، 100 دفعہ کم از کم روزانہ۔ یہ ایک ماہ تک کرنا ہے۔ ایک ماہ کے بعد آپ اس پر دوبارہ رقیہ شرعیہ پڑھ کر اسے چیک کریں۔

تیسرا مرحلہ: مرحلہ بعد از علاج

اگر اللہ تبارک وتعالیٰ محض اپنی رحمت سے مریض کو آپ کے ہاتھ پر شفا عطا فرما دیتا ہے تو آپ اللہ کا شکر ادا کریں اور نہایت تواضع وانکساری سے اس کی حمد بجا لاتے ہوئے اس کے حضور سر بسجود ہو جائیں اور یہ خیال رہے کہ کہیں یہ شفا جو دراصل اللہ کی طرف سے تھی آپ کے لیے غرور وتکبر کا باعث نہ بنے کیونکہ جتنا آپ شکر ادا کریں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ آپ کو انعام واکرام سے نوازے گا اور مخلوق خدا آپ کے ہاتھ سے شفا پائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ"۔

ترجمہ "اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو میں یقیناً تمہیں زیادہ عطا کروں گا لیکن اگر تم ناشکری کرو گے تو جان لو کہ میرا عذاب بہت سخت ہے[1]۔"

مرحلہ بعد از علاج بھی بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس مرحلے میں مریض کو یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ کہیں اس پر دوبارہ جادو نہ کر دیا جائے۔ عام طور پر یوں ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے کسی جادوگر کی مدد سے کسی شخص پر جادو کروایا ہوتا ہے، جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ مریض کسی معالج کے پاس آ جا رہا ہے اور ٹھیک بھی ہو رہا ہے تو وہ دوبارہ اس جادوگر کے پاس جاتے ہیں تاکہ وہ اس شخص پر نیا جادو کرے۔ اس لیے مریض کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ وہ اس علاج کو صیغہ راز میں رکھے۔ مزید یہ کہ آپ مریض کو مندرجہ ذیل معمولات کی پابندی کرنے کی تاکید بھی کریں گے۔ ان معمولات کو ہم "تحصینات" بھی کہہ سکتے ہیں یعنی آئندہ کے لیے جنات اور جادو کے حملوں سے بچنے کی تدابیر۔

یہ تحصینات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ نماز باجماعت کی نہایت اہتمام سے حفاظت۔

[1] سورہ ابراہیم: آیت (7)

۲۔ گانوں اور موسیقی سننے سے گریز۔

۳۔ سونے سے پہلے وضو کرے اور آیۃ الکرسی پڑھے۔

۴۔ ہر کام سے پہلے چاہے کوئی بھی کام ہو، بسم اللہ پڑھے۔

۵۔ فجر کی نماز کے بعد یہ کلمہ 100 دفعہ پڑھے۔

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"۔

ترجمہ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی ہے ساری بادشاہی اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

۶۔ روزانہ قرآن مجید کا کچھ حصہ تلاوت کرے اگر پڑھنا نہیں جانتا تو سنے۔

۷۔ نیک لوگوں کے ساتھ اپنا وقت گزارے۔

۸۔ صبح وشام کے اذکار پابندی سے پڑھے۔ جیسے ہر نماز کے بعد 33 دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ"۔ 33 دفعہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور 34 دفعہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" ہے۔

۱۔ محبت کا جادو

علامات

۱۔ بہت زیادہ محبت کرنا۔

۲۔ ازدواجی تعلق قائم کرنے میں زیادہ رغبت۔

۳۔ بیوی کا خاوند سے یا خاوند کا بیوی سے ایک پل کے لیے بھی جدائی برداشت نہ کرنا۔

۴۔ ہر وقت بیوی کو دیکھنے کا شوق۔

۵۔ بیوی کی اندھی اطاعت۔

محبت کا جادو کیوں کیا جاتا ہے؟

میاں بیوی کے درمیان اختلافات یا کبھی کبھی لڑائی جھگڑا ایک فطری بات ہے اور جلد ہی یہ اختلافات ختم ہو جاتے ہیں اور دونوں کی زندگی پھر معمول کے مطابق گزرنے لگتی ہے لیکن بعض ضعیف الاعتقاد خواتین ایسی ہوتی ہیں جو فوراً کسی جادوگر کی مدد حاصل کرتی ہیں تاکہ ان کے خاوندوں کو "راہ

"راست" پر لایا جا سکے۔ وہ جادوگر سے ایسا جادو طلب کرتی ہیں کہ جس سے ان کے خاوند ان سے محبت کرنے لگیں چنانچہ جادوگر ان سے ان کے خاوند کی کوئی ذاتی استعمال کی چیز طلب کرتا ہے جیسے قمیض، رومال، بنیان یا ٹوپی وغیرہ۔ بشرطیکہ ان میں خاوند کے پسینے کی بو ہو یعنی کپڑا نہ نیا ہو اور نہ دھلا ہوا۔ وہ جادوگر اس کپڑے سے چند دھاگے لیتا ہے اور اس پر اپنا جادو پڑھ کر پھونکتا ہے، گرہیں لگاتا ہے اور خاتون کو حکم دیتا ہے کہ ان دھاگوں کو کسی ویران جگہ پر دفن کر دے، یا یوں بھی ہوتا ہے کہ کسی کھانے یا پینے کی چیز پر جادو کیا جائے یا اس سے بھی سخت جادو کسی نجاست والی چیز پر کیا جاتا ہے یا حیض کے خون پر کیا جاتا ہے اور پھر بیوی کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے خاوند کے کھانے یا پینے کی کسی چیز میں ملا کر اسے کھلا دے یا اس کے پسندیدہ عطر میں اسے ملا دے۔

محبت کے جادو کا الٹا اثر

۱۔ اس قسم کے جادو سے خاوند بیمار بھی ہو سکتا ہے۔

۲۔ بعض دفعہ جادو کا بالکل الٹا اثر ہوتا ہے اور خاوند اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر جادوگر خود جادو کے اصول وقواعد سے نابلد ہوتے ہیں۔

۳۔ بعض دفعہ بیوی اپنے خاوند کے لیے دوہرا جادو کرواتی ہے جس سے اس کا خاوند صرف اس سے محبت کرے اور اس کے علاوہ تمام خواتین سے نفرت کرے۔ اس جادو سے خاوند تمام عورتوں بشمول اپنی ماں، بہنیں، خالائیں اور چچیاں وغیرہ سے نفرت کرنے لگتا ہے جو کہ ایک گناہ عظیم ہے۔

۴۔ بعض دفعہ دوہرے جادو کا بھی الٹا اثر ہوتا ہے اور خاوند تمام عورتوں سے بشمول اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اس طرح کا ایک واقعہ میرے علم میں آیا جس میں دوہرا جادو الٹا اثر دکھا گیا اور خاوند نے نفرت میں آ کر بیوی کو طلاق دے دی۔ وہ خاتون جب دوبارہ جادوگر کے پاس گئی تا کہ جادو دوبارہ کیا جائے تو اسے معلوم ہوا کہ جادوگر فوت ہو چکا ہے۔

جائز جادو

یہ دراصل ایک نصیحت ہے جو میں تمام مسلمان خواتین کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ آپ اپنے خاوند پر جادو کر سکتی ہیں لیکن اس چیز سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے جائز قرار دی ہے۔ جب آپ کے خاوند اپنے کام کاج کے لیے روانہ ہوں تو آپ فوراً گھر کے کام کاج مکمل کریں اور خاوند کے آنے سے پہلے نہا دھو کر، صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر تیار ہو کر بیٹھیں تا کہ جب آپ کے خاوند

گھر میں آئیں تو آپ کو دیکھ کر خوش ہوں۔ کھانا تیار ہو اور آپ بھی اچھی لگ رہی ہوں اگر آپ سارا دن کام میں گزاریں اور جب آپ کے خاوند آئیں تو آپ سے پیاز اور لہسن کی بدبو آ رہی ہو اور آپ کی حالت بُری ہو تو دیکھنے میں تو آپ نے اپنے خاوند کا گھر سنبھالا ہوا تھا۔ سارا دن کام کیا تھا، خاوند کے والدین کی خدمت کی لیکن آپ اپنے خاوند کو خوش نہ کر سکیں۔ خاوند کو خوش کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ جب وہ تھکا ہارا گھر لوٹے تو آپ مسکرا کر اس کا استقبال کریں۔ آتے ہی کسی کی شکایت نہ کرنے لگ جائیں بلکہ اچھے الفاظ میں اسے خوش آمدید کہیں۔ میرے خیال میں یہی جائز جادو ہے جو آپ کے خاوند کو آپ کی طرف زیادہ مائل کرے گا۔

۲۔ محبت کے جادو کا علاج

۱۔ مریض پر رقیہ شرعیہ سے دم کریں اور اس رقیہ شرعیہ کے آخر میں مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کا اضافہ کریں۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔"

ترجمہ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں بعض تمہارے دشمن ہیں، ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم عفو و درگزر سے کام لو اور معاف کر دو تو اللہ غفور و رحیم ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔ لہٰذا جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور سنو اور اطاعت کرو اور اپنے مال خرچ کرو۔ یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے جو اپنے دل کی تنگی سے محفوظ رہ گئے بس وہی فلاح پانے والے ہیں[1]۔"

۲۔ عام طور پر مریض اس رقیہ شرعیہ سے بے ہوش نہیں ہوتا بلکہ یوں ہوتا ہے کہ وہ اپنے جسم کو نڈھال سا

[1] سورہ تغابن: آیات نمبر (14-15-16)

محسوس کرتا ہے یا سر میں درد کی شکایت ہوتی ہے یا سینے میں تنگی محسوس کرتا ہے یا یوں ہوتا ہے کہ مریض کو اس رقیہ شرعیہ سے معدے میں شدید تکلیف ہونے لگتی ہے اور یہ خاص طور پر اس وقت ہوتا ہے اگر مریض نے جادو والی چیز پی لی ہو یا کھالی ہو۔ اگر یہ صورت حال ہو تو اس رقیہ شرعیہ کے دوران مریض کو قے بھی آسکتی ہے۔ اگر مریض معدے میں درد کی شکایت کرے اور اسے متلی بھی ہو رہی ہو لیکن قے نہ آئے تو آپ پانی پر مندرجہ ذیل آیات دم کر کے مریض کو دیں اور اسے اپنے سامنے پلائیں۔ دم کرنے کا طریقہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں دوبارہ سن لیں کہ آپ پانی کے برتن کو خواہ وہ گلاس ہو یا پیالہ، اپنے منہ سے اتنا قریب رکھیں گے کہ قرآن پڑھتے وقت آپ کے منہ سے آواز اور ہوا کا جو مکسچر (mixture) نکل رہا ہے وہ براہِ راست اس پانی میں داخل ہو رہا ہو۔ آیات قرآنیہ یہ ہیں۔

"قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۔"

ترجمہ "جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: جو کچھ تمہیں پھینکنا ہے پھینکو۔ پھر جب انہوں نے اپنے انجھر پھینک دیئے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ جو کچھ تم نے پھینکا ہے یہ جادو ہے، اللہ ابھی اسے باطل کیے دیتا ہے، مفسدوں کے کام کو اللہ سدھرنے نہیں دیتا[1]۔"

"وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ۔"

ترجمہ "ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اشارہ کیا کہ پھینک اپنا عصا۔ اس کا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں وہ ان کے اس جھوٹے طلسم کو نگلتا چلا گیا۔ اس طرح جو حق تھا وہ حق ثابت ہوا اور جو کچھ انہوں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا۔ فرعون اور اس کے ساتھی میدان مقابلہ میں مغلوب ہوئے اور فتح مند ہونے کے بجائے الٹے ذلیل ہو گئے اور جادوگروں کا حال یہ ہوا کہ گویا کسی چیز نے اندر سے انہیں سجدے میں گرا

[1] سورہ یونس: آیات نمبر (81-80)

دیا۔ کہنے لگے: "ہم نے مان لیا رب العالمین کو اس رب کو جسے موسیٰؑ اور ہارونؑ مانتے ہیں[1]۔"

"اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى۔"

ترجمہ "یہ جو کچھ بنا کر لائے ہیں یہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا، خواہ کسی شان سے وہ آئے[2]۔"

"اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔"

ترجمہ "اللہ وہ زندہ جاوید ہستی، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ لگتی ہے۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفت اور ادراک میں نہیں آسکتی۔ الا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے زمین اور آسمانوں کو گھیر رکھا ہے اور ان کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے[3]۔"

مندرجہ ذیل آیات سے پانی دم کرنے کے بعد آپ مریض کو اپنے سامنے یہ پانی پلائیں۔ پینے کے بعد اگر مریض پیلے لال یا کالے رنگ کی قے کرتا ہے تو اس کا مطلب ہوگا کہ جادو کا اثر ختم ہو چکا۔ اگر پھر بھی قے نہ آئے تو آپ مریض کو مزید پانی دم کر کے دیں تا کہ وہ اسے تین ہفتوں تک پیتا رہے۔ انشاء اللہ جادو ختم ہو جائے گا۔ مریض کو ایک احتیاط یہ بھی بتا دیں کہ وہ اس علاج کا تذکرہ کسی سے نہ کرے خاص طور پر اس خاتون سے جس پر جادو کرنے کا شبہ ہو۔

[1] سورہ الاعراف: آیات نمبر (122-117)
[2] سورہ طٰہٰ: آیات نمبر (69)
[3] سورہ البقرہ: آیات نمبر (255)

۳۔ تخیل کا جادو

جادو کی یہ قسم قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ"۔

ترجمہ "پھر انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: "تم پھینکتے ہو یا ہم پھینکیں؟" موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: "تم ہی پھینکو" انہوں نے جو اپنے انچھر پھینکے تو نگاہوں کو مسحور اور دلوں کو خوفزدہ کر دیا اور بڑا ہی زبردست جادو بنا لائے۔ ہم نے موسیٰ کو اشارہ کیا کہ پھینک اپنا عصا۔ اس کا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں وہ ان کے اس جھوٹے طلسم کو نگلتا چلا گیا۔ اس طرح جو حق تھا وہ حق ثابت ہوا اور جو کچھ انہوں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا۔ فرعون اور اس کے ساتھی میدان مقابلہ میں مغلوب ہوئے اور فتح مند ہونے کے بجائے الٹے ذلیل ہو گئے اور جادوگروں کا حال یہ ہوا کہ گویا کسی چیز نے اندر سے انہیں سجدے میں گرا دیا۔ کہنے لگے: ہم نے مان لیا رب العالمین کو اس رب کو جسے موسیٰ اور ہارون مانتے ہیں[1]۔"

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

"قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى"۔

ترجمہ "جادوگر بولے: "موسیٰ! تم پھینکتے ہو یا پہلے ہم پھینکیں؟" موسیٰ نے کہا: "نہیں تم ہی پھینکو۔" یکا یک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں[2]۔"

---

[1] سورہ الاعراف: آیات نمبر (115-122)

[2] سورہ طٰہٰ: آیات نمبر (65-66)

تخیل کے جادو کی علامات

۱۔ ٹھہری ہوئی چیز حرکت کرتے ہوئے اور متحرک چیز ٹھہری ہوئی نظر آنا۔

۲۔ بڑی چیز چھوٹی اور چھوٹی چیز بڑی دکھائی دینا۔

۳۔ چیزوں کا اپنی اصل سے ہٹ کر نظر آنا' جیسے فرعون کے جادوگروں کے جادو سے رسیاں اور ڈنڈے چلتے پھرتے سانپ دکھائی دینے لگے۔

علاج

تخیل کے جادو کا علاج ہر اس کام سے کیا جا سکتا ہے جس سے شیطان بھاگتا ہے۔ مثال کے طور پر اذان دینا' آیت الکرسی پڑھنا' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یا وہ آیات قرآنی پڑھنا جن کی بدولت شیطان بھاگ جاتا ہے جیسے رقیہ شرعیہ میں مذکور ہیں۔

علاج کے دوران معالج اور مریض دونوں کا باوضو ہونا ضروری ہے۔

بعض دفعہ لوگ تخیل کے جادو اور مداری میں فرق نہیں کر پاتے کیونکہ بعض مداری اپنے ہاتھ کی صفائی سے ایسے ایسے کرتب دکھاتے ہیں کہ دیکھنے والا انہیں جادو سمجھتا ہے حالانکہ جادو کا ان سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اگر ایسی صورت ہو یعنی آپ ان دونوں میں فرق نہ کر پا رہے ہوں تو آپ اپنا علاج شرعی کریں۔ اگر تخیل کا جادو ہوگا تو اللہ کے حکم سے دور ہو جائے گا۔

۴۔ جنون کا جادو

حضرت خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اسلام قبول کیا۔ جب آپ واپس جا رہے تھے تو راستے میں چند لوگ ملے جن کے پاس ایک دیوانہ شخص تھا جسے انہوں نے زنجیروں سے باندھ رکھا تھا۔ ان لوگوں نے آپ سے کہا: ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ کا دوست ایک اچھی چیز لے کر آیا ہے' کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے آپ اس شخص کا علاج کر سکیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص پر سورہ فاتحہ سے دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ ان لوگوں نے مجھے ایک سو بکریاں انعام دیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو یہ بات سنائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هٰذَا؟ قُلْتُ لَا، قَالَ: خُذْهَا فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔"

ترجمہ "کیا تم نے اس کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا؟ میں نے کہا: نہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان بکریوں کو لے لو خدا کی قسم! لوگ غلط دم کر کے مال کماتے ہیں لیکن تم نے صحیح دم کر کے مال کمایا ہے[1]۔"

اسی حدیث کی ایک روایت ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حضرت خارجہ بن صلت ؓ کے چچا نے اس شخص پر تین دن تک سورہ فاتحہ سے دم کیا۔ آپ روزانہ صبح اور شام کے وقت دم کرتے اور دم کرنے کے بعد تھوک دیتے[2]۔

جنون کے جادو کی علامات

۱۔ بہت زیادہ ذہنی انتشار کی کیفیت اور بہت زیادہ نسیان کی کیفیت۔

۲۔ بات کرنے کے دوران بے ربط باتیں کرنا۔

۳۔ نظروں کا ایک جگہ پر ٹھہر جانا۔

۴۔ ایک جگہ پر زیادہ دیر تک نہ بیٹھ سکنا۔

۵۔ کوئی کام زیادہ دیر تک نہ کر سکنا۔

۶۔ اپنے حلیے کا خیال نہ رکھنا۔

۷۔ اس جادو کے شدید حملے میں مریض کسی طرف چل پڑتا ہے، اسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جا رہا ہے اور بعض دفعہ کسی ویران جگہ پر جا کر سو جاتا ہے۔

جنون کے جادو کا علاج

۱۔ آپ مریض پر رقیہ شرعیہ پڑھیں گے اگر وہ بے ہوش ہو جاتا ہے تو بالکل ویسے ہی علاج کریں گے جیسے میں نے جنات کے باب میں ذکر کیا ہے لیکن اگر مریض بے ہوش نہیں ہوتا تو آپ یہی رقیہ شرعیہ تین دفعہ دہرائیں گے۔ اگر پھر بھی وہ بے ہوش نہیں ہوتا تو آپ آڈیو کیسٹ پر اسے رقیہ شرعیہ، سورہ بقرہ، سورہ ہود، سورہ حجر، سورہ الصافات، سورہ ق، سورہ رحمٰن، سورہ ملک، سورہ جن،

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الطب، حدیث نمبر (19)

[2] امام نووی۔ کتاب الاذکار صفحہ نمبر (87)

سورہ اعلیٰ، سورہ زلزال، سورہ ہمزہ، سورہ کافرون، سورہ فلق اور سورہ الناس ریکارڈ کر کے دیں۔ مریض اس کیسٹ کو ایک ماہ تک سنے گا اور پھر آپ کے پاس آئے گا۔ آپ اس پر دوبارہ رقیہ شرعیہ پڑھیں، آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ جادو ختم ہو چکا ہے۔

۲۔ علاج کے دوران مریض موسیقی اور گانے وغیرہ سننے، سگریٹ نوشی کرنے اور نماز باجماعت پڑھنے میں کوتاہی سے پرہیز کرے گا۔

۳۔ علاج کے دوران اگر مریض کے معدے میں درد ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض کو جادو والی چیز کھلا دی گئی ہے یا پلا دی گئی ہے۔ اس حالت میں آپ رقیہ شرعیہ سے پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں گے۔

۵۔ خمول کا جادو

علامات

۱۔ تنہائی پسند ہونا۔

۲۔ ذہن کا منتشر رہنا اور اپنے خیالات میں مگن رہنا۔

۳۔ ہمیشہ چپ رہنا۔

۴۔ کسی بھی محفل میں شرکت کو ناپسند کرنا۔

۵۔ ہمیشہ کا سر درد۔

۶۔ ہمیشہ سست اور بے حس رہنا۔

خمول کے جادو کا علاج

۱۔ مریض پر رقیہ شرعیہ سے دم کریں۔ اگر مریض بے ہوش ہوتا ہے تو آپ جن سے باقاعدہ مخاطب ہوں جیسا کہ جنات کے باب میں تفصیلاً ذکر ہو چکا ہے لیکن اگر بے ہوش نہیں ہوتا تو آپ اس کے لیے آڈیو کیسٹ پر سورہ فاتحہ، سورہ آل عمران، سورہ یٰسین، سورہ الصافات، سورہ دخان، سورہ الذٰریٰت، سورہ حشر، سورہ معارج، سورہ غاشیہ، سورہ زلزال، سورہ القارعہ، سورہ فلق اور سورہ الناس ریکارڈ کر کے دیں۔ مریض کیسٹ 45 دن روزانہ تین دفعہ سنے گا اور انشاء اللہ شفا پائے گا۔

۲۔ علاج کے دوران مریض کسی قسم کی اعصاب کو سن کر دینے والی دوائی (Tranquillizer) نہیں لے گا۔

۳۔ اگر مریض اپنے معدے میں درد محسوس کرے تو آپ اسے رقیہ شرعیہ پانی پر دم کر کے دیں تا کہ وہ 45 دن یہ پانی پیتا بھی رہے۔ یعنی قرآن مجید بھی سننا ہے اور پانی بھی پینا ہے۔

۴۔ اگر مریض مسلسل سر درد کی شکایت کرتا ہے تو آپ کافی مقدار میں پانی پر رقیۂ شرعیہ سے دم کر کے دیں تا کہ مریض اس پانی سے 45 دن تک نہاتا رہے۔ یعنی قرآن مجید سنتا رہے اور نہاتا بھی رہے۔ نہانا ہر تین دن کے بعد ایک دفعہ ہوگا۔ دم کیے ہوئے پانی میں سادہ پانی نہیں ملایا جائے گا' نہ ہی اس پانی کو گرم کیا جائے گا۔ مزید یہ کہ کسی صاف جگہ پر بیٹھ کر نہانا ہے۔ اس پانی کو غسل خانے میں ہرگز نہیں لے کر جانا۔

۶۔ خیالات کا جادو

علامات

۱۔ ڈراؤنے خواب۔

۲۔ خواب میں دیکھنا کہ کوئی شخص اُسے بلا رہا ہے۔

۳۔ جاگتے میں آوازیں سننا جیسے کوئی اس سے باتیں کر رہا ہے مگر بولنے والے کا نظر نہ آنا۔

۴۔ بہت زیادہ وسوسے آنا۔

۵۔ دوستوں کے بارے میں بہت زیادہ شکی ہونا۔

۶۔ خواب میں دیکھنا کہ جیسے وہ اونچی جگہ سے گر رہا ہے۔

۷۔ خواب میں دیکھنا کہ جانور اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔

خیالات کے جادو کا علاج

۱۔ مریض پر رقیۂ شرعیہ سے دم کریں۔

۲۔ مریض اگر بے ہوش ہوتا ہے تو اس کا باقاعدہ علاج کریں جیسا کہ جنات کے باب میں مذکور ہے۔

۳۔ اگر مریض بے ہوش نہیں ہوتا تو آپ اسے مندرجہ ذیل تعلیمات دیں گے۔

(ا) سونے سے پہلے وضو کرے [1] اور آیۃ الکرسی پڑھے [2]۔

(ب) معوذتین (سورہ فلق اور ناس) پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو مٹھی بنا کر اس میں پھونک ماریں اور پورے جسم پر ملیں۔ یہ عمل تین دفعہ سونے سے پہلے کرنا ہے [3]۔

---

[1] صحیح بخاری' فتح الباری جلد (1)' صفحہ (357)

[2] صحیح بخاری' جلد (4)' صفحہ (487)

[3] صحیح بخاری' فتح الباری جلد (11)' صفحہ (125)

(ج) صبح کے وقت سورۃ الصافات اور سونے سے پہلے سورۃ دخان کی تلاوت کریں یا سنیں۔

(د) تین دن میں ایک دفعہ سورۃ بقرہ کی تلاوت کریں یا سنیں۔

(ر) روزانہ صبح و شام سات سات دفعہ یہ کلمے پڑھے۔

"حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔"

ترجمہ "مجھے اللہ کافی ہے' اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔"

(ز) سونے سے پہلے سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی تلاوت کرے [1]۔

سونے سے پہلے یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاَخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى۔"

ترجمہ "اللہ کے نام سے میں اپنی کمر سیدھی کرتا ہوں (سوتا ہوں)' اے اللہ میرا گناہ معاف فرما' میرے شیطان کو دور کر' مجھے میری قید سے آزاد کر اور مجھے اعلیٰ گروہ میں شامل کر [2]۔"

مریض کو آڈیو کیسٹ پر سورۃ حم سجدہ' سورۃ فتح اور سورۃ جن ریکارڈ کر کے دیں تا کہ وہ روزانہ تین دفعہ اسے سنے۔ مندرجہ بالا تعلیمات پر ایک ماہ کی مدت تک عمل کیا جائے گا۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

۷۔ مرض کا جادو

علامات

۱۔ جسم کے کسی حصے میں مستقل درد ہونا۔

۲۔ بے ہوشی کے دورے پڑنا۔ (تشنج کی شکایت ہونا)

۳۔ جسم کے کسی حصے پر فالج کا اثر ہونا۔

۴۔ پورے جسم پر فالج کا اثر ہونا۔

---

[1] صحیح بخاری' فتح الباری جلد (7)' صفحہ (318)

[2] سنن ابوداؤد' اس حدیث کو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکار (77) میں ذکر کیا ہے۔

۵۔ حواس خمسہ میں سے کسی ایک کا ناکارہ ہو جانا۔

اس قسم کے جادو کی پہچان یہ ہے کہ مریض پر رقیہ شرعیہ سے دم کیا جائے' اگر مریض دوران دم سر درد کی شکایت کرتا ہے یا چکر آنے لگتے ہیں یا اعضائے جسم میں حرکت ہونے لگتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مریض پر جادو کا اثر ہے۔ وگرنہ یہ ایک عام مرض ہوگا جس کا علاج ڈاکٹر حضرات کر سکیں گے۔

مرض کے جادو کا علاج

۱۔ آپ مریض پر رقیہ شرعیہ سے دم کریں' اگر مریض بے ہوش ہوتا ہے یا مرض کی دیگر علامات ظاہر ہوتی ہیں تو اس کا باقاعدہ علاج کریں۔

۲۔ اگر مریض بے ہوش نہیں ہوتا لیکن اسے معمولی سی تبدیلی محسوس ہوتی ہے تو آپ اسے آڈیو کیسٹ پر سورۂ فاتحہ' آیۃ الکرسی' سورۂ دخان' سورہ جن اور معوذتین ریکارڈ کر کے دیں تاکہ مریض روزانہ اسے تین دفعہ سنے۔

۳۔ آپ مندرجہ ذیل رقیہ شرعیہ سے کلونجی کے تیل پر دم کریں اور مریض کو دیں تاکہ مریض اسے اپنی پیشانی اور درد کی جگہ پر مالش کرے۔

اس مرض کے لیے رقیہ شرعیہ ملاحظہ ہو

۱۔ سورۂ فاتحہ۔

۲۔ معوذتین (سورہ فلق اور سورہ الناس)۔

۳۔ سات دفعہ یہ آیت پڑھے: "وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ"۔

ترجمہ ''ہم اس قرآن کے سلسلۂ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے[1]۔''

۴۔ "بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ"۔

ترجمہ ''میں تم پر اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں۔ اللہ ہی تمہیں ہر موذی مرض سے شفا دے گا اور اللہ

[1] سورہ بنی اسرائیل: آیت نمبر (82)

ہی تمہیں ہر حاسد شخص اور حاسد آنکھ سے شفا عطا فرمائے گا۔''

۵۔ "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا"۔

ترجمہ ''اے تمام لوگوں کے پروردگار! اس مصیبت کو دور فرما' شفا عطا فرما' تو ہی شفا دینے والا ہے' تیری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ اس کے بعد کوئی مرض باقی نہ رہے۔''

اس علاج پر چالیس دن تک عمل کیا جائے گا۔

۸۔ نزیف کا جادو

یہ جادو صرف خواتین پر کیا جاتا ہے۔ نزیف کا مطلب ہے خون کا جاری ہونا یا مسلسل جاری رہنا (Bleeding)' اسے عربی میں استحاضہ کہتے ہیں۔ یعنی حیض کی مدت کے علاوہ بھی خون کا جاری رہنا۔

جب حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا[1] نے حضور اکرم ﷺ سے استحاضہ کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِّنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ"۔

ترجمہ ''یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکر ہے[2]۔''

اسی حدیث کی ایک اور روایت ہے جس میں آپ ﷺ کے الفاظ مبارک یوں ہیں۔

"اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ"۔

ترجمہ ''یہ تو ایک رگ ہوتی ہے' حیض نہیں ہوتا[3]۔''

مذکورہ بالا دونوں روایتوں کو سامنے رکھیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ استحاضہ دراصل شیطان جن کا وہ ٹھڈہ ہوتا ہے جو عورت کے رحم میں موجود کسی رگ کے اندر بیٹھ کر مارتا ہے کیونکہ ایک حدیث سے یہ

[1] حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا' حضور اکرم ﷺ کی سالی صاحبہ تھیں۔ آپ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔

[2] اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ میں نے اس حدیث کی بابت امام محمد بن اسماعیل بخاری سے دریافت کیا اور آپ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

[3] مسند امام احمد بن حنبل (6/83-304)' نیز صحیح بخاری شریف' کتاب الوضو (63)

بات بھی واضح ہوتی ہے کہ شیطان انسانی جسم میں خون کی نالیوں میں دوڑتا ہے[1]۔

نزیف کے جادو کا علاج

۱۔ آپ مریضہ کو رقیہ شرعیہ[2] پانی پر دم کر کے دیں تا کہ مریضہ تین دن اسے پیئے اور اس سے نہائے۔ انشاء اللہ تین دن کے بعد نزیف (Bleeding) بند ہو جائے گی۔

۲۔ اگر نزیف بند نہ ہو تو آپ کسی پاک روشنائی سے یہ آیت مریضہ کو لکھ کر دیں۔

"لِكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ۔"

ترجمہ "ہر خبر کے ظہور کا ایک وقت مقرر ہے[3]۔"

اس لکھی ہوئی آیت کو پانی میں گھول لیں اور مریضہ کو تین ہفتے تک پلائیں۔ انشاء اللہ نزیف بند ہو جائے گی۔ قرآن پاک کی آیات کو لکھنا اور انہیں گھول کر پلانا علماء کا معمول رہا ہے اور اس عمل کے جواز کا فتویٰ بھی موجود ہے۔

ملاحظہ ہو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ۔

"قرآن مجید کی آیات کو مریض کے لیے پاک روشنائی سے لکھ کر دینا جائز ہے تا کہ وہ اس میں سے پیئے اور اس سے نہائے۔ نیز اس کے جواز کا فتویٰ امام احمد بن حنبل اور دیگر علمائے کرام نے بھی دیا ہے[4]۔"

۹۔ شادی سے روکنے کا جادو

اس قسم کا جادو بھی خواتین پر کیا جاتا ہے تا کہ انہیں شادی سے روکا جا سکے۔ اس کا سبب ذاتی دشمنی یا حسد ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے جادو میں جادوگر لڑکی کا نام اس کی ماں کا نام اور لڑکی کی کوئی ذاتی استعمال کی چیز طلب کرتا ہے اور پھر اپنا کفریہ کلمہ پڑھتا ہے۔ نیز اس جادو میں جادوگر ایک یا ایک سے زیادہ جنات لڑکی پر مسلط کرتا ہے اور وہ سب یا ان میں سے کوئی ایک موقع پا کر لڑکی میں داخل ہوتے ہیں۔

---

[1] صحیح بخاری شریف، فتح الباری، جلد (4)، صفحہ (282)

[2] رقیہ شرعیہ صفحہ نمبر (82 تا 94) پر مذکور ہے۔

[3] سورہ انعام: آیت (67)

[4] مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ جلد (19)، صفحہ (64)

جنات کو انسان میں داخل ہونے کے لیے موقع کی تلاش رہتی ہے۔ جنات کے لیے انسان میں داخل ہونے کے بہترین مواقع چار ہوتے ہیں۔

۱۔ شدید خوف کی کیفیت

۲۔ شدید غصے کی کیفیت

۳۔ شدید غفلت کی کیفیت

۴۔ بہت زیادہ شہوت پرستی کی کیفیت

اس قسم کے جادو میں جن عام طور پر خواتین پر حملہ آور ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ جن کو خاتون پر حملہ کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ اس کے مقابلے میں اس کے لیے اس شخص پر حملہ کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے جو اس خاتون کا رشتہ لینے آتا ہے۔ اس لحاظ سے اس قسم کے جادو میں دو قسم کی حالتیں پائی جاتی ہیں۔ پہلی حالت یہ کہ جن خاتون پر حملہ آور ہو۔ اس صورت حال میں یہ ہوتا ہے کہ جادو زدہ خاتون ہر اس مرد کو ٹھکرا دیتی ہے جو اس کا رشتہ مانگتا ہے۔ دوسری حالت یہ ہے کہ جن عورت میں داخل نہ ہو سکے۔ اس صورت حال میں اسے تخیل کے جادو سے مدد لینا پڑتی ہے اور یہ جادو مرد پر کیا جاتا ہے۔ اس جادو سے مرد کو خاتون بدصورت دکھائی دیتی ہے۔ یہ جادو وسوسوں کی شکل میں بھی کیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ شاید آپ نے بھی ملاحظہ کیا ہو کہ رشتہ آتا ہے اور لڑکا یا لڑکے والے لڑکی کو پسند ہی نہیں کرتے بلکہ تعریفوں کے پل باندھ رہے ہوتے ہیں لیکن چند ہی دنوں بعد لڑکے والوں کی طرف سے بات ختم کر دی جاتی ہے۔ اگر جادو کی تاثیر بہت زیادہ ہو تو یوں بھی ہوتا ہے کہ لڑکے والے لڑکی والوں کے گھر داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی لڑکے کی طبیعت خراب ہو گئی۔ لڑکے کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس کا سینہ تنگ ہو رہا ہے یا اس کا سر کسی نے زور سے پکڑ لیا ہے یا ایسی بے چینی محسوس ہوتی ہے جیسے کسی نے اسے قید کر دیا ہو۔ وہ وہاں سے فوراً باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے اور دوبارہ کبھی اس گھر کا رخ نہیں کرتا۔

علامات

اگر عورت پر یہ جادو ہو جائے تو اس کی مندرجہ ذیل علامات ہوتی ہیں۔

۱۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد سر کا درد ہونا اور دوائیاں لینے کے باوجود برقرار رہنا۔

۲۔ سینے میں بہت زیادہ تنگی اور گھٹن محسوس کرنا، خاص طور پر عصر کے بعد سے لے کر آدھی رات تک کے دوران۔

۳۔ رشتہ طلب کرنے والے شخص کا بدصورت دکھائی دینا۔

۴۔ بہت زیادہ سوچنا۔ (ذہنی انتشار کا شکار رہنا)

۵۔ نیند میں بے چینی۔

۶۔ بعض دفعہ معدے میں مسلسل درد رہتا ہے۔

۷۔ ریڑھ کی ہڈی کے نچلے مہروں میں درد ہونا۔

علاج

۱۔ آپ مریضہ پر رقیۂ شرعیہ سے دم کریں گے۔ اگر مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے اور جن اس کی زبان سے بولنے لگتا ہے تو آپ باقاعدہ اس سے بات کریں گے جیسے کہ صفحہ نمبر 84 پر واضح ہے۔

۲۔ اگر مریضہ بے ہوش نہیں ہوتی لیکن آپ اس کے جسم میں غیر معمولی تبدیلی یا حرکات وسکنات محسوس کرتے ہیں تو آپ مریضہ کو مندرجہ ذیل تعلیمات دیں گے۔

- نماز کی ادائیگی وقت پر کرے۔
- موسیقی اور گانے سننے سے پرہیز کرے۔
- گھر سے تمام تصویریں خواہ انسانوں کی ہوں یا جانوروں کی اتار دی جائیں۔
- سونے سے پہلے وضو کرے اور آیۃ الکرسی پڑھے۔
- سونے سے پہلے تین تین دفعہ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو مٹھی بنا کر اس میں پھونک مارے اور پورے جسم پر ملے۔
- ایک گھنٹے کے آڈیو کیسٹ پر آیۃ الکرسی ریکارڈ کی جائے یعنی پورے کیسٹ پر صرف آیۃ الکرسی بار بار ریکارڈ کی گئی ہو اور اسے دن میں کسی وقت ایک دفعہ سن لے۔
- سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس بھی ایک گھنٹے والی آڈیو کیسٹ میں بار بار ریکارڈ کی جائے اور مریضہ اسے دن میں کسی وقت ایک دفعہ سن لے۔

آپ رقیۂ شرعیہ سے پانی پر دم کر کے مریضہ کو دیں تاکہ وہ تین دن میں ایک دفعہ اس پانی کو پیے اور اس سے نہائے۔

مریضہ فجر کی نماز کے بعد یہ کلمہ سو دفعہ پڑھے اور اس کے معنی کو بھی ذہن میں رکھے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

ترجمہ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اسی کی ہے اور تمام تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

ان تعلیمات پر ایک ماہ تک عمل کیا جائے گا۔ ایک ماہ کے بعد مریضہ انشاء اللہ شفایاب ہو چکی ہوگی اور علامات زائل ہو چکی ہوں گی لیکن ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شفایاب ہونے کے بجائے مرض کی علامات مزید بڑھ جائیں۔ ایسی صورت میں آپ مریضہ پر رقیۂ شرعیہ کی تلاوت سے دم کریں گے یا کریں گی اور اس دفعہ انشاء اللہ وہ ضرور بے ہوش ہوگی۔ اس حالت میں آپ جن سے براہ راست مخاطب ہو سکتے ہیں اور اسے بھگا سکتے ہیں کیونکہ ایک ماہ کی تعلیمات نے جن کو کافی کمزور کر دیا ہوگا۔

جادو کے متعلق چند اہم معلومات

۱۔ بعض دفعہ جادو کی علامات آسیب زدگی کی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔

۲۔ معدہ میں مسلسل درد اس بات کی علامت ہے کہ مریض نے سحر زدہ چیز کھالی ہے یا پی لی ہے۔

۳۔ قرآن کریم سے علاج صرف اس وقت اثر انداز ہوتا ہے جب معالج میں مندرجہ ذیل دو شرائط پائی جائیں۔

- معالج کا احکام الٰہی پر کاربند ہونا۔
- مریض کا قرآنی علاج کے کارآمد ہونے پر پختہ یقین رکھنا۔

۴۔ جادو کی اکثر اقسام میں یہ علامت مشترک ہوتی ہے کہ مریض کو خاص طور پر رات کے وقت سینے میں تنگی محسوس ہوتی ہے۔

۵۔ آپ مندرجہ ذیل دو طریقوں سے جادو کی جگہ معلوم کر سکتے ہیں۔

- یہ کہ وہ جن جو اس جادو پر مامور ہے (موکل) خود جادو کی جگہ بتائے لیکن آپ نے اس کی بات کا بالکل یقین نہیں کرنا۔ جب تک آپ کسی شخص کو اس جگہ پر نہ بھیجیں اور جادو زدہ چیز نکلوا نہ لیں کیونکہ جنات کو جھوٹ بولنے کی بہت عادت ہوتی ہے۔
- مریض یا معالج، رات کے تیسرے پہر یعنی تہجد کے وقت دو رکعت نماز نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ اسے جادو کی جگہ بتا دے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو خواب میں وہ جگہ دکھا دی جائے یا آپ کے دل

میں اس جگہ کا خیال آ جائے۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو آپ اللہ تعالیٰ کے حضور دو رکعت شکرانہ کے پڑھیں۔

۶۔ جادو کے علاج میں ایک مفید عمل یہ بھی ہے کہ آپ کلونجی کے تیل پر رقیہ شرعیہ سے دم کریں تا کہ مریض صبح وشام اس تیل سے درد کی جگہ پر مالش کرے۔ یہ نسخہ تمام اقسام کے جادو کے لیے یکسر مفید ہے۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اَلْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ۔"

ترجمہ "کلونجی میں موت کے علاوہ ہر مرض کے لیے شفا ہے[1]۔"

دولہا اور دلہن کے لیے چند نصیحتیں اور بچاؤ کی چند تدابیر

کیا یہ ممکن ہے کہ ہم لوگ کچھ ایسی احتیاطی تدابیر پہلے سے کر رکھیں کہ ہم جنات اور جادوگروں کے شر سے محفوظ رہیں؟

ذیل میں میں دولہا اور دلہن کے لیے خاص طور پر کیونکہ یہ دونوں ایک نئی زندگی کا آغاز کر رہے ہوتے ہیں اور باقی تمام مسلمانوں کے لیے عام طور پر چند احتیاطی تدابیر کا ذکر کر رہا ہوں جن کی بدولت ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنات اور جادو سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

۱۔ سات عدد عجوہ کھجور نہار منہ کھائیں۔ اگر عجوہ کھجور مدینے سے ہے تو بہتر ورنہ کہیں سے بھی عجوہ لی جا سکتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔"

ترجمہ "جس شخص نے صبح کے وقت نہار منہ سات دانے عجوہ کھجور کے کھائے اس دن اس پر کوئی زہر اور کوئی جادو اثر نہیں کرے گا[2]۔"

---

۱ صحیح بخاری شریف' کتاب الطب (7)

۲ صحیح بخاری شریف' فتح الباری' (247/10)

۲۔ زیادہ تر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں کیونکہ فرشتے باوضو شخص کی حفاظت کرتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"طَهِّرُوْا هٰذِهِ الْاَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَبِيْتُ طَاهِرًا اِلَّا بَاتَ مَعَهُ فِيْ شِعَارِهِ مَلَكٌ لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَاِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا۔"

ترجمہ "ان جسموں کو پاک کرو' اللہ تمہیں پاک کرے کیونکہ جو شخص پاکیزگی کی حالت میں سوتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے کپڑوں میں اس کے ساتھ سوتا ہے۔ وہ شخص رات کے وقت جب بھی کروٹ بدلتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ اپنے بندے کی مغفرت فرما کیونکہ یہ باوضو سویا ہے[1]۔"

۳۔ نماز باجماعت کی پابندی

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ۔"

ترجمہ "کسی بستی یا دیہات میں اگر تین آدمی بھی رہ رہے ہوں تو انہیں نماز قائم کرنا ہوگی ورنہ ان پر شیطان مکمل طور پر غالب آ جائے گا۔ تم پر لازم ہے کہ جماعت کی پابندی کرو کیونکہ بھیڑیا صرف اکیلی پھرتی ہوئی بھیڑ کو کھاتا ہے[2]۔"

۴۔ غسل خانے میں داخل ہونے سے پہلے تعوذ پڑھیں اور بائیں پاؤں سے داخل ہوں۔ تعوذ کا طریقہ حدیث میں یوں ہے۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔"

---

۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے۔ امام منذری نے الترغیب میں (13/2) میں کہا ہے اس کی سند جید ہے۔

۲ سنن ابوداؤد (150/1) اس حدیث کی سند حسن ہے۔

ترجمہ "اے اللہ! میں جن مردوں اور جن عورتوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں[1]۔"

۵۔ نماز شروع کرنے سے پہلے تعوذ پڑھیں

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ نماز کے آغاز میں آپ ﷺ نے یوں تعوذ فرمایا:

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ نَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ وَھَمْزِہٖ۔"

ترجمہ "اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں بکثرت اسی کے لیے ہیں اور صبح و شام اسی کی پاکیزگی بیان کی جاتی ہے۔ میں شیطان مردود سے اس کے غرور سے اس کے شر سے اور اس کے باؤلا کرنے سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں[2]۔"

۶۔ شادی کرنے کے بعد دولہا اپنا دایاں ہاتھ دلہن کی پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھے

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ۔"

ترجمہ "اے اللہ میں آپ سے اس خاتون کی بھلائی مانگتا ہوں اور وہ بھلائی جو آپ نے اس کی فطرت میں ڈال دی ہے اور اے اللہ! میں اس خاتون کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے بھی جو آپ نے اس کی فطرت میں ڈال دیا ہے[3]۔"

۷۔ اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز نماز سے کریں

یعنی جب آپ شادی کے ہنگامے سے فارغ ہو جائیں تو آپ اور آپ کی بیوی دو رکعت نماز پڑھیں۔ بہتر ہوگا کہ آپ امامت کریں اور آپ کی بیوی بطور مقتدی آپ کے ساتھ نماز پڑھے۔ نماز کے بعد آپ دونوں یہ دعا کریں گے۔

---

[1] بخاری شریف فتح الباری (242/1)

[2] سنن ابوداؤد: (203/1)۔ اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے ملاحظہ ہو تخریج الکلم الطیب (55)

[3] سنن ابوداؤد اس حدیث کو علامہ البانی نے حسن قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو تخریج الکلم الطیب (151)

"اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ اَھْلِیْ وَبَارِکْ لَھُمْ فِیَّ اَللّٰھُمَّ اجْمَعْ بَیْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَیْرٍ وَفَرِّقْ بَیْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلَی الْخَیْرِ۔"

ترجمہ "اے اللہ! میرے اہل خانہ میں میرے لیے برکت عطا فرما اور مجھ میں میرے اہل خانہ کے لیے برکت عطا فرما۔ اے اللہ! تو ہمیں جتنا عرصہ بھی رکھے بھلائی کے ساتھ رکھ اور اگر تو ہمیں جدا کرتا ہے تو تب بھی بھلائی کے ساتھ جدا کر[1]۔"

۸۔ جب آپ اپنی بیوی کے قریب جائیں تو یہ دعا پڑھیں

"بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔"

ترجمہ "اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس نعمت سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا کرنے والا ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے اس دعا کے بارے میں فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کے پاس آتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں کوئی اولاد عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہوتا ہے تو اس اولاد کو کوئی شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا[2]۔

۹۔ سونے سے پہلے وضو کریں، آیۃ الکرسی پڑھیں اور اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائیں

صحیح بخاری میں ہے کہ شیطان نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا تھا: "جو شخص سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو صبح تک اللہ کی طرف سے اس کے لیے ایک محافظ مقرر کر دیا جاتا ہے اور شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔" حضرت ابوہریرہؓ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کو بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ۔"

ترجمہ "اس نے سچ کہا ہے حالانکہ وہ ہے بہت بڑا جھوٹا[3]۔"

---

[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

[2] صحیح بخاری شریف فتح الباری (242/1)

[3] صحیح بخاری شریف فتح الباری (487/4)

۱۰۔ دن میں یا رات میں کسی وقت مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کر لیں

- سورۂ بقرہ کی آیت نمبر (1-5) تک۔
- آیۃ الکرسی اور اس کے بعد والی دو آیتیں تلاوت کریں یعنی سورۂ بقرہ کی آیت نمبر (255-257) تک۔
- سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات تلاوت کریں۔

بہتر ہوگا کہ اس وظیفے کے لیے مغرب کی نماز کے بعد کا وقت مقرر کیا جائے۔ اس وظیفے کی بدولت آپ اس دن اور اس رات، جن اور جادو کے اثر سے محفوظ رہیں گے۔

۱۱۔ نماز فجر کے بعد 100 دفعہ یہ کلمہ پڑھیں

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔"

ترجمہ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

صحیح بخاری میں اس کلمے کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس کلمے کو ادا کرے گا۔ اسے اس دن ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اس کے لیے 100 نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کی 100 برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس دن شام تک یہ کلمہ اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا۔ اس عمل سے کسی اور کا عمل افضل نہیں ہوگا الا یہ کہ کوئی اس سے زیادہ دفعہ پڑھے[1]۔

۱۲۔ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے یہ کلمات کہیں

"اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔"

ترجمہ "میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو بہت بڑا ہے۔ میں اس کے باعزت چہرے اور قدیم بادشاہت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔"

[1] صحیح بخاری شریف، فتح الباری (338/6)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "جو شخص یہ کلمات ادا کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص آج کے دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا ہے[1]۔"

۱۳۔ صبح و شام تین دفعہ یہ دعا پڑھیں

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔"

ترجمہ "اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں۔ وہ نام کہ جس کی بدولت زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ وہ سننے والا ہے، جاننے والا ہے[2]۔"

۱۴۔ جب آپ گھر سے نکلیں تو یہ دعا پڑھیں

"بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔"

ترجمہ "اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشائی اور حاجت روائی کی طاقت نہیں رکھتا۔"

یہ دعا پڑھنے سے انسان ہر برائی سے محفوظ ہو جاتا ہے، ہر قسم کے نقصان سے بچ جاتا ہے، ہدایت پر قائم رہتا ہے اور شیطان اس کے راستے سے ہٹ جاتا ہے[3]۔

۱۵۔ صبح و شام یہ دعا پڑھیں۔

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔"

ترجمہ "میں اللہ کے غضب، سزا، اس کے بندوں کے شر، شیطانوں کے وسوسوں اور ان کے حاضر ہونے سے اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں[4]۔"

[1] سنن ابوداؤد (127/1)، امام نووی نے اپنی کتاب "الاذکار" میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔
[2] سنن ترمذی شریف (133/5)، امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔
[3] سنن ابوداؤد (325/4)، سنن ترمذی (154/5)، امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
[4] سنن ابوداؤد، کتاب الطب، باب (19)۔ نیز مسند امام احمد بن حنبل، جلد (2)، صفحہ (181)

باب سوم

نظر لگنا

نظر لگنا برحق ہے

قرآن مجید سے دلائل

احادیث نبویہ سے دلائل

نظر لگنے کی حقیقت کے بارے میں علماء کرام کے اقوال

نظر لگنے اور حسد کرنے میں فرق

جنات انسانوں کو نظر لگاتے ہیں

نظر لگنے کا علاج

نظر لگنا برحق ہے

ہم اکثر سنتے ہیں کہ فلاں شخص کو نظر لگ گئی ہے یا فلاں شخص کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہیں خود اپنی نظر لگ جاتی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا واقعی ہماری نگاہیں اتنی خطرناک ہیں کہ ان سے دوسرے لوگوں کو یا خود ہماری ذات کو نقصان پہنچ سکے؟ یا ہمارا دین اس اہم مسئلے کے بارے کچھ کہتا ہے یا خاموش ہے؟

عزیزانِ گرامی! مندرجہ بالا سوالات کا جواب اثبات میں ہے۔ نظر برحق ہے اور اس کا ثبوت قرآن وسنت دونوں میں موجود ہے۔

قرآن مجید سے دلائل

۱۔ ”وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ“۔

ترجمہ ”اور (یعقوب علیہ السلام) نے کہا اے میرے بچو تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی ایک دروازوں میں سے جدا جدا طور پر داخل ہونا‘ میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ جب وہ انہی راستوں سے جن کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا‘ گئے‘ کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو بات مقرر کردی ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچالے۔ ہاں یعقوبؑ نے اپنے ضمیر کے ایک خطرے کو سرانجام دے لیا‘ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے[1]۔“

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوبؑ کی زبانی فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو روانہ

[1] سورہ یوسف: آیت نمبر (67-68)

کرتے ہوئے یہ حکم دیا کہ وہ سب کے سب ایک دروازے سے داخل نہ ہوں۔ یعنی جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو حضرت بنیامین کے ساتھ مصر روانہ کیا تو یہ حکم دیا۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما‘ حضرت محمد بن کعبؒ‘ حضرت مجاہدؒ‘ حضرت ضحاکؒ‘ حضرت قتادہؒ اور حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو یہ حکم اس لیے دیا تا کہ انہیں اکٹھا دیکھ کر کسی کی نظر نہ لگ جائے کیونکہ حضرت یوسفؑ کے بھائی بہت خوبصورت جوان تھے[1]۔“

۲۔ ”وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ“۔

ترجمہ ”یقیناً ان منکروں کی خواہش ہے کہ اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں۔ جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے[2]۔“

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مجاہدؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے ”لَيُزْلِقُوْنَكَ“ سے مراد ہے کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے نظر لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس آیت میں یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ نظر کا لگنا برحق ہے اور اس کی تاثیر اللہ کے حکم سے ہوتی ہے[3]۔“

احادیث نبویہ سے دلائل

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اَلْعَيْنُ حَقٌّ“۔

ترجمہ ”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نظر لگنا برحق ہے[4]۔“

[1] تفسیر ابن کثیر (485/2)
[2] سورہ القلم: آیت نمبر (51)
[3] تفسیر ابن کثیر (410/4)
[4] صحیح مسلم شریف‘ کتاب السلام‘ باب الطب۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْئٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْتَسِلُوْا۔"

ترجمہ "نظر لگنا برحق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے سکتی تو وہ نظر ہوتی' لہٰذا اگر تم سے کوئی غسل کرنے کا مطالبہ کرے اس کے لیے غسل کرو[1]۔"

۳۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ الْعَیْنَ لَتُوْلِعُ بِالرَّجُلِ بِاِذْنِ اللّٰهِ حَتّٰی یَصْعَدَ حَالِقًا فَیَتَرَدّٰی مِنْهُ۔"

ترجمہ "نظر آدمی پر اس قدر اثر انداز ہوتی ہے کہ آدمی پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے اور پھر وہاں سے نیچے گر جاتا ہے[2]۔"

۴۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلْعَیْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَتُدْخِلُ الْجَمَلَ الْقِدْرَ۔"

ترجمہ "نظر لگنے سے آدمی قبر میں چلا جاتا ہے اور اونٹ دیگ میں[3]۔"

یعنی نظر لگنے سے انسان قتل بھی ہو سکتا ہے اور انسانوں کے علاوہ جانوروں کو بھی نظر لگتی ہے اور وہ بیمار ہو جاتے ہیں اور ان کے مرنے کے ڈر سے ان کے مالکوں کو انہیں ذبح کرنا پڑتا ہے۔

۵۔ حضرت جابرؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَکْثَرُ مَنْ یَمُوْتُ مِنْ اُمَّتِیْ بَعْدَ قَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدَرِهٖ بِالْعَیْنِ۔"

ترجمہ "قضاء وقدر کے بعد میری امت میں سب سے زیادہ اموات نظر بد سے ہوں گی[4]۔"

---

۱ صحیح مسلم شریف' کتاب السلام' باب الطب والرقی

۲ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور علامہ ناصر الدین البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع (1677)

۳ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے اپنی تصنیف "الحلیۃ" میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے' ملاحظہ ہو: صحیح الجامع (4023)

۴ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح الجامع (1217)

۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْعَیْنِ فَاِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ۔"

ترجمہ "نظر بد سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ نظر لگنا برحق ہے[1]۔"

۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ مجھے نظر بد سے بچنے کے لیے دم کرنے کا حکم دیتے تھے[2]۔"

۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں:

"رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْعَیْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ۔"

ترجمہ "رسول اللہ ﷺ نے نظر بد' زہریلے ڈنگ اور پھوڑے پھنسیوں سے بچنے کے لیے دم کرنے کی اجازت عطا فرمائی[3]۔"

۹۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر ایک داغ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"بِهَا نَظْرَةٌ اِسْتَرْقُوْا لَهَا۔"

ترجمہ "اسے نظر لگی ہوئی ہے۔ اس پر دم کرو[4]۔"

۱۰۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آل حزم کو سانپ کے ڈسنے پر دم کی اجازت دی اور پھر حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا:

"مَالِیْ اَرٰی اَجْسَامَ بَنِیْ اَخِیْ ضَارِعَةً نَحِیْفَةً' یُصِیْبُهُمُ الْحَاجَةُ؟ قَالَتْ: لَا وَلٰکِنَّ الْعَیْنَ تُسْرِعُ اِلَیْهِمْ فَقَالَ: "اِرْقِیْهِمْ" فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ: "اِرْقِیْهِمْ۔"

ترجمہ "کیا وجہ ہے کہ مجھے اپنے بھتیجوں کے جسم دبلے پتلے نظر آ رہے ہیں' کیا انہیں غربت کی

---

۱ سنن ابن ماجہ شریف' حدیث نمبر (3508)۔ اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع (951)

۲ صحیح بخاری شریف' فتح الباری (170/10)

۳ صحیح مسلم شریف' حدیث نمبر (2196)' کتاب السلام۔

۴ صحیح بخاری شریف' فتح الباری (171/10)

شکایت ہے؟" حضرت اسماءؓ نے کہا کہ نہیں' بات یہ ہے کہ انہیں نظر بہت جلد لگ جاتی ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا: "ان پر دم کرو۔" میں نے اپنا دم آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔
آپ ﷺ نے فرمایا: "ان پر دم کرو[1]۔"

نظر لگنے کی حقیقت کے بارے میں علماء کرام کے اقوال

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "نظر بد لگنا اور اس کا اثر ہونا برحق ہے لیکن تاثیر اللہ کے حکم سے ہوتی ہے[2]۔"

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "نظر بد دراصل ایسی نظر ہوتی ہے جو کسی خوبصورت چیز کو حسد سے دیکھتی ہے۔ مزید برآں یہ کہ دیکھنے والا اخبث باطن رکھتا ہے اور جس شخص یا چیز کو اپنی نظر بد سے دیکھتا ہے' اسے نقصان پہنچتا ہے[3]۔"

ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یوں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص کو نظر لگ گئی۔ یہ تب ہوتا ہے جب کوئی دشمن یا حاسد اسے بُری نظر سے دیکھتا ہے اور اس دیکھنے کی وجہ سے وہ شخص بیمار ہو جاتا ہے[4]۔"

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بعض کم عقل لوگ ایسے بھی ہیں جو نظر لگنے کی تاثیر کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ محض وہم کی باتیں ہیں۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے' یہ لوگ جاہل ترین لوگ ہیں' ان کی عقلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ ارواح ونفوس کی معرفت' ان کی صفات' افعال اور تاثیر سے نابلد ہیں۔ دنیا کی تمام مہذب قومیں اپنے ادیان و مذاہب کے اختلاف کے باوجود اس امر پر یقین رکھتی ہیں کہ نظر بد ضرور لگتی ہے۔

آگے چل کر علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اجسام اور ارواح میں مختلف قوتیں اور طبیعتیں پیدا فرمائی ہیں۔ اور ان میں چند ایسی مخصوص کیفیتیں ودیعت فرمائی ہیں جن کی حیرت انگیز تاثیریں ہیں۔ ان تاثیروں کا انکار کوئی کم عقل ہی کر سکتا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ نظر لگنے میں ضروری نہیں کہ آنکھ کا استعمال کیا جائے کیونکہ تاثیر تو دراصل روح کی ہوتی ہے۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ کسی اندھے کے سامنے کسی خوبصورت شخص یا چیز کا وصف بیان کیا جائے اور وہ اسے نظر لگا دے۔ یہ تاثیر اس روح کے خبث کے مطابق ہوگی۔ روح کے اندر جتنا خبث اور حسد ہوگا' نظر بد اتنی ہی شدید لگے گی۔ اس کی مثال سانپ سے دی جا سکتی ہے۔ سانپ کے اندر زہر ہوتا

1 صحیح مسلم شریف' حدیث نمبر (2198) کتاب السلام۔
2 تفسیر ابن کثیرؒ (410/4)
3 فتح الباری' (200/10)
4 النہایہ' (332/3)

ہے اور جب وہ اپنے دشمن کو دیکھتا ہے تو اس کے اندر ایک خبیث قوت' جو شدید غصے سے بھری ہوتی ہے' جنم لیتی ہے۔ یہ قوت ایک موذی کیفیت میں بدل جاتی ہے اور بعض سانپوں میں اس کیفیت کی شدت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ان کو دیکھتے ہی انسان پر بُرا اثر پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔" صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ نے دو قسم کے سانپوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"اِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ۔"

ترجمہ "یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں[1]۔"

نظر بد اور حسد میں فرق

1۔ حاسد اور نظر بد لگانے والوں میں عموم خصوص پایا جاتا ہے۔ ہر نظر لگانے والا حاسد ہوتا ہے لیکن ہر حاسد نظر نہیں لگاتا۔ اسی لیے سورۂ فلق میں حاسد کے حسد سے پناہ طلب کی گئی ہے تاکہ اس میں نظر لگانے والا از خود شامل ہو جائے۔

2۔ حسد کی بنیاد' بغض' کینہ اور دوسرے شخص کی چیز زائل ہو جانے کی خواہش پر ہوتی ہے جبکہ نظر بد کی بنیاد کسی چیز کو بہت خوبصورت جاننا' یا حیرانگی کا اظہار کرنا ہے۔

3۔ حسد اور نظر بد' تاثیر میں مشترک ہیں۔ یعنی دونوں سے نقصان پہنچتا ہے لیکن ان کا مصدر مختلف ہوتا ہے۔ حسد کا مصدر' دل کا جلنا اور دوسرے کی چیز کی تباہی کی خواہش کرنا ہے جبکہ نظر بد کا مصدر اس کی روح کی تاثیر ہے جو غالباً نظر کے راستے اثر کرتی ہے۔ اسی لیے بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ انسان خود اپنے آپ کو نظر لگا بیٹھتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے آئینہ دیکھنے کی دعا تلقین فرمائی ہے تاکہ آپ اپنے آپ کو نظر نہ لگائیں۔ دعا یوں ہے:

"اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي۔"

ترجمہ "اے اللہ! جیسے تو نے میری شکل خوبصورت بنائی ہے' میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنا۔"

4۔ حاسد کسی ایسی چیز پر بھی حسد کر سکتا ہے جو ابھی وجود میں ہی نہ آئی ہو جبکہ نظر بد صرف موجود چیز پر لگتی ہے۔

5۔ انسان اپنی ذات سے یا اپنے مال سے حسد نہیں کرتا لیکن انہیں نظر لگا سکتا ہے۔

6۔ حسد صرف حاقد اور کینہ پرور انسان سے صادر ہوتا ہے جو دوسرے کی چیز کے زائل ہونے کی خواہش رکھتا ہے جبکہ نظر ایک نیک شخص بھی لگا سکتا ہے کیونکہ اس کا مصدر حیرانگی ہے کینہ اور بغض نہیں۔ جیسا کہ صحابی رسول ﷺ' حضرت عامر بن ربیعہؓ نے حضرت سہل بن حنیفؓ کو نظر لگا دی

1 صحیح بخاری شریف' (248/6)' نیز صحیح مسلم شریف' حدیث نمبر (2233)

جبکہ حضرت عامرؓ ان صحابہ کرام میں شامل ہیں جنہوں نے پہلے پہل اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپؓ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی شامل ہے جنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ اسے اپنے بھائی کی کوئی چیز اگر اچھی لگے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عامرؓ سے فرمایا تھا: "اَلَا بَرَّکْتَ عَلَیْہِ؟" "تم نے اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی؟" کیونکہ برکت کی یہ دعا نظر بد کی تاثیر کو روکتی ہے۔

جنات انسانوں کو نظر لگاتے ہیں

۱۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ پہلے جنات کی نظر بد سے اور پھر انسانوں کی نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے۔ جب معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں پڑھنا اپنا معمول بنا لیا اور ان کے علاوہ ہر چیز چھوڑ دی[1]۔"

۲۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آپؓ کے گھر ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر ایک سیاہ دھبہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِسْتَرْقُوْا لَھَا فَاِنَّ بِھَا النَّظْرَۃُ۔"

ترجمہ "اس پر دم کرواؤ اسے نظر لگی ہوئی ہے[2]۔"

امام فراء کہتے ہیں: "یہ نظر جنات کی طرف سے تھی۔"

مندرجہ بالا دونوں احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جنات سے بھی نظر لگتی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی حفاظت کریں۔ ہر عمل سے پہلے "بسم اللہ" کہیں، خاص طور پر جب آپ اپنے کپڑے اتارنے لگیں یا آئینہ دیکھنے لگیں۔

نظر بد کا علاج

نظر بد لگنے کے بعد سب سے مشکل سوال یہ ہوتا کہ نظر کس کی لگی ہے؟ اگر کسی شخص کے بارے میں یقین ہے کہ اس نے نظر لگائی ہے تو پھر علاج یوں ہوگا:

نظر لگانے والے کو حکم دیا جائے گا کہ وہ نہائے۔ وہ پانی جس سے وہ نہاتا ہے، محفوظ کیا جائے گا اور اس پانی کو اس شخص پر پیچھے سے پھینکا جائے گا جسے نظر لگی ہے۔

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیفؓ فرماتے ہیں: "میرے والد سہل بن حنیفؓ خرار[3] میں نہا

[1] سنن ترمذی شریف، کتاب طب، حدیث نمبر (2059)، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

[2] صحیح بخاری شریف، فتح الباری (171/10)، صحیح مسلم شریف، حدیث نمبر (2197)

[3] خرار: مدینہ منورہ کی وادیوں میں سے ایک وادی کا نام ہے۔

رہے تھے۔ انہوں نے اپنا جبہ اتارا جو جسم کے اوپر والے حصہ پر پہنا جاتا ہے۔ آپؓ کا رنگ بہت سفید تھا اور جلد بہت خوبصورت تھی۔ یہ سارا منظر حضرت عامر بن ربیعہؓ بھی دیکھ رہے تھے۔ آپؓ کے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے: "میں نے آج تک ایسی خوبصورت جلد نہیں دیکھی، یہ تو بالکل ایک چھپی ہوئی دوشیزہ کی مانند ہے۔" آپؓ کا یہ کہنا تھا کہ میرے والد سہل دوہرے ہو گئے اور درد سے تڑپنے لگے۔

رسول اللہ ﷺ کو آپؓ کی تکلیف کے بارے میں بتایا گیا اور یہ کہ آپؓ سر بھی نہیں اٹھا سکتے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "ھَلْ تَتَّھِمُوْنَ اَحَدًا؟" "کیا تم کسی کو مورد الزام ٹھہراتے ہو؟" لوگوں نے کہا: "جی ہاں، عامر بن ربیعہؓ ہیں۔" آپ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا، جب وہ آئے تو آپ ﷺ ان پر ناراض ہوئے اور فرمایا: "عَلَامَ یَقْتُلُ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ؟ اَلَا بَرَّکْتَ، اِغْتَسِلْ لَہٗ؟" "کس بات پر تم لوگ اپنے بھائیوں کو قتل کرتے ہو؟ کیا تم برکت کی دعا نہیں کر سکتے تھے؟ جاؤ اس کے لیے غسل کرو۔" حضرت عامرؓ نے ایک بڑے پتیلے میں اپنا منہ، دونوں ہاتھ، دونوں کہنیاں، دونوں گھٹنے پاؤں تک اور باقی جسم، شرمگاہ (Private parts) کے علاوہ دھوئے۔ پھر یہ پانی حضرت سہلؓ پر پیچھے سے کھڑے ہو کر ڈالا گیا اور آپؓ فوراً ٹھیک ہو گئے[1]۔"

نظر بد سے علاج کے لیے غسل کا طریقہ

حضرت محمد بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ[2] فرماتے ہیں:

"نظر بد سے علاج کے غسل کا جو طریقہ ہمارے علماء نے نقل کیا ہے اس کی کیفیت یوں ہے کہ جس شخص نے نظر بد لگائی ہو اسے لایا جائے اور ایک پانی سے بھرا ہوا پتیلا بھی منگوایا جائے۔ وہ شخص اس پانی سے کلی کرے اور کلی والا پانی پتیلے میں ہی ڈال دے۔ پھر اپنا چہرہ پتیلے میں دھوئے، پھر اپنے بائیں ہاتھ سے دایاں ہاتھ پتیلے میں دھوئے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر ایک ہی دفعہ پانی ڈالے پھر اپنے بائیں ہاتھ سے دائیں کہنی پر پانی گرائے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں کہنی پر پانی گرائے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں پر پتیلے میں پانی گرائے۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے پر پانی گرائے، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے پر پانی گرائے۔ یہ سارا پانی پتیلے میں ہی گرایا جائے گا۔ اس تمام غسل میں پتیلا زمین پر نہیں رکھا جائے گا۔ یہ پانی اس شخص کے سر پر جسے نظر لگی ہو، پیچھے سے کھڑے ہو کر ایک ہی دفعہ گرا دیا جائے گا[3]۔"

[1] اس حدیث کو امام احمد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا ہے۔ نیز اس حدیث کو علامہ محمد ناصر الدین البانی نے صحیح قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الجامع (3908)

[2] محمد بن مسلم بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم محدث تھے اور آپ کا تعلق پہلی صدی ہجری سے تھا۔

[3] سنن بیہقی شریف (252/9)

نظر بد سے علاج کا ایک اور طریقہ

جس شخص کو نظر لگی ہو آپ اس کے سر پر ہاتھ رکھیں اور یہ دعائیں پڑھیں۔

"بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔"

ترجمہ "میں اللہ کے نام سے تم پر دم کرتا ہوں' اللہ ہی تمہیں ہر موذی بیماری سے شفایاب کرے گا۔ اسی طرح ہر نفس اور حاسد آنکھ سے بھی اللہ ہی تمہیں شفا دے گا۔ میں اللہ کے نام سے تم پر دم کرتا ہوں[1]۔"

"بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ۔"

ترجمہ "اللہ اپنے نام سے تمہیں اچھا کر دے گا' ہر بیماری سے تمہیں شفا عطا فرمائے گا اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کر رہا ہو اور ہر نظر لگانے والے کے شر سے تمہیں محفوظ رکھے گا[2]۔"

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔"

ترجمہ "اے اللہ! اے تمام انسانوں کے پروردگار! یہ تکلیف دور فرما اور شفا عطا فرما' صرف تو ہی شفا دینے والا ہے' تیری دی ہوئی شفا کے علاوہ اور کسی شفا کا وجود نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو جڑ سے اکھیڑ دے[3]۔"

مذکورہ بالا دعاؤں کے علاوہ مریض پر سورۂ اخلاص' سورۂ فلق اور سورۂ الناس سے دم کریں[4]۔

مزید برآں انہیں دعاؤں اور سورۂ اخلاص وفلق والناس کو تین تین دفعہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کے سر پر اسی کیفیت سے پھینکیں جیسے غسل کے طریقے میں بتایا گیا ہے۔ اللہ کے حکم سے مریض فوراً صحت یاب ہو جائے گا۔

وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِكَ نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاٰلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

---

[1] صحیح مسلم شریف' حدیث نمبر (2186)

[2] صحیح مسلم شریف' حدیث نمبر (2186)

[3] صحیح بخاری شریف' کتاب الطب۔

[4] صحیح بخاری شریف' کتاب فضائل القرآن' باب المعوذات۔

حوالہ جات

۱۔ ابن تیمیہ' احمد' شیخ الاسلام۔ • مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ۔

۲۔ ابن تیمیہ' احمد' شیخ الاسلام۔ • رسالہ جن۔

۳۔ ابن خزیمہ' امام ابوبکر بن اسحاق • صحیح ابن خزیمہ۔

۴۔ ابن قیم الجوزیہ' امام ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر حنبلی۔ • زاد المعاد فی ھدی خیر العباد۔

۵۔ ابن کثیر' ابوالفداء اسماعیل' الحافظ۔ • تفسیر القرآن العظیم۔

۶۔ ابن منظور۔ • لسان العرب۔

۷۔ ابوداؤد' امام سلیمان بن اشعث بجستانی۔ • سنن ابوداؤد۔

۸۔ اصفہانی' ابونعیم' احمد بن عبداللہ' حافظ • حلیہ۔

۹۔ اصفہانی' ابونعیم' احمد بن عبداللہ' حافظ۔ • دلائل نبوت۔

۱۰۔ البانی' علامہ محمد ناصر الدین' شیخ۔ • صحیح الجامع۔

۱۱۔ البانی' علامہ محمد ناصر الدین' شیخ۔ • غایۃ المرام فی تخریج احادیث الحلال والحرام

۱۲۔ البانی' علامہ محمد ناصر الدین' شیخ۔ • تخریج الکلم الطیب۔

۱۳۔ بالی' وحید عبدالسلام۔ • وقایہ من الجن والشیطان۔

۱۴۔ بالی' وحید عبدالسلام۔ • الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ الاشرار

۱۵۔ بخاری' امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل' حافظ۔ • صحیح بخاری شریف۔

۱۶۔ بیہقی' ابوبکر احمد بن الحسین' حافظ۔ • الزھد الکبیر۔

۱۷۔ بیہقی' ابوبکر احمد بن الحسین' حافظ۔ • سنن کبریٰ۔

۱۸۔ بیہقی' ابوبکر احمد بن الحسین' حافظ۔ • دلائل نبوت۔

۱۹۔ ترمذی' امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ۔ • جامع ترمذی۔

۲۰۔ حاکم' ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری۔ • مستدرک علی صحیحین۔

۲۱۔ دارمی' عثمان بن سعید۔ • سنن دارمی۔

۲۲۔ ذہبی' شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان' شیخ الاسلام • تذکرۃ الحفاظ۔

۲۳۔ ذہبی' شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان' شیخ الاسلام • سیر اعلام النبلاء۔

۲۴۔ ذہبی' شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان' شیخ الاسلام • میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔

۲۵۔ رازی،امام محمد بن ابوبکر۔ • مختار الصحاح

۲۶۔ زرکلی،امام۔ • الاعلام۔

۲۷۔ سید قطب شہید۔ • تفسیر فی ظلال القرآن۔

۲۸۔ سیوطی،جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر،الحافظ۔ • لقط المرجان فی احکام الجان۔

۲۹۔ سیوطی، • مناہل الصفافی تخریج احادیث الشفاء

۳۰۔ شبلی،بدرالدین،علامہ۔ • غرائب اخبار الجن والشیاطین۔

۳۱۔ طبرانی،ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب۔ • المعجم الصغیر۔

۳۲۔ طبرانی،ابوالقاسم سلیمان احمد بن ایوب۔ • عظمہ۔

۳۳۔ طبری،ابوجعفر محمد بن جریر۔ • تاریخ الامم والملوک۔

۳۴۔ طبری،ابوجعفر بن جریر۔ • تفسیر طبری۔

۳۵۔ عسقلانی،شہاب الدین احمد بن علی بن حجر،حافظ۔ • الاصابہ فی تمییز الصحابہ۔

۳۶۔ عسقلانی،شہاب الدین احمد بن علی بن حجر،حافظ۔ • لسان المیزان۔

۳۷۔ عسقلانی،شہاب الدین احمد بن علی بن حجر،حافظ۔ • فتح الباری شرح صحیح البخاری۔

۳۸۔ غلام مرتضیٰ،ملک،ڈاکٹر • تفسیر انوار القرآن۔

۳۹۔ قرطبی،ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر،حافظ۔ • تفسیر القرطبی۔

۴۰۔ قزوینی،امام عبداللہ محمد بن یزید،حافظ۔ • سنن ابن ماجہ۔

۴۱۔ مالک بن انس،اصبحی،امام۔ • موطا امام مالک۔

۴۲۔ مسلم بن حجاج،نیشاپوری،امام۔ • صحیح مسلم

۴۳۔ منذری،امام۔ • ترغیب۔

۴۴۔ مودودی،ابوالاعلیٰ،مولانا۔ • تفہیم القرآن۔

۴۵۔ ندیم،ابوفرج،محمد بن اسحاق۔ • فہرست۔

۴۶۔ نسائی،احمد بن علی بن شعیب،حافظ،امام۔ • سنن نسائی۔

۴۷۔ نووی،امام محی الدین ابوزکریاء یحییٰ بن شرف۔ • الاذکار۔

۴۸۔ ہیثمی،نورالدین علی بن ابوبکر،حافظ۔ • مجمع الزوائد۔

۴۹۔ Abu Ameena, Bilal Philips. • The Demons.

مصنف کے بارے میں

محمد زید ملک 1965ء میں بہاول پور کے ایک علمی اور دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں قرآن مجید حفظ کر لینے کی سعادت حاصل کی۔ 1984ء میں ثانوی تعلیم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے حاصل کی اور اس کے بعد اسی یونیورسٹی سے فیکلٹی آف شریعہ میں اسلامی فقہ کی تعلیم 1988ء میں مکمل کی۔ 1990ء میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے ایل ایل بی شریعہ کی ڈگری حاصل کی۔ 1991ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے اسلامیات کا امتحان پرائیویٹ طور پر پاس کیا اور 1993ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور سے ایم اے عربی کا امتحان اول پوزیشن میں پاس کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔

مصنف نے مختلف تعلیمی و تحقیقی اداروں میں تدریس و تحقیق کے فرائض انجام دیئے۔ جن میں اسلامک اکیڈمی فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پشاور، ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ ریاض سعودی عرب، گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج مصطفیٰ آباد قصور اور پاک ایمز لاہور شامل ہیں۔

ڈاکٹر مرتضیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

DHA،184-L، لاہور۔

ملنے کا پتہ: جہانگیر بک ڈپو، اردو بازار لاہور۔